یعنی

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی

از حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

قال الله سبحانه تعالى في الجمعة فاسعوا الى ذكر الله الآية

وقال تعالى وما يأتيهم من ذكر من الرحمن محدث الآية لما نطقت الآيتان

الأولى بكون الخطبة للجمعة وغيرها ذكرا عليا والثانية بأن الأنفع

ما كان منه متجددا غضا طريا وكان الكتاب المسمى به

خطبات الأحكام
لجمعات العام ١٣٦٨ھ

التي ألفها أشرف العلماء بقية السلف حجة الخلف مجدد الملة حكيم الأمة

حضرة مولانا أشرف علي التهانوي قدس سره جامعا للخطب المتجددة

المتعددة بحيث كانت لجمعات كل السنة كفاية رآه طائفة من الناصحين للمسلمين

بالنشر حريا فاهتم بطبعه مع إضافة

أحكام الخطبة

للشيخ العلامة المفتي محمد شفيع الديوبندي

ناظر إدارة أشرف العلوم ببلدة كراچی

خلاصہ احکام الخطبہ

از حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند

(۱) خطبہ جمعہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہوجاتی ہے (بحر)

(۲) خطبہ جمعہ وعیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت ہے اور اسکے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے۔ (مصفی شرح مؤطا للشاہ ولی اللہؒ وکتاب الاذکار للنووی ودر مختار شروط الصلوٰۃ شرح الاحیاء للزبیدی) (۳) اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھکر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنادیں تو مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (ملامر) - (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنادیا جائے تو مضائقہ نہیں اور اسمیں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہوکر ترجمہ سنادیں تاکہ امتیاز ہوجائے (کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ الاعجوبۃ بناءً علی حدیث مسلم) - (۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے - بلاوضو پڑھنا مکروہ ہے (بحر) (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہوکر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے - (عالمگیری و بحر الرائق) (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہوکر خطبہ پڑھیں رو بقبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہوکر پڑھنا مکروہ ہے - (عالمگیری - بحر) (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھا جائے (علی قول ابی یوسف، کذا فی البحر) (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں آہستہ پڑھنا مکروہ ہے - (بحر، عالمگیری) (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جاوے زیادہ طویل نہ ہو - اور حد اس کی یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو - اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے - (شامی - بحر - عالمگیری) (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو (اوّل) حمد سے شروع کرنا - (دوم) اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا - (سوم) کلمہ شہادتین پڑھنا - (چہارم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا - (پنجم) وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا - (ششم) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا - (ہفتم) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا - (ہشتم) تمام مسلمان مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا - (نہم) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ اور ثناء اور درود پڑھنا - (دہم) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے - (بحر الرائق - عالمگیری)

حررہ العبد الضعیف محمد شفیع غفر لہٗ

خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند ضلع سہارن پور

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۳۵۰ھ ہجری

فہرس الخطب ومتعلقاتہا

خصوصیات امتیازیہ مجموعہ خطب ہذا از مؤلف

(نمبر ۱) ہر خطبہ احکام شرعیہ مہمہ واجبات یا مکملات واجبات میں سے ایک ایک حکم پر مشتمل ہے جو کہ شرعاً خطبہ سے مقصود ہے۔

(نمبر ۲) ان احکام میں احکام ظاہرہ یعنی متعلقہ بجوارح بھی ہیں اور احکام باطنہ یعنی متعلقہ بباطن بھی ہیں تو مجموعہ جامع ہے فقہ و تصوف کو اور ان سب احکام کے دلائل میں زیادہ حصہ آیات و احادیث کا ہے۔

(نمبر ۳) سب خطبے موافق احادیث کے مختصر ہیں کوئی خطبہ تخمیناً صحیح سورہ مرسلات سے نہیں بڑھا۔

(نمبر ۴) سب خطبے باہم تقریباً برابر ہیں۔

(نمبر ۵) اس کے اجزا کی ترتیب کا زیادہ حصہ احیاء العلوم کے موافق ہے اور افتتاحی حمد و صلوٰۃ بھی زیادہ تر اسی سے ماخوذ ہے پس یہ مجموعہ احیاء و صاحب احیاء کی برکات کو بھی متضمن ہے۔

(نمبر ۶) جن احکام کے عنوانات کی تفسیر یا تفصیل مشہور نہیں اور زیادہ تر ایسا حصہ تصوف میں ہے اُن کی تفسیر و تفصیل نہایت واضح و جامع حواشی یا متن میں لکھ دی گئی ہے جس سے خاص مسائل و تحقیقات پر عبور ہوتا ہے۔

(نمبر ۷) باوجود اختصار عبارت کے مضامین اس قدر مندرج کئے گئے ہیں کہ ماہر وسیع النظر اس کو دیکھ کر یہ کہنے پر مضطر ہوگا کہ دریا کوزہ میں کس طرح سما یا گیا اور پھر سلاست الفاظ و سہولت معانی کے ساتھ بالخصوص تصوف کا حصہ کہ اگر احیاء کو دیکھ کر کوئی اس کو دیکھے تو اس کو احیاء کا متن کہے گا، اور متن بھی شرح کے مضامین مقصودہ کا حاوی ہے اور اگر اس کو دیکھ کر احیاء کو دیکھے تو احیاء کو اس کی شرح کہے گا۔ واقعی یہ ہے کہ ان التزامات کی رعایت مؤلف کی استطاعت سے باہر تھی یہ محض فضل ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصّٰلحٰت۔

نوٹ

شائقین صادقین کے لئے ان خطبوں کی آیات و احادیث کا ترجمہ مع فوائد بھی ہو رہا ہے[1]۔ اس کے التزامات مستقل اعلان سے واضح ہوں گے۔

اشرف علی

[1] الحمد للہ ترجمہ بھی مکمل ہوگیا اور اس مجموعہ کے ہمراہ اس کو بھی شامل کر دیا۔ ۱۲ منہ

اِن خطبوں کی تقسیم سال بھر کے جمعوں پر

جمعوں پر ان کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ یہ کل خطبے علاوہ عیدین و استسقاء کے پچاس ہیں اور بعادت مستمرہ سال قمری میں اتنے ہی جمعے ہوتے ہیں لیکن ایک جمعہ کا کم یا زیادہ ہوجانا شرعاً یا حساباً بھی ناممکن نہیں پس ان خطبوں کو جس مہینہ کے جس جمعہ سے بھی شروع کیا جائیگا خطبوں کیساتھ سال بھی ختم ہوجائیگا لیکن اگر بطریق شاذ ایک جمعہ گھٹ جائے یا کئی سال کی کسر جمع ہو کر ایک جمعہ بڑھ جائے سو اگر کسی مصلحت طبعیہ سے سال کی ابتدا کا محفوظ رکھنا ہو تو پہلی صورت میں آخیر کا خطبہ چھوڑ دے اور دوسری صورت میں اخیر کا خطبہ مکرر پڑھدے اور اگر اس کا محفوظ رکھنا نہ ہو تو سلسلہ سے پڑھتا چلا جائے اور درمیان سال کے بھی سلسلہ توڑنیکی حاجت نہیں البتہ ان میں جو خطبے کسی خاص وقتی عمل کے متعلق ہیں جیسے صوم و حج و قربانی وغیرہ جب اُن اعمال کا وقت قریب آوے سلسلہ توڑ کر اس وقتی خطبہ کو پڑھ دیا جاوے اور پھر سلسلہ کی طرف عود کر لیا جاوے ایسے خطبے مسلسل خطبات کے بعد میں رکھے گئے ہیں یعنی خطبہ ثامنہ و ثلاثون کے بعد اور اُن کے وقتی ہونے کو ہر خطبہ کے شروع میں اردو عبارت میں لکھ دیا گیا ہے تاکہ غیر عربی داں خطیب بھی آسانی سے اسکو معلوم کر سکے اور خطبہ عیدین و استسقاء چونکہ جمعہ کے ساتھ خاص نہیں وہ اس ترتیب اور اس ترکیب سے جدا ہیں کیونکہ عین اُن اوقات میں پڑھے جاتے ہیں نہ کہ مثل خطبات جمعہ کے اُن اوقات کے قریب ہیں اسلئے وہ بالکل ہی آخر میں ملحق ہیں اور خطبہ ثانیہ سب کا ایک ہی ہے جو ان سب کے اخیر میں ہے۔ اور ان خطبوں میں ایک لطیفہ بھی ہے کہ یہ سب تقریباً برابر ہیں حتےٰ کہ ثانیہ بھی اور عیدین اور استسقاء کا بھی یعنی تخمیناً سورۂ مرسلات کے برابر صرف عیدین کے خطبوں میں تکبیرات کی مقدار زائد ہے جن کا عدد عید الفطر میں آٹھ ہے اور عید اضحےٰ میں دس چنانچہ فقہاء نے اضحےٰ میں بہ نسبت فطر کے تکثیر تکبیرات کو مندوب کہا ہے۔ فقط

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وبعد الحمد والصّلوٰة فهذه خطب منبرية موزعة على كل واحد واحد من جمعات العام، مع خطبة العيدين واستسقاء الغمام، لاطول فيها حسب ما وردت به سنة خير الانام، عليه الصلوٰة والتحية والسلام، منبئة عن جوامع الشرائع والاحكام، الظاهرة منها والباطنة مما ذكره الفقهاء الفخام، والصوفية العظام، منها ما يختص بالاوقات ومنها ما هو عام، اكثر اوائلها كاكثر ترتيبها ماخوذ من الاحياء للغزالى حجة الاسلام، والبعض من عبد الحى السورتى واللكنوى من الاعلام، وما بعدها (اى ماخوذة ۱۲) من الآيات والسنن وآثار السلف الكرام، الا بعض الكلمات والعبارات فمن هذا الغريق فى الآثام، والحق بها بعض ما لغير الجمعة والخطبة الاخيرة المشتركة بين جميعها تكميلا للمرام، وهو اعادة لما بدأت فيه فى سالف الايام، ثم اعتراه الفتور فلم يبلغ التمام، فكان هذا العود كما قيل (شعر) عدت يا عيدى الينا مرحبا، نعم ما روحت يا ريح الصبا، نسئل الله تعالى حسن الختام، وهو السميع البصير العلام، القادر المفضل المنعام۔

كتبه اشرف على للنصف من ربيع الاول ۱۳۲۸ھ

عه وهى ما روى عن عمار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان طول صلوٰة الرجل وقصر خطبته مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة الحديث رواه مسلم ۱۲

عله جميع السنن والآثار ماخوذة من المشكوٰة الا ما زيد فيه كلمات العيدين ۱۲ عه هو العارف الرومى فى قصة وكيل صدر بخارا يعنى الدقوقى ۱۲

الخطبۃ الاولیٰ (۱) فی فضل العلم ووجوبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَکْرَمِ ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَکَرَّمَ ۔ وَعَلَّمَہٗ مِنَ الْبَیَانِ مَالَمْ یَعْلَمْ ۔ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یُحْصٰی اِمْتِنَانُہٗ بِاللِّسَانِ وَلَا بِالْقَلَمِ ۔ وَنَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اُوْتِیَ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ۔ وَکَرَآئِمَ الْحِکَمِ ۔ وَمَکَارِمَ الشِّیَمِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ نُجُوْمِ الطَّرِیْقِ الْاَمَمِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ عِلْمَ الشَّرَآئِعِ وَالْاَحْکَامِ ۔ ھُوَ اَعْظَمُ فَرَآئِضِ الْاِسْلَامِ وَمِنْ ثَمَّ اُمِرَ بِہٖ وَحُضَّ عَلَیْہِ تَعْلِیْمًا وَّتَعَلُّمًا ۔ فَقَدْ قَالَ (۱) رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً ۔ وَقَالَ (۲) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ ۔ وَقَالَ (۳) عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

۱؎ متفق علیہ ۲؎ مسلم ۳؎ بخاری

وَالسَّلَامُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ + وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا + وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَعْنِیْ رِیْحَھَا + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تَعَلَّمُوا الْفَرَآئِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ + اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ + اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ

الخطبۃ الثانیۃ فی تصحیح العقائد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیْمِ الْخَبِیْرِ۔ اَلْمُتْقِنِ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مُعِیْنٍ وَّنَصِیْرٍ۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ حِکْمَتُہٗ بَالِغَۃٌ وَّعِلْمُہٗ غَزِیْرٌ۔ وَنِعَمُہٗ وَاصِلَۃٌ اِلٰی کُلِّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ۔ وَنَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ فِیْ نَقِیْرٍ وَّ لَا قِطْمِیْرٍ۔ وَنَشْہَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ ھَدَانَا بِکِتَابٍ مُّنِیْرٍ۔ وَدَعَانَا اِلَی اللّٰہِ بِالْاِنْذَارِ وَالتَّبْشِیْرِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ مَادَامَتِ الْکَوَاکِبُ تَسِیْرُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ تَرْجَمَۃَ عَقِیْدَۃِ اَھْلِ السُّنَّۃِ فِیْ کَلِمَتَیِ الشَّھَادَۃِ الَّتِیْ ھِیَ اِحْدٰی مَعَانِی الْاِسْلَامِ فَمَعْنَی الْکَلِمَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی ھُوَ الْمُبْدِعُ لِلْعَالَمِ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْقَدِیْمُ۔ اَلْحَیُّ الْقَادِرُ الْعَلِیْمُ۔ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ اَلشَّاکِرُ الْمُرِیْدُ الْکَائِنُ لِلْمَقَادِیْرِ۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ ۝ وَلَا یَخْرُجُ مِنْ عِلْمِہٖ وَقُدْرَتِہٖ شَیْئٌ۔

وَهُوَ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ وَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى + وَلَهُ

الْمَثَلُ الْاَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَمَعْنَى الْكَلِمَةِ الثَّانِيَةِ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ صَادِقٌ فِيْ جَمِيْعِ مَا جَاءَ بِهٖ مِنَ

الْاَخْبَارِ وَالْاَحْكَامِ + وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى + وَكُلٌّ مِّنَ

الْكُتُبِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ حَقٌّ وَالْمِعْرَاجُ حَقٌّ وَكَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ

حَقٌّ + وَالصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عُدُوْلٌ وَّاَفْضَلُهُمُ الْاَرْبَعَةُ الْخُلَفَاءُ

عَلٰى تَرْتِيْبِ الْخِلَافَةِ + وَسُؤَالُ الْقَبْرِ حَقٌّ وَّالْبَعْثُ حَقٌّ وَّالْوَزْنُ

حَقٌّ وَّالْكِتَابُ حَقٌّ وَّالْحِسَابُ حَقٌّ وَّالْحَوْضُ حَقٌّ وَّالصِّرَاطُ حَقٌّ وَّالشَّفَاعَةُ

حَقٌّ وَّرُؤْيَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ + وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّهُمَا بَاقِيَتَانِ

لَا تَفْنَيَانِ وَلَا يَفْنٰى اَهْلُهُمَا + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ +

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى

رَسُوْلِهٖ وَالْكِتَابِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا

الخطبۃ الثالثۃ فی اسباغ الطہارۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَلَطَّفَ بِعِبَادِہٖ فَتَعَبَّدَھُمْ بِالنَّظَافَۃِ + وَاَفَاضَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ تَزْکِیَۃً لِّسَرَآئِرِھِمْ اَنْوَارَہٗ وَاَلْطَافَہٗ + وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الْمُسْتَغْرِقُ بِنُوْرِ الْھُدٰی اَطْرَافَ الْعَالَمِ وَاَکْنَافَہٗ + وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّاھِرِیْنَ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بَرَکَاتُھَا یَوْمَ الْمَخَافَۃِ + وَتَنْتَصِبُ جُنَّۃً بَیْنَنَا وَبَیْنَ کُلِّ اٰفَۃٍ + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ[1] + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ[2] + فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَہٗ فَلْیَفْعَلْ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ[3] +

[1] مسلم
[2] متفق علیہ
[3] مسلم

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حِيْنَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ + وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ + وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ + وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

[1] احمد ۱۲ [2] ابوداؤد و احمد و دارمی ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] مسلم ۱۲ [5] متفق علیہ ۱۲

الخطبة الرابعة فی اقامة الصلوٰة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَمَرَ الْعِبَادَ بِلَطَآئِفِهٖ + وَعَمَّرَ قُلُوْبَهُمْ بِاَنْوَارِ الدِّیْنِ وَوَظَآئِفِهٖ + فَسُبْحَانَهٗ + مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ + وَاَقْوٰی سُلْطَانَهٗ + وَاَتَمَّ لُطْفَهٗ وَاَعَمَّ اِحْسَانَهٗ + وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ الَّذِیْ اَفَاضَ عَلَی النُّفُوْسِ ذَوَارِفَ عَوَارِفِهٖ + وَاَبْرَزَ عَلَی الْقَرَائِحِ حَقَائِقَ مَعَارِفِهٖ + صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَغَاتِیْحِ الْهُدٰی وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا + اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عِمَادُ الدِّیْنِ + وَعِصَامُ الْیَقِیْنِ + وَرَاْسُ الْقُرُبَاتِ + وَغُرَّةُ الطَّاعَاتِ + وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ + وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ

رَمَضَانَ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ ۔ مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ ۔ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ ۔ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ۔ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰى رِجَالٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ۝

عہ احمد، ابو داؤد ۱۲ عہ بخاری ۱۲

الخطبة الخامسة (۵) عــه في ايتاء الزكوة

الحمد لله الذي اسعد واشقى + واماتَ واحيى +
واضحك وابكى + واوجد وافنى + وافقر واغنى + واضرّ
واقنى + ثمّ خصّص بعض عباده باليسر والغنى + ثمّ
جعل الزّكوة للدين اساسًا ومبنى + وبيّن انّ بفضله
تزكّى من عباده من تزكّى + ومن غناه زكّى اليه من
زكّى + واشهد ان لا اله الّا الله وحده لا شريك له
واشهد انّ سيّدنا ومولانا محمّدًا عبده ورسوله
هو المصطفى + وسيّد الورى + وشمس الهدى + صلّى
الله عليه وسلّم وعلى اله واصحابه المخصوصين بالعلم
والتّقى + امّا بعد فانّ الله تعالى جعل الزّكوة احدى
مبانى الاسلام + واردف بذكرها الصّلاة الّتي هي
اعلى الاعلام + فقال تعالى واقيموا الصّلوة واتوا الزّكوة

عـه وسياقي خا
الصوم ۱۰ الحج
الخطبات الوقتية

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ
شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ + وَ
اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ + وَ
شَدَّدَ الْوَعِيْدَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ فِيْهَا + فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ + يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا
كَنْزُكَ + ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ +
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ + تُخْرِجُ الزَّكٰوةَ +
مِنْ مَّالِكَ فَاِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ وَتَصِلُ اَقْرِبَآءَكَ +
وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّآئِلِ + اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ + وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

متفق علیہ ۱۲

بخاری ۱۲

ترغیب عن احمد ۱۲

الخطبۃ السادسۃ فی الاخذ بالقرآن علماً وعملاً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی امْتَنَّ عَلٰی عِبَادِہٖ بِنَبِیِّہِ الْمُرْسَلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکِتَابِہِ الْمُنَزَّلِ حَتّٰی اتَّسَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَفْکَارِ طَرِیْقُ الْاِعْتِبَارِ بِمَا فِیْہِ مِنَ الْقَصَصِ وَالْاَخْبَارِ وَاتَّضَحَ بِہٖ سُلُوْکُ الْمَنْھَجِ الْقَوِیْمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ بِمَا فَصَّلَ فِیْہِ مِنَ الْاَحْکَامِ وَفَرَّقَ بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِی نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَیْہِ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہِ الَّذِیْنَ تَذَکَّرُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَذَکَّرُوْا بِہِ النَّاسَ تَذْکِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یُقَالُ لِصَاحِبِ

الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا +
فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ
الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ
اَمْثَالِهَا + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ
اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ + وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ
بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ + فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○

سلہ ترمذی د، مشکوٰۃ ۱۸۶ سلہ ترمذی دارمی مشکوٰۃ ۱۸۶ سلہ احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی مشکوٰۃ ۱۸۶

الخطبۃ السابعۃ فی الاشتغال بذکر اللّٰہ تعالٰی والدعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الشَّامِلَۃِ رَأْفَتُہٗ ۔ اَلْعَامَّۃِ رَحْمَتُہٗ ۔ اَلَّذِیْ جَازٰی عِبَادَہٗ عَنْ ذِکْرِھِمْ بِذِکْرِہٖ ۔ فَقَالَ تَعَالٰی فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَرَغَّبَھُمْ فِی السُّؤَالِ وَالدُّعَآءِ بِاَمْرِہٖ ۔ فَقَالَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۱؎ فَاَطْمَعَ الْمُطِیْعَ وَالْعَاصِیَ ۔ وَالدَّانِیَ وَالْقَاصِیَ ۔ فِیْ رَفْعِ الْحَاجَاتِ وَالْاَمَانِیْ ۔ بِقَوْلِہٖ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِیْ عہ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَسَیِّدُ اَنْبِیَآئِہٖ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خِیَرَۃِ اَصْفِیَآئِہٖ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَفْعَ الْحَاجَاتِ اِلَیْہِ تَعَالٰی اَفْضَلُ عِبَادَۃٍ تُؤَدّٰی بِاللِّسَانِ ۔ بَعْدَ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ ۔ فَقَدْ قَالَ عہ۲ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عہ علیٰ بعض النسخ اثبات ۱۲

۲؎ مسلم ۱۲

وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ + وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ + وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ + وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ + وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ + وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ + وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَآءِ + وَقَالَ[4] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الدُّعَآءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ + فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَآءِ + وَقَالَ[5] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

ع۱ متفق علیہ ۱۲ ع۲ ترمذی ۱۲ ع۳ ترمذی ابن ماجہ ۱۲ ع۴ ترمذی ۱۲ ع۵ ترمذی ۱۲

الخطبة الثامنة في تطوع النهار والليل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اٰلَآئِهٖ حَمْدًا كَثِيْرًا ۔ وَنَذْكُرُهٗ ذِكْرًا لَّا يُغَادِرُ فِي الْقَلْبِ اسْتِكْبَارًا وَّلَا نُفُوْرًا ۔ وَنَشْكُرُهٗ اِذْ جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَكْرَمِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ اجْتَهَدُوْا فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ غُدْوَةً وَّعَشِيًّا وَّبُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۔ حَتّٰٓی اَصْبَحَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي الدِّيْنِ هَادِيًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ[۱] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰٓی اُحِبَّهٗ اَلْحَدِيْثَ ۔ وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ

[۱] بخاری ۱۲۶
[۲] ترمذی ۱۲۶

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ + وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ + وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِّثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَّلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ + فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا + وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغُدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاۃِ الْفَجْرِ وَ صَلَاۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ + اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ + وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغَافِلِیْنَ ۝

ے۱ متفق علیہ ۱۲ ے۲ بخاری ۱۲ ے۳ مسلم ۱۲

الخطبۃ التاسعہ فی تعدیل الاکل و الشرب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ تَدْبِیْرَ الْکَائِنَاتِ ۔ فَخَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ ۔ وَاَنْزَلَ الْمَآءَ الْفُرَاتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ ۔ فَاَخْرَجَ بِهِ الْحَبَّ وَالنَّبَاتَ ۔ وَقَدَّرَ الْاَرْزَاقَ وَالْاَقْوَاتَ ۔ وَحَفِظَ بِالْمَاکُوْلَاتِ قُوَی الْحَیَوَانَاتِ ۔ وَاَعَانَ عَلَی الطَّاعَاتِ وَالْاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ بِاَکْلِ الطَّیِّبَاتِ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُؤَیَّدُ بِالْمُعْجِزَاتِ الْبَاهِرَاتِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوۃً تَتَوَالٰی عَلٰی مَمَرِّ الْاَوْقَاتِ ۔ وَتَتَضَاعَفُ بِتَعَاقُبِ السَّاعَاتِ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلزَّهَادَۃُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ ۔ وَلَآ اِضَاعَةِ

الْمَالِ + وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ اَوْثَقَ مِمَّا فِيْ يَدَيِ اللّٰهِ اَلْحَدِيْث + وَقَالَ[1] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا + اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَ لَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ + فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ + وَ عَنِ[2] ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَكَلْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ وَ اِنِّيْ حَرَّمْتُ اللَّحْمَ + فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا + وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

[1] فی شرح السنۃ و بیہقی ۱۲

[2] کذا فی الدر عن الترمذی ۱۲ [3] ترمذی ابن ماجہ ۱۲

الخطبۃ العاشرۃ فی حقوق النکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّ
صِھْرًا + وَسَلَّطَ عَلَی الْخَلْقِ مَیْلًا اِضْطَرَّھُمْ بِہٖ اِلَی الْحِرَاثَۃِ
جَبْرًا + وَاسْتَبْقٰی بِہٖ نَسْلَھُمْ قَھْرًا وَّقَسْرًا + ثُمَّ عَظَّمَ اَمْرَ
الْاَنْسَابِ وَجَعَلَ لَھَا قَدْرًا + فَحَرَّمَ لِسَبَبِھَا السِّفَاحَ وَبَالَغَ
فِیْ تَقْبِیْحِہٖ رَدْعًا وَّزَجْرًا + وَنَدَبَ اِلَی النِّکَاحِ وَحَثَّ عَلَیْہِ
اسْتِحْبَابًا وَّاَمْرًا + وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمَبْعُوْثُ
بِالْاِنْذَارِ وَالْبُشْرٰی + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
صَلٰوۃً لَّا یَسْتَطِیْعُ لَھَا الْحِسَابُ عَدًّا وَّلَا حَصْرًا + وَسَلَّمَ
تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَھُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّۃً ؕ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ۔ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ۔ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُ مُؤْنَةً ۔ وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ ۔ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ ۔ وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وُّلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَاَدَبَهُ ۔ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ ۔ فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى اَبِيْهِ ۔ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ط اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

[۲] ترمذی ۱۲
[۳] بیہقی ۱۲

الخطبۃ الحادیۃ عشر فی الکسب والمعاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ حَمْدَ مُوَحِّدٍ یَّتَحَقَّقُ فِیْ تَوْحِیْدِہٖ مَاسِوَی الْوَاحِدِ الْحَقِّ وَیَتَلَاشٰی ۔ وَنُمَجِّدُہٗ تَمْجِیْدَ مَنْ یُّصَرِّحُ بِاَنَّ کُلَّ شَیْءٍ مَّا سِوَی اللّٰہِ بَاطِلٌ وَّلَایَتَحَاشٰی ۔ وَنَشْکُرُہٗ اِذْ رَفَعَ السَّمَآءَ لِعِبَادِہٖ سَقْفًا مَّبْنِیًّا وَّمَھَّدَ الْاَرْضَ بِسَاطًا لَّھُمْ وَفِرَاشًا ۔ وَکَوَّرَ اللَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ فَجَعَلَ اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلَ النَّھَارَ مَعَاشًا ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ یَصْدُرُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْ حَوْضِہٖ رِوَآءً بَعْدَ وُرُوْدِھِمْ عَلَیْہِ عِطَاشًا ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ لَمْ یَدَعُوْا فِیْ نُصْرَۃِ دِیْنِہٖ تَشَمُّرًا وَّانْکِمَاشًا ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا

البیہقی

ابن ماجہ

مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ
ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ + وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِرَجُلٍ اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ + فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِيْ
وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ + نَعَمْ يُؤْذَنُ فِيْ تَرْكِ الْكَسْبِ لِمَنْ كَانَ قَوِيًّا لَا
يُخِلُّ بِوَاجِبٍ بِتَرْكِهٖ + فَقَدْ رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ + فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ + فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ + فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

۱؎ ترمذی دارمی دارقطنی ابن ماجہ ۱۲ ۲؎ احمد ابن ماجہ ۱۲ ۳؎ ابوداؤد وابن ماجہ ۱۲ ۴؎ ترمذی ۱۲

الخطبۃ الثانیۃ عشر⁽¹²⁾ فی التوقی عن کسب الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ صَلْصَالٍ ۔ ثُمَّ رَکَّبَ صُوْرَتَہٗ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ وَّاَتَمِّ اعْتِدَالٍ ۔ ثُمَّ غَذَاہُ فِیْٓ اَوَّلِ نُشُوْءِہٖ بِلَبَنٍ اِسْتَصْفَاہُ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ سَآئِغًا کَالْمَآءِ الزُّلَالِ ۔ ثُمَّ حَمَاہُ بِمَآ اٰتَاہُ مِنْ طَیِّبَاتِ الرِّزْقِ عَنْ دَوَاعِی الضُّعْفِ وَالْاِنْحِلَالِ ۔ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْہِ طَلَبَ الْقُوْتِ الْحَلَالِ ۔ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالِ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ اَصْحَابٍ وَّخَیْرِ اٰلٍ ۔ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ[1] ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ

[1] متفق علیہ ۱۲ ؎ ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی ۱۲

اتّقی وبرّ وصدق + ولعن[۱] رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اکل الرّبٰو وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ + وقال[۲] علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام من باع عیبًا لم یبیّنہ علیہ لم یزل فی
مقت اللّٰہ اولم تزل الملٰئکۃ تلعنہ + وقال[۳] علیہ الصّلوٰۃ
والسّلام من اخذ شبرًا من الارض ظلمًا فانّہ یطوّقہ
یوم القیٰمۃ من سبع ارضین + ولعن[۴] رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم الرّاشی والمرتشی والرّائش یعنی الّذی یمشی
بینھما + وقال[۵] علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ولا تناجشوا ولا
تصرّوا الابل والغنم + وقال[۶] علیہ الصّلوٰۃ والسّلام
من غشّ فلیس منّی + اعوذ باللّٰہ من الشّیطان
الرّجیم + یٰاَیُّھَا الّذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم
بالباطل الّا ان تکون تجارۃً عن تراضٍ منکم ولا
تقتلوا انفسکم ط انّ اللّٰہ کان بکم رحیمًا ○

۱ مسلم ۲/۲۷ ۲ ابن ماجہ ۲/۱۶۲ ۳ متفق علیہ ۱/۲۵۶ ۴ احمد والبیہقی ۲/۳۳۶ ۵ متفق علیہ ۱/۲۴۶ ۶ مسلم ۱/۷۰

الخطبۃ الثالثۃ عشر (١٣) فی حقوق العامۃ والخاصۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ غَمَرَ صَفْوَۃَ عِبَادِہٖ بِلَطَآئِفِ التَّخْصِیْصِ طَوْلًا وَّامْتِنَانًا + وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ فَاَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ہ وَنَزَعَ الْغِلَّ مِنْ صُدُوْرِھِمْ فَظَلُّوْا فِی الدُّنْیَآ اَصْدِقَآءَ وَاَخْدَانًا + وَفِی الْاٰخِرَۃِ رُفَقَآءَ وَخُلَّانًا + وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَاقْتَدَوْا بِہٖ قَوْلًا وَّفِعْلًا وَّعَدْلًا وَّاِحْسَانًا + اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْمُحَافَظَۃَ عَلٰی حُقُوْقِ الْعَآمَّۃِ مِنْھُمْ وَالْخَاصَّۃِ مِنْ اَفْضَلِ الْقُرُبَاتِ + وَبِمُرَاعَاتِھَا تَصْفُوا الْاُخُوَّۃُ وَالْاُلْفَۃُ عَنْ شَوَآئِبِ الْکُدُوْرَاتِ + وَقَدْ نَدَبَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اِلَیْھَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ وَقَالَ تَعَالٰی وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَالَ تَعَالٰی

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ ۔ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَىٰ عَيْنُهُ اشْتَكَىٰ كُلُّهُ ۔ وَإِنِ اشْتَكَىٰ رَأْسُهُ اشْتَكَىٰ كُلُّهُ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ۔ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا ۔ وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۔ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝

[1] نسائی ۱۲ [2] متفق علیہ ۱۲ [3] مسلم ۱۲ [4] متفق علیہ ۱۲

الخطبة الرابعة عشر (۱۴) فی ترجیح الوحدة عن جلیس السوء

الحمد لله الذی اعظم النعمة علی خیرة خلقه وصفوته + بان صرف هممهم الی مؤانسته وروّح اسرارهم بمناجاته وملاطفته + حتّی اختار العزلة کلّ من طویت الحجب عن مجاری فکرته + فاستانس بمطالعة سبحات وجهه تعالی فی خلوته + واستوحش بذلک عن الانس بالانس وان کان من اخصّ خاصّته + ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ونشهد انّ سیّدنا ومولانا محمّدا عبده ورسوله من سیّد انبیائه وخیرته + صلّی الله علیه وعلی اله وصحابته سادة الخلق وائمّته + امّا بعد فقد اختلفوا فی العزلة والمخالطة وتفضیل احدهما علی الاخری والحقّ انّ ذلک یختلف باختلاف الاحوال امنا وفتنة والاشخاص ضعفا وقوّة + والجلساء صلاحا ومضرّة +

وسرّها الفرار بدینه عن الفتن ۱۲

فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضَ
الْفِتَنِ + وَقَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَكُوْنُوْا أَحْلَاسَ
بُيُوْتِكُمْ + وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُوْشِكُ أَنْ
يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَّتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ
وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ + وَقَالَ[۳]
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْفِتَنِ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ + قِيْلَ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ
جَمَاعَةٌ وَّلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ
كُلَّهَا + وَقَالَ[۴] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ
مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ
مِّنَ الْوَحْدَةِ + أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
قَالَ رَبِّ إِنِّيْ لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِيْ وَأَخِيْ فَافْرُقْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ○

۱؎ عن جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی ۱۲ ۲؎ عن جمع الفوائد عن مالک والبخاری وابی داؤد والنسائی ۱۲ ۳؎ عن جمع الفوائد عن الشیخین وابی داؤد ۱۲ ۴؎ عن البیہقی ۱۲

الخطبۃ الخامسۃ عشر (۱۵) فی فضل السفر لدواعیہ و بعض آدابہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَتَحَ بَصَائِرَ اَوْلِیَآئِہٖ بِالْحِکَمِ وَالْعِبَرِ ۞ وَاسْتَخْلَصَ هِمَمَهُمْ لِمُشَاهَدَةِ صُنْعِهٖ فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ ۞ وَالْاِعْتِبَارِ بِمَا یَقَعُ عَلَیْهِ الْبَصَرُ ۞ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْبَشَرِ ۞ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْمُقْتَفِیْنَ بِهٖ فِی الْاَخْلَاقِ وَالسِّیَرِ ۞ وَسَلَّمَ كَثِیْرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الشَّرْعَ قَدْ اَذِنَ فِی السَّفَرِ ۞ اَوْ اَمَرَ بِهٖ اِذَا دَعَا اِلَیْهِ مُقْتَضٍ مُّبَاحٌ اَوْ وَاجِبٌ وَّوَضَعَ لَهٗ مَسَائِلَ ۞ وَذَكَرَ لَهٗ فَضَآئِلَ ۞ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۞ وَقَالَ تَعَالٰی فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَقَالَ تَعَالٰی وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی

أَوْ عَلٰى سَفَرٍ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا اَلْاٰيَة +
وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَىَّ
اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقًا
اِلَى الْجَنَّةِ + وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا
لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا + قَالَ
اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ + قَالَ هَلْ
لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا + قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ
قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا
اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ + وَقَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ
مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ + فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ
مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ +
وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

[1] بیہقی ۱۲
[2] مسلم ۱۲
[3] متفق علیہ ۱۲

الخطبة السادسة عشر (۱۶) فی الردع عن الغناء المحرم واستماعه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَهَانَا عَنِ الْمَلَاهِیْ + اَلَّتِیْ تَجُرُّ اِلَی الْمَعَاصِیْ وَالْمَنَاهِیْ + وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ طَهَّرَنَا مِنَ الْاَرْجَاسِ الْجَاهِیْ مِنْهَا وَالْبَاهِیْ + وَنَجَّانَا مِنَ الْفِتَنِ وَالدَّوَاهِیْ + صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ نَسْتَكْمِلُ بِهِمْ وَنُبَاهِیْ + صَلٰوةً وَّسَلَامًا یَفُوْتَانِ الْحَصْرَ وَالتَّنَاهِیْ + اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الَّذِیْنَ وَقَفُوْا دُوْنَ الْحَدِّ فِی الْغِنَآءِ + حَسْبَ مَا كُشِفَ عَنْهُ الْغِطَآءُ + اَلْمُحَقِّقُوْنَ مِنَ الْعَارِفِیْنَ وَالْفُقَهَآءِ + لَا لَوْمَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَنَآءَ + لٰكِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْعَامَّةِ وَبَعْضًا مِّنَ الْخَاصَّةِ قَدْ جَاوَزُوْهَا اِلٰی حَدِّ الْاِلْهَآءِ + وَاتَّبَعُوْا فِیْهِ الْاَهْوَآءَ + وَاَوْقَعُوْا اَنْفُسَهُمْ فِی الدَّهْمَآءِ + وَلَمْ یَرَوْا اَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْغِنَآءِ + كَمَا قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ بِالنَّمَآءِ + وَمَعَ ذٰلِكَ ظَنُّوْا مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ مِّنَ الْاَوْلِيَآءِ + وَقَدْ قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ + وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ + وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ + وَ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصَّلِيْبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ الْحَدِيْثَ + وَ قَالَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ + وَ ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ الْحَدِيْثَ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ○

۱ــــ احمد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲　۲ــــ احمد ۱۲

۳ــــ ترمذی ۱۲

الخطبة السابعة عشر فی الامر بالمعروف والنهی عن المنکر بشرط القدرة

الحمد لله الذی جعل الامر بالمعروف والنهی عن المنکر
القطب الاعظم فی الدین + وبعث له النبیین
اجمعین + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک
له + واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله
الذی بلغ ما انزل الیه من ربه ورب العلمین + صلی
الله علیه وعلی اله واصحابه الذین کانوا یصدعون
بالحق + ولا یخافون فی الله لومة لائمین + اما بعد فقد
قال الله تعالی ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینهون عن المنکر ط واولئک هم المفلحون ○
وقال تعالی لولا ینهاهم الربانیون والاحبار عن قولهم
الاثم واکلهم السحت ط لبئس ما کانوا یصنعون ○ وقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من رای منکم منکرا

مسلم ۱۲

فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ + فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ + فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَبِقَلْبِهٖ + وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ + وَقَالَ[۱] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ + مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِىْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ
بِعِقَابٍ + اَىْ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا كَمَا فِىْ رِوَايَةٍ + وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِى الْاَرْضِ + مَنْ شَهِدَهَا
فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا + وَمَنْ غَابَ فَرَضِيَهَا كَانَ
كَمَنْ شَهِدَهَا + وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوْحَى اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا
وَكَذَا بِاَهْلِهَا + فَقَالَ يَا رَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَّمْ
يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ + قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ +
فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِىَّ سَاعَةً قَطُّ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ + خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ○

۱؎ ابوداؤد ۱۲

۲؎ ابن ماجہ ۱۲ ۳؎ ابوداؤد ۱۲ ۴؎ بیہقی ۱۲

الخطبة الثامنة عشر في اداب المعاشرة وكون الاخلاق النبوة مدار فيها

الحمد لله الذي خلق كل شيء فاحسن خلقه وترتيبه، وادب نبيه محمدا صلى الله عليه وسلم فاحسن تاديبه، وزكى اوصافه واخلاقه فاتخذه صفيه وحبيبه، ووفق للاقتداء به من اراد تهذيبه، وحرم عن التخلق باخلاقه من اراد تخييبه، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي بعث ليتمم مكارم الاخلاق، صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين هذبوا اهل الاقطار والافاق، اما بعد فهذه جملة يسيرة من حسن معاشرته صلى الله عليه وسلم لتقتدي به امته وتحوز النعم، فكان صلى الله عليه وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس، وما ضرب عليه الصلوة والسلام شيئا قط بيده ولا امراة ولا خادما الا ان يجاهد

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ + وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاحِشًا
وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ + وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ
السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ + وَکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
یَعُوْدُ الْمَرِیْضَ وَیَتْبَعُ الْجَنَازَۃَ وَیُجِیْبُ دَعْوَۃَ الْمَمْلُوْکِ الْحَدِیْثَ
وَکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَخْصِفُ نَعْلَہٗ وَیَخِیْطُ ثَوْبَہٗ وَ
یَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ وَیَفْلِیْ ثَوْبَہٗ وَیَحْلُبُ شَاتَہٗ وَیَخْدِمُ نَفْسَہٗ + وَکَانَ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ طَوِیْلَ الصَّمْتِ + وَقَالَ اَنَسٌ خَدَمْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ + فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا
لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ + وَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ
قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً + وَکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ
السَّلَامُ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا + فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا
یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ + وَتَمَامُہٗ فِیْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ +
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ + وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

۱؎ ترمذی ۱۲ ۲؎ ابن ماجہ و بیہقی ۱۲ ۳؎ ترمذی ۱۲ ۴؎ شرح السنۃ ۱۲ ۵؎ متفق علیہ ۱۲ ۶؎ متفق علیہ ۱۲ ۷؎ مسلم ۱۲ ۸؎ مسلم ۱۲ ۹؎ متفق علیہ ۱۲

الخطبة التاسعة عشر (۱۹) فی اصالة اصلاح الباطن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُطَّلِعِ عَلٰی خَفِیَّاتِ السَّرَآئِرِ + اَلْعَالِمِ بِمَکْنُوْنَاتِ الضَّمَآئِرِ + مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ + وَغَفَّارِ الذُّنُوْبِ + وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ + وَجَامِعُ شَمْلِ الدِّیْنِ + وَقَاطِعُ دَابِرِ الْمُلْحِدِیْنَ + صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ + وَسَلَّمَ کَثِیْرًا + اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ کَوْنَ اِصْلَاحِ السَّرَآئِرِ + دِعَامَةً لِّاِصْلَاحِ الظَّوَاهِرِ + مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ + وَسُنَّةُ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَآنِّ + فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَقَالَ تَعَالٰی فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ + وَقَالَ تَعَالٰی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ وَغَیْرُهَا مِنَ الْاٰیَاتِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ

ع یعبر عنہ تارۃ بالقلب وتارۃ بالنفس وتارۃ بالروح وتارۃ بالعقل وتارۃ بالصدر لعلاقۃ بین جمیعھا اتحادا او حلولا او مجاورۃ وعلیہ یدور رحی اصلاح الظاھر ۱۲

۱۲ متفق علیہ

مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله + واذا فسدت فسد الجسد
كله + الا وهي القلب + وقال عليه الصلوة والسلام لوابصة جئت
تسأل عن البر والاثم قال نعم + قال فجمع اصابعه فضرب بها صدره
وقال استفت نفسك + استفت قلبك + ثلثا البر ما اطمأنت اليه
النفس واطمأن اليه القلب + والاثم ما حاك في النفس وتردد في الصدر وان
افتاك الناس + وقال عليه الصلوة والسلام انما الاعمال بالنيات + وقال
عليه الصلوة والسلام + ان الرجل ليكون من اهل الصلوة والصوم
والزكوة والحج والعمرة حتى ذكر سهام الخير كلها وما يجزى يوم القيمة الا
بقدر عقله + وقال عليه الصلوة والسلام يقول اهل السماء روح
طيبة ويقول اهل السماء روح خبيثة + وقال عليه الصلوة
والسلام يقول ملك الموت ايتها النفس الطيبة ويقول ايتها
النفس الخبيثة + اعوذ بالله من الشيطان الرجيم + ان في
ذلك لذكرى لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد ○

رواہ احمد والدارمی ۱۲

رواہ مسلم واحمد ۱۲

الخطبة العشرون (۲۰) فی القول الجملی فی تھذیب الاخلاق

عہ وہی الاعمال المباشرۃ لیسمّٰی بالریاضۃ والمجاہدۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ صُوْرَۃَ الْاِنْسَانِ بِحُسْنِ تَقْوِیْمِہٖ وَتَقْدِیْرِہٖ وَحَرَسَہٗ مِنَ الزِّیَادَۃِ وَالنُّقْصَانِ فِیْ شَکْلِہٖ وَمَقَادِیْرِہٖ وَفَوَّضَ تَحْسِیْنَ الْاَخْلَاقِ اِلٰی اجْتِھَادِ الْعَبْدِ وَتَشْمِیْرِہٖ وَاسْتَحَثَّہٗ عَلٰی تَھْذِیْبِھَا بِتَخْوِیْفِہٖ وَتَحْذِیْرِہٖ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَلُوْحُ اَنْوَارُ النُّبُوَّۃِ مِنْ بَیْنِ اَسَارِیْرِہٖ وَیُسْتَشْرَفُ حَقِیْقَۃُ الْحَقِّ مِنْ مَّخَایِلِہٖ وَتَبَاشِیْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ طَھَّرُوْا وَجْہَ الْاِسْلَامِ مِنْ ظُلْمَۃِ الْکُفْرِ وَدَیَاجِیْرِہٖ وَحَسَمُوْا مَادَّۃَ الْبَاطِلِ فَلَمْ یَتَدَنَّسُوْا بِقَلِیْلِہٖ وَلَا بِکَثِیْرِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَالْخُلُقُ الْحَسَنُ صِفَۃُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاَفْضَلُ اَعْمَالِ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالْاَخْلَاقُ السَّیِّئَۃُ ھِیَ الْخَبَآئِثُ الْمُبْعِدَۃُ

عَنْ جِوَارِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَلْمُنْخَرِطَۃُ بِصَاحِبِہَا فِیْ سِلْکِ الشَّیَاطِیْنِ ۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُّوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَّاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّہَارِ ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ۔ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِیْ لَایُخَالِطُ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُہُمْ خُلُقًا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا کَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ۝

۲۰ ترمذی ۲۱ ۔ ۲۱ ابوداؤد ۲۱ ۔ ۲۲ ترمذی وابن ماجہ ۲۲ ابوداؤد ودارمی ۲۱

الخطبة الحادية والعشرون (۲۱) فی کسر الشهوتين

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَكَفِّلِ بِحِفْظِ عَبْدِهٖ فِيْ جَمِيْعِ مَوَارِدِهٖ وَمَجَارِيْهِ فَهُوَ الَّذِيْ يُطْعِمُهٗ وَيَسْقِيْهِ وَيَحْفَظُهٗ مِنَ الْهَلَاكِ وَيَحْمِيْهِ وَيَحْرُسُهٗ بِالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ عَمَّا يُهْلِكُهٗ وَيُرْدِيْهِ وَيُمَكِّنُهٗ مِنَ الْقَنَاعَةِ بِقَلِيْلِ الْقُوْتِ فَيَكْسِرُ بِهٖ شَهْوَةَ النَّفْسِ الَّتِيْ تُعَادِيْهِ وَيَدْفَعُ شَرَّهَا ثُمَّ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَتَّقِيْهِ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ النَّبِيْهُ وَنَبِيُّهُ الْوَجِيْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَبْرَارِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَاَقْرِبِيْهِ وَالْاَخْيَارِ مِنْ صَحَابَتِهٖ وَتَابِعِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَخْوَفَ الشَّهَوَاتِ شَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْفَرْجِ فَاللّٰهَ اللّٰهَ اَنْ تَغْلُوْا فِيْهِمَا فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَقَالَ تَعَالٰى

وَتَأْكُلُوْنَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَقَالَ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ
كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَاءَ سَبِيْلًا ۝ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَتَأْتُوْنَ
الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَقَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ
الْأُوْلٰى وَلَيْسَ لَكَ الْآخِرَةُ وَسَمِعَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَجُلًا
يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا ۔ وَاعْلَمُوْا أَنَّهُ كَمَا يُذَمُّ الْإِفْرَاطُ
فِيْ هَاتَيْنِ الشَّهْوَتَيْنِ حَيْثُ يُخْتَلُّ بِهِ حُقُوْقُ اللّٰهِ بِالْإِنْهِمَاكِ فِيْهِمَا
كَذٰلِكَ يُذَمُّ التَّفْرِيْطُ فِيْهِمَا حَيْثُ يَفُوْتُ بِهِ حَقُّ النَّفْسِ أَوْ حَقُّ الْأَهْلِ
كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ لِزَوْجِكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ
أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝

[1] متفق علیہ [2] احمد و ترمذی و ابو داؤد و دارمی ۱۲ [3] شرح السنۃ ۱۲
[4] عینی مسلم ۱۲

الخطبة الثانية (۲۲) والعشرون فی حفظ اللسان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْسَنَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ وَعَدَّلَهٗ وَاَفَاضَ عَلٰی قَلْبِهٖ خَزَائِنَ الْعُلُوْمِ فَاَکْمَلَهٗ ثُمَّ اَمَدَّهٗ بِلِسَانٍ یُّتَرْجِمُ بِهٖ عَمَّا حَوَاهُ الْقَلْبُ وَعَقَلَهٗ وَیَکْشِفُ عَنْهُ سِتْرَهُ الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَکْرَمَهٗ وَبَجَّلَهٗ وَنَبِیُّهُ الَّذِیْ اَرْسَلَهٗ بِکِتَابٍ اَنْزَلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا کَبَّرَ اللّٰهَ عَبْدٌ وَّهَلَّلَهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللِّسَانَ جِرْمُهٗ صَغِیْرٌ وَّجُرْمُهٗ کَبِیْرٌ فَلِذٰلِكَ مَدَحَ الشَّرْعُ الصَّمْتَ وَحَثَّ عَلَیْهِ اِلَّا بِالْحَقِّ فَقَالَ[۱] صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ[۲] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ کُفْرٌ وَقَالَ[۳] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ وَقَالَ[۴] عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الصِّدْقَ

۱ بخاری ۱۲ ۲ متفق علیه ۱۲ ۳ متفق علیه ۱۲ ۴ مسلم ۱۲

بِرٌّ وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ
يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَقَالَ[۱] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ
فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ
فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَمَتَ نَجَا
وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا
يَعْنِيْهِ وَقَالَ[۴] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا
كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ وَقَالَ[۵] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ يَعْنِيْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ
وَقَالَ[۶] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ
اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ وَقَالَ[۷] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ
غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ○

۱ مسلم ۲ احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی ۳ مالک، احمد، ابن ماجہ، ترمذی، بیہقی ۴ دارمی ۵ ترمذی ۶ ترمذی ۷ بیہقی

الخطبة الثالثة والعشرون في ذم الغضب والحقد والحسد

الحمد لله الذي لا يتكل على عفوه ورحمته إلا الراجون
ولا يحذر سوء غضبه وسطوته إلا الخائفون الذي سلط
على عباده الشهوات وأمرهم بترك ما يشتهون وابتلاهم
بالغضب وكلفهم كظم الغيظ فيما يغضبون وأشهد أن لا إله
إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله الذي
تحت لوائه النبيون صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه صلوة
يوازي عددها عدد ما كان وما سيكون ويحظى ببركتها الأولون
والآخرون وسلم تسليما كثيرا۔ أما بعد فإن الغضب بغير
حق وما ينتج منه من الحقد والحسد مما يهلك من هلك ويفسد
به من فسد كما قال الله تعالى في ذمه إذ جعل الذين كفروا
في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية الآية وقال تعالى ولا يجرمنكم
شنآن قوم على أن لا تعدلوا وقال تعالى ومن شر حاسد

عـه۲ والبغضاء و الشحناء كلها أسماء للحقد۔

عـه وينشأ الحقد من الغضب إذا عجز عن الانتقام فاحتقن الغضب في الباطن وينشأ الحسد من الحقد إذا رأى نعمة الله على من حب زوالها عنه۔

إِذَا حَسَدَ ○ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قَالَ لَهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ
لَا تَغْضَبْ × وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ
قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ × فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا × وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ
هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ
الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
أَخِيهِ شَحْنَاءُ × فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا × أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الَّذِيْنَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِيْنَ
الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

۱ بخاری ۱۲ ۲ احمد و ترمذی ۱۲ ۳ متفق علیہ ۱۲ ۴ احمد و ترمذی ۱۲ ۵ ابوداؤد ۱۲ ۶ مسلم ۱۲

الخطبة الرابعة والعشرون فی ذم الدنیا

الحمد للّٰه الذی عرف اولیاءه غوائل الدنیا وآفاتها وکشف لهم عن عیوبها وعوراتها فعلموا انه یزید منکرها علی معروفها ولا یفی مرجوها بمخوفها لا یخلو صفوها عن شوائب الکدورات ولا ینفک سرورها عن المنغصات تمنی اصحابها سرورا وتعدهم غرورا واشهد ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المرسل الی العالمین بشیرا ونذیرا وسراجا منیرا صلی اللّٰه علیه وعلی اٰله واصحابه وسلم تسلیما کثیرا اما بعد فان الاٰیات الواردة فی ذم الدنیا وامثلتها کثیرة واکثر القراٰن مشتمل علی ذم الدنیا وصرف الخلق عنها ودعوتهم الی الاٰخرة بل هو مقصود الانبیاء علیهم السلام ولم یبعثوا الا لذلک فالاٰیات فیها مشهورة وجملة من

ع ه
ای حالة عاجلة تصده
تلهی عن الاٰخرة ودخلت
فیها المعاصی والمباحات
والمباحات اذا انهمک
فیها۔

السُّنَنِ هُنَالِكَ مَذْكُوْرَةٌ × فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ × وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ
اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ × وَقَالَ[۲] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ × وَقَالَ[۳] عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
مَّا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً × وَقَالَ[۴] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ×
مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ
فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى × وَقَالَ[۵] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ × مَالِيْ
وَلِلدُّنْيَا × وَمَا اَنَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ
رَاحَ وَتَرَكَهَا × وَقَالَ[۶] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ
كُلِّ خَطِيْئَةٍ × وَقَالَ[۷] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا × اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ × بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٭ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○

۱ مسلم ۱۲ ۲ مسلم ۱۲ ۳ احمد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ ۴ احمد و بیہقی ۱۲ ۵ احمد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ ۶ بیہقی ۱۲ ۷ بیہقی ۱۲ و ابو نعیم ۱۲

الخطبۃ الخامسۃ والعشرون (۲۵) فی ذم البخل وحب المال

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُسْتَوْجِبِ الْحَمْدِ بِرِزْقِہٖ الْمَبْسُوْطِ × کَاشِفِ الضُّرِّ بَعْدَ الْقُنُوْطِ × الَّذِیْ خَلَقَ الْخَلْقَ × وَوَسَّعَ الرِّزْقَ وَاَفَاضَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اَصْنَافَ الْاَمْوَالِ × وَابْتَلَاھُمْ فِیْھَا بِتَقْلِیْبِ الْاَحْوَالِ کُلَّ ذٰلِکَ لِیَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا × وَیَنْظُرَ اَیُّھُمْ اٰثَرَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَۃِ بَدَلًا × وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِیْ نَسَخَ بِمِلَّتِہٖ مِلَلًا × وَطَوٰی بِشَرِیْعَتِہٖ اَدْیَانًا وَّنِحَلًا × صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ سَلَکُوْا سُبُلَ رَبِّھِمْ ذُلُلًا × وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا × اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ص ۱۸

يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ
لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا ابْنَ آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ
وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَاعْلَمُوا
أَنَّ هٰذَا إِذَا كَانَ الْكَسْبُ أَوِ الْإِمْسَاكُ لِغَيْرِ الدِّينِ فَأَمَّا لِلدِّينِ فَقَدْ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً
مِنْ رَبِّكَ ۝ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ
فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى
لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضٰى يُكْرَهُ
فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَنْفِقُوا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

ع۱ مسلم ۱۲ ع۲ ترمذی ۱۲ ع۳ مسلم ۱۲

ع۴ احمد ۱۲ ع۵ احمد ۱۲ ع۶ شرح السنة ۱۲

الخطبة السادسة والعشرون في ذم حب الجاه والرياء

عه
والجاه هو ملك القلوب
وهو حب المحامد۔
والرياء هو طلب الجاه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَّامِ الْغُيُوْبِ الْمُطَّلِعِ عَلٰى سَرَآئِرِ الْقُلُوْبِ الَّذِىْ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَمُلَ وَوَفٰى وَخَلَصَ عَنْ شَوَآئِبِ الرِّيَآءِ وَالشِّرْكِ وَصَفٰى وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ زَكَّانَا عَنْ شَوَآئِبِ الشِّرْكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُبَرَّئِيْنَ مِنَ الْخِيَانَةِ وَالْاِفْكِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الرِّيَآءَ سَوَآءٌ كَانَ فِى الْعَادَاتِ اَوْ فِى الطَّاعَاتِ مِنْ اَعْظَمِ الْمُوْبِقَاتِ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِى الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِىْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِىْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ

عه ۱ حم وابو داود وابن ماجه ۱۲
عه ۲ البیہقی ۱۲
عه ۳ الترمذی والدارمی ۱۲

عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ[1] هٰذَا كُلُّهٗ اِذَا قَصَدَ الْمَرْءُ تَرْكَ لِغَرْضٍ دُنْيَوِيٍّ اَمَّا اِذَا لَمْ يَقْصِدْهَا فَلَا يُذَمُّ وَقَدْ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ[3] يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

[1] ابن ماجہ و بیہقی ۱۲
[2] مسلم ۱۲
[3] ترمذی ۱۲

الخطبة السابعة والعشرون فی ذم الکبر والعجب

الحمد لله الخالق البارئ المصور العزیز الجبار المتکبر العلی
الذی لا یضعه عن مجده واضع ۔ الجبار الذی کل جبار
له ذلیل خاضع ۔ کسر ظهور الاکاسرة عزه وعلاؤه ۔
وقصر ایدی القیاصرة عظمته وکبریاؤه فالعظمة ازاره
والکبریاء رداؤه ومن نازعه فیهما قصمه بداء اعجزه
دواؤه جل جلاله وتقدست اسماؤه واشهد ان لا
اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان سیدنا ومولانا
محمدا عبده ورسوله الذی انزل علیه النور المنتشر ضیاؤه
حتی اشرقت بنوره اکناف العالم وارجاؤه صلی الله علیه و
علی اله واصحابه الذین هم احباء الله واولیاؤه وخیرته و
اصفیاؤه وسلم تسلیما کثیرا ۔ اما بعد فان الکبر والعجب
داءان مهلکان عند الله ممقوتان بغیضان والمتکبر والمعجب

ع هو رؤیة نفسه فوق غیره فی الکمال والعجب هو ان یستعظم نفسه بالکمال ولا یخاف زواله

سقیمان مریضان فقد قال اللہ تعالٰی انہ لا یحب المستکبرین

وقال تعالٰی اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا ○ وقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ فھو فی نفسہ صغیر وفی

اعین الناس عظیم ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس

صغیر وفی نفسہ کبیر حتی لھو اھون علیھم من کلب وخنزیر

وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام اما المھلکات فھوی متبع وشح مطاع

واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام

لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال

رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنا قال

ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس وقال

علیہ الصلوٰۃ والسلام حتی اذا رأیت شحا مطاعا وھوی متبعا ودنیا

مؤثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیہ الحدیث اعوذ باللہ من الشیطان

الرجیم ولہ الکبریاء فی السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم

بیہقی ۱۲

بیہقی ۱۲ مسلم ۱۲

ترمذی و ابن ماجہ ۱۲

الخطبة الثامنة (۲۸) والعشرون فی ذم الغرور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُخْرِجِ اَوْلِیَآئِهٖ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ۔ وَمُوْرِدِ اَعْدَآئِهٖ وَرَطَاتِ الْغُرُوْرِ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمُخْرِجُ لِلْخَلَآئِقِ مِنَ الدَّیْجُوْرِ ۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ لَمْ تَغُرَّهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَلَمْ یَغُرَّهُمْ بِاللّٰهِ الْغُرُوْرُ ۔ صَلٰوةً تَتَوَالٰی عَلٰی مَمَرِّ الدُّهُوْرِ ۔ وَمَکَرِّ السَّاعَاتِ وَالشُّهُوْرِ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَمِفْتَاحُ السَّعَادَةِ التَّیَقُّظُ وَالْفِطْنَةُ ۔ وَمَنْبَعُ الشَّقَاوَةِ الْغُرُوْرُ وَالْغَفْلَةُ ۔ فَالْاَکْیَاسُ هُمُ الَّذِیْنَ انْشَرَحَتْ صُدُوْرُهُمْ لِلْاِقْتِدَآءِ ۔ بِدَلَآئِلِ الْاِهْتِدَآءِ ۔ وَالْمَغْرُوْرُ هُوَ الَّذِیْ ضَاقَ صَدْرُهٗ عَنِ الْهُدٰی ۔ بِاتِّبَاعِ الْهَوٰی ۔ فَلَمْ یَنْفَتِحْ بَصِیْرَتُهٗ لِیَکُوْنَ بِهِدَایَةِ نَفْسِهٖ کَفِیْلًا ۔ وَبَقِیَ فِی الْعَمٰی فَاتَّخَذَ النَّفْسَ قَآئِدَهٗ وَالشَّیْطَانَ دَلِیْلًا ۔ وَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۔ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ

ف: وهو سکون النفس الی ما یوافق الهوی ویمیل الیه الطبع عن شبهة یظن انها دلیل ولا یکون دلیلا وعن خدعة من الشیطان کفرا کان او بدعة علما کان او عملا مالیا کان او بدنیا ظاهرا کان او باطنیا ۱۲

تعالیٰ فیه فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور ۰ وقال
تعالیٰ ولکنکم فتنتم انفسکم وتربصتم وارتبتم وغرتکم الامانی حتیٰ
جاء امر الله وغرکم بالله الغرور ۰ وقال تعالیٰ ومنهم امیون لا یعلمون
الکتاب الا امانی وان هم الا یظنون ۰ وقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز
من اتبع نفسه هواها وتمنیٰ علی الله وقال علیه الصلوة والسلام لا
یؤمن احدکم حتیٰ یکون هواه تبعا لما جئت به وقال علیه الصلوة والسلام
انه سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلک الاهواء کما یتجاری الکلب
بصاحبه لا یبقیٰ منه عرق ولا مفصل الا دخله وقال علیه الصلوة والسلام
من قال فی القراٰن برایه فلیتبوأ مقعده من النار وقال علیه الصلوة
والسلام شر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة اعوذ بالله من
الشیطان الرجیم ان یتبعون الا الظن وما تهوی الانفس و
لقد جاءهم من ربهم الهدیٰ ام للانسان ما تمنیٰ ۰ فلله الاٰخرة والاولیٰ ۰

۱ ترمذی ابن ماجہ ۱۲ ۲ شرح السنة ۱۲ ۳ احمد ابوداؤد ۱۲ ۴ ترمذی ۱۲ ۵ مسلم ۱۲

الخطبة التاسعة والعشرون فی فضل التوبة ووجوبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِتَحْمِیْدِہٖ یُسْتَفْتَحُ کُلُّ بَابٍ وَبِذِکْرِہٖ یُصَدَّرُ کُلُّ خِطَابٍ وَنَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ مَنْ یُّوْقِنُ اَنَّہٗ رَبُّ الْاَرْبَابِ وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنْقِذُنَا مِنْ ھَوْلِ یَوْمِ الْعَرْضِ وَالْحِسَابِ وَتُمَھِّدُ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ زُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّوْبَۃَ عَنِ الذُّنُوْبِ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی سَتَّارِ الْعُیُوْبِ وَعَلَّامِ الْغُیُوْبِ مَبْدَأُ طَرِیْقِ السَّالِکِیْنَ وَرَاْسُ مَالِ الْفَآئِزِیْنَ وَاَوَّلُ اَقْدَامِ الْمُرِیْدِیْنَ وَمِفْتَاحُ اسْتِقَامَۃِ الْمَآئِلِیْنَ وَمَطْلَعُ الْاِصْطِفَآءِ وَالْاِجْتِبَآءِ لِلْمُقَرَّبِیْنَ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ اُولٰٓئِکَ

جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ خَطَّآءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ
التَّوَّابُوْنَ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ
مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَّالتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ
كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔ مَنْ كَانَتْ لَهٗ
مَظْلِمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ
اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ ۔ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ
مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ ۔ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ
سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ۔ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ع١ مسلم، ع٢ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی، ع٣ ترمذی و ابن ماجہ، ع٤ شرح السنۃ، ع٥ بخاری

الخطبة الثلثون في الصبر والشكر

الحمد لله اهل الحمد والثناء + المتفرد برداء الكبرياء + المتوحد بصفات المجد والعلاء + المؤيد صفوة الاولياء + بقوة الصبر على السراء والضراء + والشكر على البلاء والنعماء + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له + ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد الانبياء + وعلى اله سادة الاصفياء + وعلى اصحابه قادة البررة الاتقياء + صلى الله عليه صلوة تحرسه بالدوام عن الفناء + ومصونة بالتعاقب عن التصرم والانقضاء + اما بعد فان الايمان نصفان نصف صبر ونصف شكر + فما اشد الاعتناء بهما ومعرفة فضلهما لمن تيسر فيهما الفكر + فقد قال الله تعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب وقال تعالى وسيجزي الله الشاكرين وقال تعالى واصبروا ان الله مع الصابرين وقال تعالى واشكروا لي ولا تكفرون وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب للمؤمن

ــه هذا اللفظ حديث اورده ابو منصور الديلمي في مسند الفردوس عن انس رض عنه تخريج العراقي ۱۲

ــه بيهقي ۱۲

اِنْ اَصَابَهٗ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ + وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ

وَصَبَرَ + فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ

امْرَاَتِهٖ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ + اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ يَا عِيْسٰى

اِنِّيْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَّا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ + وَ

اِنْ اَصَابَهُمْ مَّا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ +

فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيْهِمْ مِّنْ

حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ

الصَّائِمِ الصَّابِرِ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا

سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ

اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ + ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ

الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

الرَّجِيْمِ + اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ

مِّنْ اٰيٰتِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝

۱ـ بیہقی ۱۲

۲ـ علی بن حجر ... البخاری ۱۲ ۳ـ احمد وابو داود ۱۲

الخطبة الحادیة والثلثون فی الخوف والرجاء

الحمد للہ المرجو لطفہ وثوابہ + المخوف قہرہ وعقابہ + الذی عمر قلوب اولیائہ + بروح رجائہ + وضرب بسیاط التخویف وزجرہ العنیف وجوہ المعرضین عن حضرتہ + الی دار ثوابہ وکرامتہ + وقادھم بسلاسل العنف وازمۃ اللطف الی جنتہ + واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ + واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ سید انبیائہ وخیر خلیقتہ + صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وعترتہ + اما بعد فان الرجاء والخوف جناحان بہما یطیر المقربون الی کل مقام محمود + ومطیتان بہما یقطع من طریق الاخرۃ کل عقبۃ کؤود + والنصوص فیہما مشحونۃ + منفردۃ ومقرونۃ + فقد قال اللہ تعالی ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ وقال تعالی یدعون ربہم خوفا وطمعا وقال تعالی وادعوہ خوفا وطمعا وقال تعالی انہم کانوا یسارعون

فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ط وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ ج وَاِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَدَخَلَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَابٍّ وَّهُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ فَقَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْا وَاٰمَنَهٗ مِمَّا یَخَافُ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ وَّاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَّاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ اَوْ کَمَا قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۝

ملہ متفق علیہ ۱۲

ملہ ترمذی و ابن ماجہ ۱۲

ملہ مسلم ۱۲

الخطبة الثانية والثلثون (۳۲) في الفقر والزهد

اَلحمدُ لِلّٰهِ الَّذي خلقَ الانسانَ مِن طينٍ لازبٍ وصلصالٍ

وزيّنَ صورتَه باحسنِ تقويمٍ واتمّ اعتدالٍ ثمّ كحّلَ بصيرةَ

المخلِصِ في خدمتِه حتّى انكشفَ لهُ مِن الدُّنيا قبائحُ الاسرارِ

والافعالِ فزهِدوا فيها زهدَ المبغِضِ لها فتركوها وتركُوا

التفاخُرَ والتكاثُرَ بالاموالِ واقبلوا بكنهِ هممِهم على دارٍ لا يعتريها

فناءٌ ولا زوالٌ واشهدُ ان لا الٰهَ الا اللهُ وحدهُ لا شريكَ لهُ

واشهدُ انّ سيّدَنا ومولانا محمّدًا عبدُهُ ورسولُهُ سيّدُ اهلِ

الكمالِ صلّى اللهُ عليهِ وعلى اصحابِهِ خيرِ اصحابٍ وعلى آلهِ خيرِ

آلٍ امّا بعدُ فقد ثبتَ بالنّصوصِ ان لا مطمعَ في النّجاةِ الا

بالانقطاعِ عنِ الدُّنيا والبعدِ منها وهٰذا الانقطاعُ امّا بانزوائِها

عنِ العبدِ وهوَ الفقرُ وامّا بانزواءِ العبدِ عنها وهوَ الزّهدُ كما قالَ

تعالٰى وتأكلونَ التّراثَ اكلًا لمًّا وتحبّونَ المالَ حبًّا جمًّا فالاكلُ

قوله في الفقر والزهد والاول قلة ذات اليد والثاني قلة الرغبة فيه والثاني مامور به لانه اختياري لا الاول لانه غير اختياري وانما المامور به القناعة فيه ۱۲

كَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مِمَّنْ رَضِيَ بِالْفَقْرِ وَالْحُبُّ كَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ لِمَنِ
اتَّصَفَ بِالزُّهْدِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ
الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَآئِكُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ
تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ
يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ
وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْ
مَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلُ
صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ
وَالْاَمَلُ وَقَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ
وَالْخَشِنِ وَاَكْلِ الْجَشِبِ اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الْاَمَلِ اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا
تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

ترمذی، ابوداؤد — بیہقی — ترمذی، ابن ماجه، بیہقی — شرح السنة

الخطبۃ الثالثۃ والثلثون فی التوحید والتوکل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُدَبِّرِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ الْمُنْفَرِدِ بِالْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ الرَّافِعِ لِلسَّمَآءِ بِغَیْرِ عِمَادٍ الْمُقَدِّرِ فِیْھَا اَرْزَاقَ الْعِبَادِ الَّذِیْ صَرَفَ اَعْیُنَ ذَوِی الْقُلُوْبِ وَالْاَلْبَابِ عَنْ مُّلَاحَظَۃِ الْوَسَآئِطِ وَالْاَسْبَابِ فَلَمَّا تَحَقَّقُوْٓا اَنَّہٗ لِرِزْقِ عِبَادِہٖ ضَامِنٌ وَّبِہٖ کَفِیْلٌ تَوَکَّلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَامِعُ الْاَبَاطِیْلِ الْھَادِیْ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّوَکُّلَ عَلٰی اخْتِلَافِ مَرَاتِبِہٖ مَنْزِلٌ مِّنْ مَّنَازِلِ الدِّیْنِ وَکَذٰلِکَ اَصْلُہٗ مِنَ التَّوْحِیْدِ وَالْیَقِیْنِ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ط اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَقَالَ تَعَالٰی

ف التوحید ھو استحضار انفراد الحق تعالٰی بالتصرف الحقیقی و التوکل ھو قطع الملاحظۃ عن غیر المتصرف الحقیقی اما اعتقادًا فقط واما عملا ایضًا بترک الاسباب الظنیۃ بشرط عدم الاخلال لشیٔ من الواجبات ۱۲

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ ۔ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰٓى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ۔ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰٓى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ۔ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ ۔ اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ ۔ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ۔ وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ ۔ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○

ـــ احمد و ترمذی ۱۲

ـــ مسلم ۱۲

الخطبۃ الرابعۃ والثلثون (۳۴) فی المحبۃ[1] والشوق والانس والرضا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَزَّہَ قُلُوْبَ اَوْلِیَآئِهٖ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ اِلٰی زُخْرُفِ الدُّنْیَا وَنَضْرَتِهٖ وَصَفّٰی اَسْرَارَهُمْ مِنْ مُّلَاحَظَۃِ غَیْرِ حَضْرَتِهٖ ثُمَّ کَشَفَ لَهُمْ عَنْ سُبُحَاتِ وَجْهِهٖ حَتّٰی احْتَرَقَتْ بِنَارِ مَحَبَّتِهٖ ثُمَّ حُجِبَ عَنْهَا بِکُنْهِ جَلَالِهٖ حَتّٰی تَاهَتْ فِیْ بَیْدَآءِ کِبْرِیَآئِهٖ وَعَظَمَتِهٖ فَبَقِیَتْ غَرْقٰی فِیْ بَحْرِ مَعْرِفَتِهٖ وَمُحْتَرِقَۃً بِنَارِ مَحَبَّتِهٖ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ بِکَمَالِ نُبُوَّتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَادَۃِ الْخَلْقِ وَاَئِمَّتِهٖ وَقَادَۃِ الْحَقِّ وَاَزِمَّتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ وَقَالَ تَعَالٰی فِی الْمَلٰٓئِکَۃِ یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ وَهٰذَا لَا یَکُوْنُ فِی الْعَادَۃِ اِلَّا بِالشَّوْقِ وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا وَالْاُنْسُ هُوَ الْفَرَحُ بِمَا حَصَلَ مَعَ حِفْظِ[3]

---

[1] المحبۃ ہی میل الطبع الی الشئ الملذ وحقیقۃ الشوق و الانس ان المطلوب اذا غاب من وجہ وحضر من وجہ فاذا غلب التطلع الی ما غاب فہو الشوق واذا غلب الفرح بما حصل والارتیاح بہ فہو الانس والرضا ہو ترک الاعتراض علی القضاء ان مع بطلان الحس بالالم وہو الرضاء الطبعی واما مع بقاء الحس بہ وہو الرضاء العقلی ۱۲

[2] مطبوعہ اول میں جو آیت اور تقریر استنباط تھی اس کو بدل دیا گیا ہے اسی طرح آگے حدیث سکینہ میں تقریر استنباط بدل گئی جس کی وجہ اہل علم سمجھ سکتے ہیں۔ وحاصلہ عدم استلزام المقسم للقسم الخاص جن کے پاس پہلا نسخہ ہو وہ درست کرلیں آیت سابقہ یہ تھی الذین امنوا وتطمئن قلوبہم بذکر اللہ الخ اور تقریر یہ تھی والانس نوع من الاطمینان اور حدیث سکینہ میں تقریر یہ تھی و الانس نوع من السکینۃ ۱۲ منہ

[3] قید بہا لان الفرح مع ضیاع الحدود قد نہی اللہ عنہ فی آیۃ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین ۱۲

الحُدُودِ۔ وَقَالَ تَعَالٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ۔ وَقَالَ
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ
مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ۔ وَاَسْأَلُکَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَاَسْأَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ
بَعْدَ الْمَوْتِ۔ وَاَسْأَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ۔ وَالشَّوْقَ اِلٰی
لِقَائِکَ۔ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ۔ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ۔
وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ۔ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ۔
وَالسَّکِیْنَۃُ اَیِ الْاِرْتِیَاحُ ھُوَ الْاُنْسُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط
وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ
جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ○

ترمذی ۱۲۵ — نسائی ۱۲ — مسلم ۱۲

وہو الکمال فی الطاعۃ التی یریدہا ۱۲

الخطبۃ الخامسۃ والثلثون ۳۵ فی الاخلاص والنیۃ الصادقۃ والصدق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ + وَنُؤْمِنُ بِهٖ اِيْمَانَ الْمُوْقِنِيْنَ + وَ نُقِرُّ بِوَحْدَانِيَّتِهٖ اِقْرَارَ الصَّادِقِيْنَ + وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ + وَمُكَلِّفُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ + اَنْ يَّعْبُدُوْهُ عِبَادَةَ الْمُخْلِصِيْنَ + وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ + صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ + وَعَلٰٓى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ + وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ + اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ انْكَشَفَ لِاَرْبَابِ الْقُلُوْبِ بِبَصِيْرَةِ الْاِيْمَانِ + وَاَنْوَارِ الْقُرْاٰنِ + اَنْ لَّا وُصُوْلَ اِلَى السَّعَادَةِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ + فَالنَّاسُ كُلُّهُمْ هَلْكٰٓى اِلَّا الْعَالِمُوْنَ + وَالْعَالِمُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰٓى اِلَّا الْعَامِلُوْنَ + وَ الْعَامِلُوْنَ كُلُّهُمْ هَلْكٰٓى اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ + وَالْمُخْلِصُوْنَ عَلٰى خَطَرٍ عَظِيْمٍ + فَالْعَمَلُ بِغَيْرِ نِيَّةٍ عَنَآءٌ + وَالنِّيَّةُ بِغَيْرِ اِخْلَاصٍ رِيَآءٌ + وَهُوَ لِلنِّفَاقِ كِفَآءٌ + وَمَعَ الْعِصْيَانِ سَوَآءٌ + وَالْاِخْلَاصُ مِنْ غَيْرِ صِدْقٍ

وتحقيق هباء ۔ وقد قال الله تعالى في كل عمل كان بارادة غير الله
مشوبا مغمورا ۔ وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا و
قد قال الله تعالى الا لله الدين الخالص وقال تعالى انما المؤمنون
الذين امنوا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا باموالهم
وانفسهم في سبيل الله اولئك هم الصادقون ۔ وقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لمعاذ[1] اخلص دينك يكفيك العمل القليل ۔
ونادى رجل[2] يا رسول الله ما الايمان قال الاخلاص وقال
عليه الصلوة والسلام[3] انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى ۔
وقال[4] عليه الصلوة والسلام لابي بكر وهو يلعن بعض رقيقه
فالتفت اليه فقال لعانين وصديقين كلا ورب الكعبة ۔
فاعتق ابو بكر يومئذ بعض رقيقه ۔ ثم جاء الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال لا اعود ۔ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم
قل اني امرت ان اعبد الله مخلصا له الدين ○

[1] عابن ترغیب عن الحاکم [2] عابن ترغیب عن البیہقی ۱۲ [3] متفق علیہ ۱۲ [4] بیہقی ۱۲

الخطبة السادسة والثلثون في المراقبة والمحاسبة وما يتبعهما

الحمد لله القائم على كل نفس بما كسبت، الرقيب على كل جارحة بما اجترحت، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد الأنبياء، صلى الله عليه وعلى آله سادة الأصفياء، وعلى أصحابه قادة الأتقياء، أما بعد فإن رحى النجاة تدور على الأعمال، ولا يعتد بالأعمال إلا بالمواظبة عليها وعلى حقوقها وهو المرابطة، ولا يتم هذه المواظبة والمرابطة إلا بإلزام النفس الأعمال أولا وهو المشارطة، ثم ملاحظة هذه المشارطة كل وقت ثانيا وهو المراقبة، ثم الاحتساب على النفس في وقت خاص أنها وفت الشرط أم لا ثالثا وهو المحاسبة، ثم علاجها بمشقة تصلحها إذا لم تف بالشرط رابعا وهو المعاقبة، ثم تأديبها بفنون من الوظائف الثقيلة لتجبر ما فات منها إذا

رَاٰهَا تَوَانَتْ خَامِسًا وَّهُوَ الْمُجَاهَدَةُ ۔ ثُمَّ تَوْبِيْخُهَا وَالْعَذْلُ عَلَيْهَا
اِذَا اسْتَعْصَتْ وَحَمْلُهَا عَلَى التَّلَافِيْ سَادِسًا وَّهُوَ الْمُعَاتَبَةُ ۔ وَيَرْجِعُ
الْجَمِيْعُ اِلٰى عَدَمِ اِهْمَالِهَا لَحْظَةً فَتَجْمَحُ وَتَشْرُدُ ۔ وَالنُّصُوْصُ مَشْحُوْنَةٌ
مِّنْهُ فَانْظُرْ مَا يُسْرَدُ ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي
الصُّدُوْرُ ۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ
هَوٰىهُ ۔ وَعَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ
يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ۔ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ هٰذَا
اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ الْمُجَاهِدُ
مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ ۔ وَقَالَ عُمَرُ حَاسِبُوْا اَنْفُسَكُمْ
قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَزِنُوْهَا قَبْلَ اَنْ تُوْزَنُوْا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ
مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

ـــه مالک فی الموطا ۱۲ بیہقی ۱۲ ـــه عن ابن کثیر عن اسلم رواه ابن المبارک وسعید بن منصور وابن ابی شیبة واحمد فی الزهد والحاکم فی التاریخ ۱۲ ـــه ابن ابی الدنیا فی محاسبة النفس ۱۲

الخطبة السابعة والثلثون في التفكر

الحمد لله الذي كثر الحث في كتابه على التدبر والاعتبار، و النظر والافتكار، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد ولد ادم في دار القرار، وعلى اله واصحابه الاخيار الابرار، اما بعد فان الله تعالى قد امر بالتفكر والتدبر في مواضع لا تحصى من كتابه المبين، واثنى على المتفكرين، فقال تعالى الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم ويتفكرون في خلق السموت والارض، وقال تعالى اولم ينظروا في ملكوت السموت والارض الاية، وقال تعالى الم نجعل الارض مهادا ۝ والجبال اوتادا ۝ وخلقنكم ازواجا ۝ وجعلنا نومكم سباتا ۝ وجعلنا الليل لباسا ۝ وجعلنا النهار معاشا ۝ وبنينا فوقكم سبعا شدادا ۝ وجعلنا سراجا وهاجا ۝ وانزلنا من

عه وهو احضار المعلومات لاستثمار غير المعلوم من النافع عملا كان او علما ليتصف به بثمرته ومن الضار ليتركه في الحال او يحترز عنه في الاستقبال او يتداركه ان قارفه في الماضي ۱۲

الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا ٥ لِنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ٥ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ٥

وَقَالَ تَعَالٰی قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ٥ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ٥ مِنْ

نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ٥ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ٥ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ٥

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ٥ كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ٥ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی

طَعَامِهٖ ٥ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ٥ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ٥ فَاَنْۢبَتْنَا

فِیْهَا حَبًّا ٥ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ٥ وَّزَیْتُوْنًا وَّنَخْلًا ٥ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ٥

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ٥ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ٥ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نُزُوْلِ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْاٰیَةَ ۱؎ وَیْلٌ لِّمَنْ

قَرَأَهَا وَلَمْ یَتَفَكَّرْ فِیْهَا ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۲؎ اَنَّ قَوْمًا تَفَكَّرُوْا فِی اللّٰهِ عَزَّ

وَجَلَّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفَكَّرُوْا فِیْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا

تَتَفَكَّرُوْا فِی اللّٰهِ ۔ فَاِنَّكُمْ لَمْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهٗ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا ۔ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥

۱؎ عجالہ تخریجہ عراقی عن صحیح ابن حبان ۲؎ عجالہ تخریجہ عن الترغیب والترہیب ۱۲

الخطبة الثامنة والثلثون (۳۸) فی ذکر الموت وما بعده

الحمد لله الذی قصم بالموت رقاب الجبابرة + وکسر به ظهور الاکاسرة + وقصر به امال القیاصرة + وجعل الموت مخلصا للاتقیاء + وموعدا فی حقهم للقاء + فله الانعام بالنعم المتظاهرة + وله الانتقام بالنقم القاهرة + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له + واشهد ان سیدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله ذو المعجزات الظاهرة + وعلی اله واصحابه اولی الکمالات الباهرة وسلم تسلیما کثیرا + اما بعد فقد قال[1] رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا ذکر هاذم اللذات الموت + وقال[2] علیه الصلوة والسلام اذا حضر المؤمن اتت ملئکة الرحمة بحریرة بیضاء + فیقولون اخرجی راضیة مرضیة عنك الی روح الله وریحان ورب غیر غضبان + وفیه ان الکافر اذا احتضر اتته ملئکة العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطة مسخوطة علیك الی عذاب الله عز وجل + وقال[3] علیه الصلوة

۱؎ ترمذی ونسائی وابن ماجہ ۱۲ ۲؎ احمد ونسائی ۱۲

۳؎ احمد وابوداؤد ۱۲

والسلام ۔ یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک ۔ فیقول ربی اللہ ۔ فیقولان لہ مادینک فیقول دینی الاسلام ۔ فیقولان ماھذا الرجل الذی بعث فیکم ۔ فیقول ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وفیہ فینادی منادٍ من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنۃ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا الی الجنۃ فیفتح ۔ واما الکافر فذکر موتہ وجمیع حالہ علی ضد ذلک ۔ وقال علیہ الصلوۃ والسلام قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ۔ الحدیث ۔ وقال علیہ الصلوۃ والسلام ان اھون اھل النار عذابا من لہ نعلان فی شراکان من نار یغلی منھما دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاھونھم عذابا ۔ وقال علیہ الصلوۃ والسلام انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔
کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون ۰

ا؎ متفق علیہ ۱۲
۲؎ متفق علیہ ۱۲
۳؎ متفق علیہ ۱۲

الخطبۃ التاسعۃ والثلثون (۳۹) فی اعمال عاشورآء ؏

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ بِحُسْبَانٍ + وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ + وَفَضَّلَ زَمَانًا عَلٰی زَمَانٍ + کَمَا فَضَّلَ مَکَانًا عَلٰی مَکَانٍ + وَاِنْسَانًا عَلٰی اِنْسَانٍ + وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ + وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ هَدَانَا اِلَی الْخَیْرَاتِ + وَمِنْهَا صَوْمُ عَاشُوْرَآءَ یَوْمِ الْحَسَنَاتِ + وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْکَرَاتِ + وَمِنْهَا مَا ابْتَدَعُوْا فِیْهِ مِنَ الْمُخْتَرَعَاتِ + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَقَامُوا الدِّیْنَ الْوَاجِبَاتِ مِنْهَا وَالْمَنْدُوْبَاتِ + وَاَبْطَلُوْا رُسُوْمَ الْجَاهِلِیَّۃِ الْمُحَرَّمَاتِ مِنْهَا وَالْمَکْرُوْهَاتِ + وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ لِلنَّاسِ فِیْهِ مَعْرُوْفَاتٌ وَمُنْکَرَاتٌ ظَلْمَآءُ + فَمِنَ الْاَوَّلِ اسْتِحْبَابُ الصَّوْمِ فِیْهِ + فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

؏ ومنها یبتدأ بالخطاب الوقتیۃ

؎ عاشورآء سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں پڑھا جاوے ۱۲

؎ قولہ عاشورآء سے پہلے لما فی الدر المختار وینبغی تعلیمهم فی الجمعۃ التی قبلها الی قولہ وهکذا کل حکم یحتاج الیہ اھ۔ قلت وهو الدلیل فی کل خطبۃ تقرر قبل وقت اعمال تلک الخطبۃ واصلہ من السنۃ ما فی اول الخطبۃ الرابعۃ والاربعین من قول سلمان خطبنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان (فی فضائل رمضان) ومثل هذه الحاشیۃ مراد فی جمیع ما بعدها من الخطب الی الخمسین ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صُوْمُوْا عَاشُوْرَآءَ وَخَالِفُوْا فِيْهِ الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا وَّبَعْدَهٗ يَوْمًا + وَكَانَ عَاشُوْرَآءُ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ وَمِنَ الْاَوَّلِ اِبَاحَةٌ وَّبَرَكَةٌ اَلتَّوْسِعَةُ فِيْهِ عَلٰى عِيَالِهٖ + فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ + وَمِنَ الثَّانِيْ اِتِّخَاذُهٗ عِيْدًا وَّمَوْسِمًا + اَوِ اتِّخَاذُهٗ مَاْتَمًا مِّنَ الْمَرَاثِيْ وَالنِّيَاحَةِ وَالْحُزْنِ بِذِكْرِ مَصَائِبِ اَهْلِ الْبَيْتِ وَاتِّخَاذِ الضَّرَائِحِ وَالْاَعْلَامِ + وَمَا يُقَارِنُهَا مِنَ الْمَلَاهِيْ وَالشِّرْكِ وَالْاٰثَامِ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

الخطبۃ الاربعون فی ما فی صفر

ماہ صفر سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں پڑھا جاوے ۱۲

الحمد للہ الذی بیدہ ازمۃ الامور وھو خالق کل شیء والمتصرف فیہ من الخیرات والشرور ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ الذی اخرجنا من الظلمات الی النور ومحا کل جھل وفجور صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ الذین ظھر بھم الدین اتم ظھور ورسخ بھم الیقین فی الصدور ما تعاقبت الایام والشھور وسلم تسلیما کثیرا اما بعد فقد حان شھر صفر یتشاءم بہ بعض الناس ویتطیر کما کان اھل الجاھلیۃ مع ھذا الاعتقاد یبتدعون فیہ النسیء المنکر فابطلہ اللہ تعالی بقولہ انما النسیء زیادۃ فی الکفر وکذلک نفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشوم والطیرۃ بہ خصوصا وبکل شیء عموما وازاح بھذا النفی عنا ھموما وغموما

فقال عليه الصلوة والسلام لا عدوى ولا طيرة ولا هامة
ولا صفر الحديث ۔ قال محمد بن راشد يتشاءمون بدخول
صفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر ۔ وقال عليه الصلوة
والسلام الطيرة شرك قاله ثلثا ۔ وقال ابن مسعود وما منا
الا ولكن الله يذهبه بالتوكل ۔ وعلم بقول ابن مسعود
ان وسوسة الطيرة اذا لم يعتقدها بالقلب ولم يعمل
بمقتضاها بالجوارح ولم يتكلم بها باللسان لا يؤاخذ
عليها ۔ وهذا هو المراد بالتوكل وما روى انه عليه الصلوة
والسلام قال الشوم في المرأة والدار والفرس فهو
على سبيل الفرض لما قال عليه الصلوة والسلام وان
تكن الطيرة في شيء ففي الدار والفرس والمرأة ۔ اعوذ
بالله من الشيطان الرجيم ۔ قالوا طائركم معكم
ائن ذكرتم بل انتم قوم مسرفون ○

۱ بخاری ۱۲ ۲ عون باثبت بالسنة عن ابی داؤد ۱۲ ۳ ابوداؤد وترمذی وکذ قول ابن مسعود راوی سلیمان بن حرب ۱۲ ۴ متفق علیہ ۱۲ ۵ ابوداؤد ۲

الخطبۃ الحادیۃ[1] والاربعون فی بعض ما اعتید فی الربیعین

الحمد للہ وکفی، الذی بکمالاتہ ظہر وبذاتہ اختفی، ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، ونشہد ان سیدنا و مولانا محمدا عبدہ ورسولہ المصطفی، صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ الذین وردہم قد صفا، اما بعد فقد کان شہر ربیع الاول الذی اعتاد فیہ بعض الناس ذکر المولد النبوی فی المحفل، فنقول لتحقیق المسألۃ انہ ثبت بحدیث الشیخین[2] فی الصلوۃ قبل المغرب رکعتین وغیرہ من البراہین، ومنہا اتفاق المحققین، ان اعتقاد غیر القربۃ قربۃ او غیر اللازم لازما تغییر للدین، وان ایہام ہذا الاعتقاد یشابہ ہذا التغییر، ویلحق بہ فی الحکم لحوق النظیر بالنظیر، فہذا الذکر الشریف ان کان خالیا من التخصیصات والقیود، فلا کلام فی دخولہ تحت الحدود، وان کان مقارنا لہا مع اباحتہا فان اعتقد کونہا لازما او مقصودا

[1] ربیع الاول سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲

[2] وہو قولہ علیہ الصلوۃ والسلام صلوا قبل المغرب رکعتین صلوا قبل المغرب رکعتین قال فی الثالثۃ لمن شاء کراہۃ ان یتخذہا الناس سنۃ ۱۲ منہ

كَانَ مِنَ الْمُحْدَثَاتِ + وَاِنْ لَّمْ يَعْتَقِدْ كَوْنَهَا قُرْبَةً لٰكِنْ اَوْهَمَهُ كَانَ

مُشَابِهًا بِالْبِدْعَاتِ + وَيُمْنَعُ عَنْهَا مَنْعَ الْمُنْكَرَاتِ + بِتَفَاوُتٍ فِي الْمَنْعِ

بِتَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ + فَمَنْ ظَنَّ بِالْفَاعِلِ هٰذَا الْاِعْتِقَادَ + اَوْ اِيْهَامَ

الْفَسَادِ + اَدْخَلَ اعْتِيَادَهُ فِيْ مَحْظُوْرِ الْاِلْتِزَامِ + وَمَنْ ظَنَّ بِهٖ خُلُوَّهُ

عَنْهُمَا اَدْخَلَ اعْتِيَادَهُ فِيْ سَائِغِ الدَّوَامِ + وَالَّذِيْ يُشَاهِدُ حَالَ الْعَوَامِّ +

مِنْ تَشْنِيْعِهِمْ عَلَى التَّارِكِيْنَ وَالْمَلَامِ + اَشَدَّ مِنْهُ عَلٰى تَارِكِ الْاَحْكَامِ + يُرَجِّحُ

تَتَبُّعَ الْمَانِعِ بِلَا كَلَامٍ + وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ مِنَ الْخَلَفِ كَالْاِخْتِلَافِ

مِنَ السَّلَفِ فِي الْعَمَلِ بِاَحَادِيْثِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ +

وَنُزُوْلِ الْحَاجِّ بِالْمُحَصَّبِ لِلْمَقَامِ + وَمَا ضَاهَاهُمَا مِنَ الْاَحْكَامِ +

وَاَمَّا اِذَا قَارَنَ هٰذَا الْاِحْتِفَالُ مُنْكَرَاتٍ بَيِّنَةً + فَالْفَتْوٰى بِالْمَنْعِ

مُتَعَيِّنَةٌ + وَهٰذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيْ رَسْمٍ اٰخَرَ + يُسَمّٰى بِالْحَادِيْ عَشَرَ +

الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ رَبِيْعِ الثَّانِيْ + وَهُوَ عُرْسُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ

الْجِيْلَانِيِّ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○

ع وہو قولہ علیہ السلام لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم (مسلم) وقولہ علیہ السلام لا یصوم احدکم یوم الجمعۃ الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ (متفق علیہ) وذکر النووی اختلاف الائمۃ فیہ ۱۲

س قال ابن عمر کان یری التحصیب سنۃ وابن عباس کان یقول لیس التحصیب بشیء انما ہو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ (عین مسلم)

الخطبة الثانية والاربعون (۴۲) في ما يتعلق برجب

الحمد لله الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى ثم منه الى السموت العلى واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد الورى صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين كشفوا الدجى وسلم تسليما كثيرا كثيرا اما بعد فقد جاء شهر رجب الاصم له احكام بعضها من بعض اهم فمنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان ومنها الصوم في بعض ايامه تخصيصا وفيه روايات الاول ما روي مرفوعا ولم يصح منها شيء وغايته الضعف وجلها موضوع والثاني ما عن خرشة قال رأيت عمر بن الخطاب يضرب اكف الرجال في صوم رجب حتى

ع مناسبة هذه الخطبة على القول المشهور في تاريخ الاسراء في رد المحتار قيل في رجب وجزم به النووي في الروضة تبعا للرافعي وجزم الحافظ عبد الغني المقدسي في سيرته بانه ليلة السابع والعشرين من رجب ۱۲

ع رجب سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲

يَضَعُوهَا فِي الطَّعَامِ + وَالثَّالِثُ مَا هُوَ مَوْقُوفٌ عَلَى
أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ صَامَ يَوْمَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبَ
كَتَبَ اللهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّيْنَ شَهْرًا وَهٰذَا أَمْثَلُ مَا وَرَدَ
فِي هٰذَا الْمَعْنٰى + ذُكِرَ هٰذَا كُلُّهُ فِي مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ +
وَمُقْتَضَى الثَّالِثِ الصَّوْمُ لٰكِنْ لَا بِاعْتِقَادِ السُّنَّةِ وَ
ثُبُوْتِهٖ عَنِ الشَّارِعِ بَلْ مِنْ حَيْثُ الْاِحْتِيَاطِ + وَمُقْتَضَى
الْبَاقِيَتَيْنِ عَدَمُ الصَّوْمِ تَخْصِيْصًا صَوْنًا لِلْاَحْكَامِ
عَنِ الْاِخْتِلَاطِ + وَمِنْهَا مَا اخْتَرَعَهُ الْعَوَامُّ أَوِ الْخَوَاصُّ
كَالْعَوَامِّ مِنِ اتِّخَاذِهِمْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مَوْسِمًا +
وَّيَذْكُرُوْنَ فِيْهَا قِصَّةَ الْمِعْرَاجِ الشَّرِيْفِ + وَالْحُكْمُ فِيْهِ
هُوَ الْحُكْمُ الَّذِيْ سَبَقَ فِي خُطْبَةِ الْمَوْلِدِ الْمُنِيْفِ +
أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ + لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ٥

عه كذا نقل الشامي عن السيوطي ١٢ عنه فسر الآية بركوبه عليه السلام سماء بعد سماء يعني المعراج ابن عباس وابن مسعود كذا في الدر المنثور ١٢

الخطبة الثالثة والاربعون (۴۳) فی اعمال شعبان [1]

الحمد لله الذی قدّر الارزاق والاجال + وامر بذکره وطاعته
بالغدو والاصال + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له +
واشهد ان محمدا عبده ورسوله سید اهل الفضل والکمال +
صلی الله علیه وعلی اله واصحابه خیر اصحاب وال + وسلم تسلیما
کثیرا + اما بعد فقد جاء شهر شعبان + الذی هو مقدمة
رمضان + له برکات وفضائل + ویتعلق به بعض المسائل +
فاسمعوها + وعوها + قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احصوا
هلال شعبان لرمضان + وکان[2] علیه الصلوة والسلام یتحفظ
من شعبان ما لا یتحفظ من غیره + وقال[3] علیه الصلوة والسلام لا یتقدمن
احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم
یوما فلیصم ذلک الیوم + وقال[4] علیه الصلوة والسلام فی هذه اللیلة
یعنی لیلة النصف من شعبان ان یکتب کل مولود بنی ادم فی

[1] شعبان سے پہلے جو جمعہ آوے اس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲

۲؎ متفق علیہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲ ۳؎ ترمذی ۱۲

۴؎ بیہقی ۱۲

هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُهُمْ الحديث وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَقَالَ صَاحِبُ مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ وَمِنَ الْبِدَعِ الشَّنِيْعَةِ مَا تَعَارَفَ النَّاسُ فِيْ اَكْثَرِ بِلَادِ الْهِنْدِ مِنْ اِيْقَادِ السُّرُجِ وَوَضْعِهَا عَلَى الْبُيُوْتِ وَالْجُدْرَانِ وَتَفَاخُرُهُمْ بِذٰلِكَ وَاجْتِمَاعُهُمْ لِلَّهْوِ وَاللَّعِبِ بِالنَّارِ وَاِحْرَاقِ الْكِبْرِيْتِ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ وَهُوَ الظَّنُّ الْغَالِبُ اِتِّخَاذًا مِّنْ رُّسُوْمِ الْهُنُوْدِ فِيْ اِيْقَادِ السُّرُجِ لِلدِّوَالِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝

ابن ماجہ ۱۲

ہ فسر الآیۃ بلیلۃ النصف من شعبان عکرمہ کذا فی الدر المنثور عن ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم ۱۲

الخطبة الرابعة والاربعون في فضائل رمضان

الحمد لله الذي اعظم على عباده المنة + بما دفع عنهم كيد الشيطان وفنه + ورد امله وخيب ظنه + اذ جعل الصوم حصنا لاوليائه وجنة + وفتح لهم به ابواب الجنة + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له + واشهد ان محمدا عبده ورسوله قائد الخلق وممهد السنة + صلى الله عليه وعلى آله واصحابه ذوي الابصار الثاقبة والعقول المرجحنة + وسلم تسليما كثيرا + اما بعد فقد جاء رمضان الذي انزل فيه القرآن + هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان ○ فاستقبلوه بالشوق والهيمان + واصغوا الى ما روى فيه سلمان + قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر يوم من شعبان + قال يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله صيامه فريضة

ے رمضان سے پہلے جو جمعہ آوے اُس میں یہ خطبہ پڑھا جاوے ۱۲

ے وزنیۃ رزینۃ ۱۲

وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا + مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ
أَدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ + وَمَنْ أَدّٰى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى
سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ + وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ
وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ + مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا
كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ + وَكَانَ لَهُ مِثْلُ
أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ + قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ
كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ + فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ + يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ
أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ + وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً
لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ + وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ
وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ + وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ
وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ + أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

سنة هي غير فرض ولو سنة موكدة كما سيأتي في خطبة التراويح من قوله عليه السلام سننت لكم قيامه ۱۲

الخطبۃ الخامسۃ والاربعون (۴۵) فی الصیام

عہ رمضان کے اول جمعہ میں پڑھا جاوے ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی سَبِیْلِ الْھِدَایَۃِ وَالْعِرْفَانِ ٭ وَجَعَلَنَا مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْقَانِ ٭ نَحْمَدُہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی اَنْ اَظَلَّنَا شَھْرٌ عَظِیْمٌ یُّسَمّٰی رَمَضَانَ ٭ تَرْمَضُ فِیْہِ الذُّنُوْبُ ٭ وَتُکْشَفُ فِیْہِ الْکُرُوْبُ ٭ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ شَھَادَۃً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ ٭ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ عَرَّفَنَا مَا یُدْخِلُنَا الْجِنَانَ ٭ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَکْمَلِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ ٭ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ٭ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ دَخَلَ شَھْرُ رَمَضَانَ عہ تُجَدَّدُ بَرَکَاتُہٗ بِالطَّاعَاتِ وَالتَّنَزُّہِ عَنِ الْعِصْیَانِ ٭ کَمَا حَضَّنَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَالَا یَتَنَاھٰی مِنَ الزَّمَانِ ٭ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ ٭ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَّفُتِّحَتْ

عہ الترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ [illegible] ۱۲

اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ + وَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ + وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ + وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ + وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ + قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ + لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ + وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ + وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ + فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ + فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۝

متفق علیہ ۱۲

۵ رمضان کے دوسرے جمعہ پڑھا جاوے

الخطبة السادسة والاربعون في التراويح المركبة من الصلوة والقرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَلّٰی نَهَارَ رَمَضَانَ بِالصِّيَامِ، وَحَلّٰی لَيَالِيَهٗ بِالْقِيَامِ، وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَلَّذِیْ بَشَّرَهُمْ اَنَّ هٰذَا الشَّهْرَ اَوَّلُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ رَحْمَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ الْعَذَابِ الْغَرَامِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ سَادُوْهُمْ بِالْفَضْلِ التَّامِّ، وَقَادُوْهُمْ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ مِنْ وَظَآئِفِ شَهْرِ رَمَضَانَ قِيَامَ لَيَالِيْهِ بِالصَّلٰوةِ وَالْقُرْاٰنِ، وَالتَّخْفِيْفُ فِيْهَا وَالتَّبْعِيْضُ فِيْهِ مُسَوَّغَانِ بِغَيْرِ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِمَا خَلَلٌ وَّنُقْصَانٌ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1] اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهٗ، فَمَنْ صَامَهٗ وَقَامَهٗ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهٗ، وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ[2] مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

[1] علوی ترغیب عن النسائی ۱۲

[2] متفق علیہ ۱۲

اِيمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔ وَمَنْ قَامَ
رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ[1] ۔ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ
يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ
فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ ۔ وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ
فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ ۔ وَقَالَ[2] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَا مِنْ مُّصَلٍّ اِلَّا
وَمَلَكٌ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَلَكٌ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاِنْ اَتَمَّهَا عَرَجَا بِهَا وَاِنْ
لَّمْ يُتِمَّهَا ضَرَبَا بِهَا عَلٰى وَجْهِهٖ ۔ وَسُئِلَ[3] عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا قَالَ بَيِّنْهُ تَبْيِيْنًا وَّلَا تَنْثُرْهُ
نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذَّهٗ هَذَّ الشِّعْرِ ۔ وَلَا يَكُنْ هَمُّ اَحَدِكُمْ
اٰخِرَ السُّوْرَةِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ يٰاَيُّهَا
الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؀

ع ۱ بیہقی ۱۲ ع۲ علی ترغیب عن الاصبہانی ۱۲ ع۳ علی الدر المنثور عن العسکری فی المواعظ علی ۱۲

ع ودخل فی عموم القیام والقرآن قیام لیالی رمضان والقراءة فی ہذا القیام ۱۲

الخطبۃ السابعۃ والاربعون فی لیلۃ القدر والاعتکاف

عہ رمضان کے تیسرے جمعہ میں پڑھا جاوے ۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لَنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَاَفْضَلُ اَفْرَادِ الزَّمَانِ وَشَرَعَ لَنَا الْاِعْتِكَافَ فِیْ بُیُوْتِ الرَّحْمٰنِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَیِّدُ اَهْلِ الْبَوَادِیْ وَالْعُمْرَانِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ سَادَاتِ اَهْلِ الْاِیْمَانِ وَالْعِرْفَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ جَآءَ الْعَشْرُ الْاَخِیْرُ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ زَمَانُ الْاِعْتِكَافِ وَزَمَانُ تَحَرِّیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ لِنَیْلِ الْاَجْرِ وَالرِّضْوَانِ وَقَدْ نَطَقَ بِفَضْلِهِمَا الْحَدِیْثُ وَالْقُرْاٰنُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ

عہ متفق علیہ ۱۲

عہ اصلہ للنسائی ۱۲

والسلام فيه ليلة خير من الف شهر من حرم خيرها
فقد حرم وقال عليه الصلوة والسلام اذا كان ليلة
القدر نزل جبرئيل في كبكبة من الملئكة يصلون
على كل عبد قائم او قاعد يذكر الله عز وجل وقال
عليه الصلوة والسلام في المعتكف هو يعتكف الذنوب
ويجرى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها وقال
عليه الصلوة والسلام تحروا ليلة القدر في العشر
الاواخر من رمضان وقال سعيد بن المسيب
من شهد ليلة القدر في جماعة فقد اخذ بحظه منها
وكانه تفسير للمرفوع من حرم خيرها فقد حرم
فالذى شهد في جماعة لم يحرم خيرها اعوذ
بالله من الشيطان الرجيم والفجر وليال عشر
والشفع والوتر والليل اذا يسر

سے بیہقی
سے ابن ماجہ
سے بخاری
سے عن جمع الفوائد عن مالک
عہ فسر ابن عباس بعشر الاواخر من رمضان کذا فی الدر المنثور

الخطبة الثامنة والاربعون في احكام عيد الفطر

الحمد لله الذي وفقنا لتكميل عدة رمضان + ونكبره على ما هدانا الى الجلال الاسلام والايمان + ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الامين + صلى الله عليه وعلى اله اجمعين + وسلم تسليما كثيرا كثيرا + اما بعد فقد ان انقضاء شهر الصبر + واظلال يوم الفطر + لهما طاعات واعمال + لا تحتمل الغفلة عنها والاهمال + منها التلافي لما فرط منا في هذه الايام + لئلا ترغم انوفنا كما قال عليه الصلوة والسلام + ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له + ومنها احياء ليلة العيد فقد قال عليه الصلوة والسلام من قام ليلتي العيدين محتسبا لم يمت قلبه يوم تموت القلوب +

عه یہ خطبہ رمضان کے چوتھے جمعہ میں پڑھا جائے جبکہ یقینی طور پر یہ اخیر جمعہ ہو اور اگر پانچواں جمعہ یقینی آنیوالا ہو تو یہ خطبہ پانچویں جمعہ میں پڑھے اور اس چوتھے جمعہ میں تیسرے جمعہ والا خطبہ مکرر پڑھے اور اگر پانچویں جمعہ کے آنیکا صرف شبہ ہو تو یہ چوتھے جمعہ کا خطبہ چوتھے پانچویں دونوں جمعہ میں مکرر پڑھدے ۱۲

ﻋﻠ عن عمرو بن شعيب عن [illegible] اوسط الطبراني والكبير ١٢ ترغيب ١٢

وَمِنْهَا صَدَقَةُ الْفِطْرِ، فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنِ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَلْحَدِيْثَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ، وَمِنْهَا الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ، فَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

۱ـ ابو داؤد ۱۲۱

۲ـ متفق علیہ

۳ـ متفق علیہ ۱۲

الخطبۃ التاسعۃ والاربعون (۴۹) فی الحج والزیارۃ

۱؎ شوال کے پہلے جمعہ میں پڑھا جاوے ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْبَیْتَ الْعَتِیْقَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا + وَاَکْرَمَہٗ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی نَفْسِہٖ تَشْرِیْفًا وَّتَحْصِیْنًا وَّمَنًّا + وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ + وَسَیِّدُ الْاُمَّۃِ + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ قَادَۃِ الْحَقِّ + وَسَادَۃِ الْخَلْقِ + وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ جَآءَ اَشْہُرُ الْحَجِّ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہَا + اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۲؎ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ اَلْحَجُّ اَشْہُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ شَوَّالٌ وَّذُو الْقَعْدَۃِ وَذُو الْحِجَّۃِ + وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْحَجِّ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَّمْ یَمْنَعْہُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَۃٌ ظَاہِرَۃٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَآئِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَآءَ یَہُوْدِیًّا وَّاِنْ شَآءَ نَصْرَانِیًّا + وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ

۲؎ متفق علیہ ۱۲ ۳؎ دارمی ۱۲ ۴؎ عینی الدر المنثور عن اوسط الطبرانی و الخطیب و ابن مردویہ و نقل عن کثیر من السلف ۱۲

حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ[1]۔ وَاعْتَمَرَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ اَلْحَدِيْثُ۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ[1]۔ وَمِنْ مُتَمِّمَاتِ الْحَجِّ زِيَارَةُ سَيِّدِ الْقُبُوْرِ۔ لِسَيِّدِ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔ وَوَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا السُّنَنُ۔ اِسْنَادُ بَعْضِهَا حَسَنٌ۔ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ[2] وَاَنَا اُنَبِّئُكُمْ۔ بِاَمْرٍ يُهِمُّكُمْ۔ وَهُوَ اَنَّ ذَا الْقَعْدَةِ الَّذِيْ يَلِيْ شَوَّالَ لَمَّا كَانَ مِنْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَوَقْتًا لِوُقُوْعِ عُمَرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ فَاَيُّ شَكٍّ فِيْ يُمْنِهٖ وَاَيُّ كَلَامٍ۔ فَمَا اَشَدَّ شَنَاعَةَ مَنْ يَعْتَقِدُ فِيْهَا شُؤْمًا كَبَعْضِ مَنْ لَّا خِبْرَةَ لَهٗ بِالْاَحْكَامِ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝

[1] متفق علیہ ۱۲ [1] ترمذی و نسائی ۱۲

[2] عینی از آثار السنن عن ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدارقطنی وآخرین واسنادہ حسن ۱۲

الخطبۃ الخمسون (۵۰) فی اعمال ذی الحجۃ

عشرہ ذی الحجہ سے پہلے جمعہ میں پڑھا جاوے ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَوْلَا لُطْفُہٗ مَا اھْتَدَیْنَا + وَلَوْلَا فَضْلُہٗ مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا + وَلَا صُمْنَا وَلَا ضَحَّیْنَا + وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ + وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ بِہِ السَّکِیْنَۃُ عَلَیْنَا + عَلٰی اَنْفُسِنَا وَاَھْلِیْنَا فَدَیْنَا + وَلَوْلَاہُ مَا عَرَفْنَا الْحَقَّ وَلَا دَرَیْنَا + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ شَھِدُوْا بَدْرًا وَحُنَیْنًا + اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ حَانَ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَامُ + شُرِعَتْ لَنَا فِیْھَا اَحْکَامٌ + وَاَعْظَمُھَا التَّضْحِیَۃُ مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ + وَسَتُذْکَرُ فِیْ خُطْبَۃِ عَاشِرِ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ + وَمِنْھَا صِیَامُ الْعَشْرِ بِمَعْنَی التِّسْعِ وَالْقِیَامُ + وَکُلُّ عَمَلٍ مِّنْ شَرَآئِعِ الْاِسْلَامِ + فَقَالَ فِیْھَا سَیِّدُ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ + مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ + یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا بِصِیَامِ

۱؎ ترمذی وابن ماجہ ۱۲

سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ + لَا سِيَّمَا صَوْمُ عَرَفَةَ

الَّتِي قَالَ فِيهَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ

عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ[١] + وَمِنْهَا

التَّكْبِيرُ دُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوبَاتِ + وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ

الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ + يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ[٣] وَكَانَ عَلِيٌّ

يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَيَّامِ

التَّشْرِيقِ + وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ + وَمِنْهَا اِحْيَاءُ لَيْلَةِ الْعِيدِ + وَمِنْهَا

الصَّلٰوةُ وَالْخُطْبَةُ + وَقَدْ سَبَقَا فِي خُطْبَةِ اٰخِرِ رَمَضَانَ

وَنُكَرِّرُ اَوَائِلَهُمَا تَسْهِيلًا عَلَى الْاِخْوَانِ + وَهِيَ مَنْ اَحْيٰى

لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ الْحَدِيثَ + وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى الْحَدِيثَ + اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ + وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ

---

[١] مسلم ج ۱ ص ۳۶۷ و[٢] ج ۱ ص ۳۲۷ علی ان آثار السنن عن ابی بکر بن ابی شیبة ص ۵۰ تصحیح السند یمن ۱۲

[٥] فی الدر المنثور باسانید عدیدة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العشر عشر الاضحی والوتر یوم عرفة والشفع یوم النحر ۱۲

خطبۃ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ + اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ + ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ + ذِی الْکَرَمِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَالْاِمْتِنَانِ + وَنَشْھَدُ اَنْ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ

لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ + وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا

الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اَرْسَلَ حِیْنَ شَاعَ الْکُفْرُ فِی الْبُلْدَانِ + صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ + اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ یَوْمَکُمْ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر

ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ فِیْہِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ + وَرَجَاءُ

وللہ الحمد

نَیْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ + وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَّھٰذَا

اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

عِیْدُنَا + وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِھِمْ

ع تنبیہ خطبہ ماثورہ مؤلفہ احقر میں خطبہ عیدین کے بعد دعا کر نیکو لکھا ہے چونکہ اسکی کوئی دلیل شافی نہیں اسلئے اس سے رجوع کر لیا تھا اور گو اس دعا کا کوئی وقت معین صراحتاً منقول نہیں لیکن اطلاقات سے اقرب یہ دعا بعد صلوٰۃ العیدین ہے واللہ اعلم اشرف علی

ع جہاں جہاں بین السطور اللہ اکبر اللہ اکبر الخ لکھا ہے سب کو ان کے موقع پر پڑھے اگرچہ متن میں کتابت کی بعض محاسن کے سبب نہیں لکھا ۱۲ منہ

یُبَاهِیْ بِهِمْ مَلٰٓئِکَتَهٗ فَقَالَ یَا مَلٰٓئِکَتِیْ مَا جَزَآءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَهٗ + قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُهٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرَهٗ + قَالَ مَلٰٓئِکَتِیْ عِبَادِیْ وَ اِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَآءِ + وَ عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّهُمْ + فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّئَاتِکُمْ حَسَنَاتٍ + قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ + وَهٰذَا الَّذِیْ ذُکِرَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ کَانَ فَضْلَهٗ + وَاَمَّا

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

اَحْکَامُهٗ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ قَدْ کَتَبْنَاهَا فِی الْخُطْبَةِ الَّتِیْ قَبْلَهٗ + نَعَمْ بَقِیَتِ الْمَسْئَلَتَانِ + فَنَذْکُرُهُمَا الْاٰنَ + اَلْاُوْلٰی قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّهْرِ[۲] + اَلثَّانِیَةُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ بَیْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ یُکْثِرُ التَّکْبِیْرَ فِیْ خُطْبَةِ الْعِیْدَیْنِ + اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

الرَّجِیْمِ + قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ۙ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ؕ

---

[۵] اخرج عبد بن حمید وابن سعید الخدری رضی قد افلح من تزکی قال اعطی صدقۃ الفطر قبل ان یخرج الی العید وذکر اسم ربہ فصلی قال خرج الی العید فصلے کذا فی الدر المنثور قلت لو فسر علے ہذا ذکر اسم ربہ بالتکبیر فی الطریق لم یبعد ۱۲ منہ

[۲] مسلم ۱۲ علی [۳] ابن ماجہ ۱۲

خطبة عيد الاضحیٰ[1]

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِكُلِّ اُمَّةٍ مَّنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ ؕ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ؕ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ ؕ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) الَّذِيْنَ قَامُوْا بِاِقَامَةِ الْاَحْكَامِ ؕ وَبَذَلُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَا لَهُمْ مِّنْ كِرَامٍ ؕ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ؕ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ)

اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ شُرِعَ لَكُمْ فِيْهِ مَعَ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) اَعْمَالٍ اُخَرَ قَدْ سَبَقَتْ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ هٰذَا الْعَشْرِ ذَبْحُ الْاُضْحِيَّةِ ؕ بِالْاِخْلَاصِ وَصِدْقِ النِّيَّةِ ؕ وَبَيَّنَ نَبِيُّهٗ وَصَفِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَهَا وَفَضَائِلَهَا ؕ وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِهٖ مِنْ سُنَنِهٖ فِيْ كُتُبِ

---

[1] دعا کے متعلق حاشیہ صفحہ ۱۰۳ ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

[2] اس میں بھی وہی حاشیہ ہے جو خطبہ عید الفطر میں ہے ۱۲

الفقه مسائلها + فقد قال عليه الصلوة والسلام ما عمل ابن

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

ادم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي

يوم القيمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله

بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا + وقال اصحاب رسول

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله

الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما هذه الاضاحي قال سنة

والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

ابيكم ابراهيم عليه السلام + قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال

بكل شعرة حسنة + قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل شعرة

من الصوف حسنة + وقال عليه الصلوة والسلام من وجد

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد

سعة لان يضحي فلم يضح فلا يحضر مصلانا + وقال ابن عمر الاضحى

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله

يومان بعد يوم الاضحى + وعن علي مثله + وهذا بعض من

اكبر الله اكبر ولله الحمد

الفضائل + وتعلموا من العلماء المسائل + اعوذ بالله من الشيطان

الرجيم + لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله التقوى

منكم كذلك سخرها لكم لتكبروا الله على ما هداكم وبشر المحسنين ○

۱؎ ترمذی وابن ماجہ ۱۲ ۲؎ احمد وابن ماجہ ۱۲ ۳؎ عینی ترغیب عن ابی ھریرۃ مرفوعا وعلم التصحیح وھو موقوف ۴؎ وطبرانی وھو ذلك الصور ... ۵؎ ... ۱۲

خطبۃ الاستسقاء

الحمد لله الذي قال في كتابه وهو الذي ارسل الرياح بشرا بين يدي رحمته وانزلنا من السماء ماء طهورا ۝ لنحيي به بلدة ميتا ونسقيه مما خلقنا انعاما واناسي كثيرا ۝ ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي كان يستسقى الغمام بوجهه صلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين هم صلوا من الدين الى كنهه وسلم تسليما كثيرا ۔ اما بعد فيا ايها المسلمون انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم ۔ وقد امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ۔ الحمد لله رب العلمين ۝ الرحمن الرحيم ۝ ملك يوم الدين ۝ لا اله الا الله يفعل ما يريد ۔ اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء ۔ انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ۔ اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير اجل ۔

عہ پہلے دو رکعت نماز جماعت سے پڑھے اور قرأت جہر سے پڑھے پھر دو خطبے پڑھے اور دونوں کے درمیان جلسہ بھی کرے پھر قبلہ کی طرف منہ کرکے دعا مانگیں اور امام قلب رداء کرے مقتدی قلب رداء نہ کریں اور وہاں کفار نہ جانے پاویں ۱۲

عہ روایۃ ابوداود عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ +

اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيعًا غَدَقًا مُجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَائِمًا +

اللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ + اللّٰهُمَّ إِنَّ بِالْعِبَادِ

وَالْبِلَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّأْوَاءِ وَالْجَهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوهُ

إِلَّا إِلَيْكَ + اللّٰهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَأَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ + وَاسْقِنَا مِنْ

بَرَكَاتِ الْأَرْضِ + اللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوعَ وَالْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا

مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ + اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ

غَفَّارًا + فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا + وَحَوَّلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

رِدَاءَهُ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ

وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَظَهْرَ الرِّدَاءِ لِبَطْنِهِ وَبَطْنَهُ لِظَهْرِهِ + وَ

أَخَذَ فِي الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالنَّاسُ كَذٰلِكَ + أَعُوذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ + وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ

بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ○

لے ابو داؤد عن دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ؎ عین زاد المعاد عن الشافعی ۱۲ ؎ عین زاد المعاد عن الشافعی فیما ورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

الخطبة الاخيرة لجميع خطب الرسالة

الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا
هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ

ك عن ابى داؤد ١٢

ك احمد وترمذى ١٢ ك متفق عليه ١٢ ك عن الترغيب عن صحيح ابن حبان ١٢

وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ + وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ + وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ + وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا + اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ + فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ + وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ + وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ + مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ + اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

تَمَّ كِتَابُ خُطُبَاتِ الْاَحْكَامِ لِجُمُعَاتِ الْعَامِ

۱۔ روی عن معمر عن قتادة مرسلا ۱۲ منه ۲۔ ترمذی ۱۲ منه ۳۔ عینی مجمع الفوائد عن الکبیر ۱۲ منه ۴۔ ترمذی ۱۲ منه ۵۔ ترمذی ۱۲ منه ۶۔ متفق علیه ۱۲ منه ۷۔ عینی ترغیب عن ابن ماجه ۱۲ منه ۸۔ ترمذی ۱۲ منه ۹۔ عینی تاریخ ۱۲

ضروری احکام عیدین

بمصلحت حاضرین اگر چاہے خطبہ کیساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے مسائل خطبہ سے فارغ ہوکر منبر سے نیچے اتر کر بیان کر دے اور یہ ہیئت سنت سے زیادہ موافق ہے۔[1]

احکام صدقہ فطر

ہر مرد و عورت مسلمان جسکے پاس بقدر نصاب چاندی یا سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور اگرچہ وہ نصاب اسی دن صبح صادق سے ذرا پہلے اسکی ملک میں آیا ہو اور اگرچہ روزے کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔ اگر گیہوں دیوے تو نصف صاع واجب ہے جو انگریزی تول سے پونے دو سیر ہوتا ہے۔ اور اگر جو دیوے تو اس کا دو چند دیوے اور دو چند کا مطلب یہ ہے کہ جس برتن میں پونے دو سیر گیہوں آجاویں اس برتن کو دو دفعہ بھر کر دے اور اگر علاوہ اسکے کچھ اور غلہ دیوے جیسے چنا جوار وغیرہ تو اتنا دیوے کہ اسکی قیمت مذکورہ گیہوں یا جو کے برابر ہو۔ نابالغ اولاد کیطرف سے بھی اور مجنون اولاد کیطرف سے بھی اگرچہ وہ بالغ ہو فطرہ دینا باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد مالک نصاب نہ ہو ورنہ خود اسکے مال سے ادا کرے۔ جو لڑکا عید کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اور جو شخص قبل صبح مر گیا اسکا فطرہ نہیں۔ اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بعد میں یا پہلے دیدے مگر احتیاط یہ ہے کہ رمضان سے پہلے نہ دے۔ ایک آدمی کا فطرہ ایک فقیر کو یا تھوڑا تھوڑا کئی کو یا کئی آدمیوں کا ایک کو دے یہ سب جائز ہے۔ اور جسکو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اس کو فطرہ بھی دے سکتے ہیں۔

تنبیہ۔ یہ چند ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں باقی مسائل بوقت ضرورت معتبر کتابوں میں دیکھ لیں یا علماء سے دریافت کر لیں۔

---

[1] تقریر المرام انہ روی مسلم عن جابر فی قصۃ یوم الفطر ثم خطب النبی صلے اللہ علیہ وسلم الناس فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرهن الحدیث وروی البخاری عن ابن عباس بعد وعظ النساء ثم انطلق هو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل ثم انطلق الی بیتہ نص کون هذا التذکیر بعد الخطبۃ وان لم یکن علی المنبر ولما کان هذا الکلام غیر الخطبۃ لخلوه عن الخطاب العام الذی هو من خواص الخطبۃ ثبت بہ ان غیر الخطبۃ لا ینبغی ان یکون فی اثناء الخطبۃ ولا علی هیئۃ الخطبۃ ولا شک ان التذکیر بالهندیۃ لیس من الخطبۃ المسنونۃ فی شیٔ لان من خواصها المقصودۃ کونها بالعربیۃ لعدم نقل خلافها عن صاحب الوحی او السلف فلما لم یکن هذا التذکیر بالهندی خطبۃ مسنونۃ کان اوفق بالسنۃ کونہا بعد الفراغ عن الخطبۃ وتحت المنبر وهو المرام ۱۲

احکام قربانی

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جسکے پاس بقدر نصاب چاندی یا سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب روزمرہ کی ضروری حاجت سے زائد ہو اُس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے اونٹ، بکرا، دنبہ بھیڑ، گائے بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہیں۔ گائے بھینس دو برس سے کم بکری ایک برس سے کم کی نہ ہو۔ اور دنبہ چھ مہینے کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور بھیڑ میں اختلاف ہے کہ بکری کے حکم میں ہے یا دنبے کے۔ اور ہمارے نزدیک بکری کے حکم میں ہے اسلئے بھیڑ بھی سال بھر سے کم کی نہ کرے۔ اونٹ گائے بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ جانور قربانی کا بے عیب ہو۔ لنگڑا۔ اندھا۔ کانا۔ اور بہت لاغر اور کوئی عضو تہائی سے زائد کٹا نہ ہو خصی یعنی بدھیا کی اور جسکے سینگ نکلے ہی نہوں قربانی درست ہے۔ اور پوپلی جسکے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی جسکے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔ دسویں تاریخ نماز عید کے بعد سے بارھویں کے غروب سے پہلے پہلے وقت ہے اور دیہات کے باشندوں کو جائز ہے کہ قبل نماز عید بعد صبح صادق ذبح کرلیں بعد اسکے نماز کیلئے جائیں۔ اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت تقسیم کرنا جائز نہیں تول کر پورا پورا بانٹیں کسی طرف ذرا بھی کمی بیشی نہو۔ ہاں جس حصہ میں کلے پائے بھی ہوں اُس میں کمی چاہے جتنی ہو جائز ہے۔ بہتر ہے کہ کم سے کم تہائی گوشت خیرات کردے قربانی کی کوئی چیز قصاب کو اُجرت میں دینا جائز نہیں اسکی رسی جھول سب تصدق کردینا افضل ہے۔ کھال کا بیچنا اپنے خرچ میں لانیکے لئے درست نہیں ہاں اگر قیمت خیرات کرنے کیلئے بیچے تو خیر۔ قربانی کے ذبح کے وقت دعا پڑھنا ایسی ضروری نہیں کہ بدون اسکے قربانی ہی نہو جسکو یاد نہو بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح کرلے۔ اور باقی مسائل بہشتی زیور اصلاح الرسوم وغیرہ میں دیکھ لیں، اس جگہ اختصار کی وجہ سے نہیں لکھے گئے۔

ؔ اور مستحب ہے کہ ذبح سے پہلے یہ آیتیں پڑھے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۝ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین ۝ لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین ۝ اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے پھر بعد ذبح کے یہ کہے۔ اللھم منک ولک اللھم تقبل منی۔ اس جگہ جس کیطرف سے قربانی کی جائے اس کا نام لے (یعنی کنز العمال الاضاحی من کتاب الحج عن علیؓ بروایۃ ابن ابی الدنیا ۲ ۸ ۷ ۳ و ۸ ۷ ۳ ۰ ۱۴ منہ

ضمیمہ از ناظم اشاعت در خطبہ نکاح و دعائے عقیقہ

اکثر حضرات وقت پر ان دونوں چیزوں کو تلاش کیا کرتے ہیں سہولت کے لئے ان کو بھی جامع خطب سے درج کرادیا گیا۔

خطبہ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

ف احمد و ترمذی وابوداود و نسائی وابن ماجہ و دارمی وفسر الآیات الثلث سفیان الثوری قلت وسرد الآیۃ الثانیۃ ھکذا یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون وکتبتھا علی ما ورد بہ القرآن ولعل سردہ اقتباس لا نقل ۱۲ منہ

دعائے عقیقہ

عـ۱ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ فُلَانٍ (اس جگہ بچہ کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ (اور اگر لڑکی ہے تو) بِدَمِھَا اور بِلَحْمِھَا اور بِعَظْمِھَا اور بِجِلْدِھَا بِشَعْرِھَا (کہے) اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ پھر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے

عـ۱ اخذ اولہ واٰخرہ من حدیث البزار والموصلی عن عائشۃ مرفوعًا کما فی جمع الفوائد ولفظہ اذبحوا علی اسمہ وقولوا بسم اللہ اللہ اکبر منک ولک ھذہ عقیقۃ فلان اما تفصیل الاجزاء فمبین الاجمال ومتحد معہ لا مبائن یحتاج الی دلیل مستقل کالمدرج یجعل کالجزء من الحدیث سردا وسندا واوسطہ یعنی الاٰیتین فیما اری من القیاس علی الاضحیۃ التی وردتا فیھا کما فی المشکوٰۃ عن احمد وابی داؤد وابن ماجہ والدارمی ۱۲ منہ

کتاب خطب مع متعلقات تمام شد

اِفَادَۃُ العَوَام

بترجمۃ نصوص

خطبات الاحکام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَعدَ الحَمدِ وَالصَّلوٰۃ احقر عبد الکریم گمتھلوی عفی عنہ عرض رسا ہے کہ ایسے خطبات بہت جمع کیے گئے ہیں جن میں سال بھر کے جمعوں کے واسطے الگ الگ خطبہ ہے لیکن خطبات الاحکام لجمعات العام۔ جو سیدی و مرشدی حکیم الامۃ سراج الملۃ حضرت مولنا اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم کی تازہ ترین تالیفات سے ہے۔ علاوہ دیگر ظاہری باطنی خوبیوں کے ایک ممتاز شان یہ رکھتا ہے کہ وہ بکثرت آیات و احادیث پر مشتمل اور احکام ظاہرہ و باطنہ کو جامع ہے چونکہ ہر شخص عربی نہیں سمجھتا اسلئے اِن عجیب و غریب خطبوں کے مضامین سے عام شائقین کے منتفع ہونے کی غرض سے ان خطبوں کی آیات و احادیث کا ترجمہ کرنا معہ ضروری فوائد کے مناسب معلوم ہوا لیکن خطبہ کیساتھ ساتھ[1] ترجمہ پڑھنا خلاف سنت ہے اس لئے مستقل طور سے ترجمہ کر کے اخیر میں ملحق کر دیا گیا۔ تاکہ سب مصالح کی

---

[1] بہترین صورت یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد اطلاع کر دی جائے جو شائقین ٹھہر جاویں اُن کو بجائے وعظ کے ترجمہ سنا دیا جائے بعض لوگ خطبہ سے قبل وعظ وغیرہ شروع کر دیتے ہیں اس سے بھی اکثر نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے ایسا نہ کرنا چاہئے الا للضرورۃ مابعد فراغ المصلین من السنن ۱۲ منہ

رعایت ہو جاوے اور چونکہ ہر خطبہ خاص خاص قسم کے احکام پر مشتمل ہے لہذا ہر خطبہ کا الگ عنوان لکھ کر اس کی آیات و احادیث کا اس کے ذیل میں ترجمہ لکھا گیا ہے تاکہ ناظرین جس خطبہ کے متعلق ترجمہ دیکھنا چاہیں وہ بآسانی مل سکے اور توضیح کے لئے کہیں کہیں ضروری فوائد بھی لکھ دئے ہیں۔ اور حضرت حکیم الامۃ مدفیوضہم مولف خطبات نے اصل مسودہ میں کچھ روایات ایسی تحریر فرمائی تھیں جن کو نظر ثانی کے وقت بغرض اختصار حذف فرما دیا۔ ترجمہ میں ان کو بھی فوائد[ع] کے ذیل میں لے لیا گیا ہے۔ اور ان خصوصیات کے لحاظ اس کا لقب افادۃ العوام۔ بترجمہ نصوص خطبات الاحکام۔ رکھا گیا ہے۔ حق تعالے حضرت مولانا موصوف مدفیوضہم کی برکت سے اس کو بھی قبول فرما دے آمین ثم آمین۔۔۔ خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ۔۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ اول علم دین کی فضیلت اور تاکید میں

حدیث اوّل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے (احکام شریعت کو) پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت (یعنی تھوڑی سی بات اور چھوٹا سا جملہ) ہو۔ بخاری۔ حدیث دوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسے راستہ میں چلے جس میں وہ علم (دین) کی جستجو کرتا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالے اس شخص کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دے گا۔ مسلم۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ متفق علیہ۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علماء نبیوں کے وارث ہیں اور انبیاء (علیہم السلام) نے درہم و دینار کی میراث نہیں چھوڑی فقط علم کی میراث چھوڑی ہے پس جس شخص نے علم کو لے لیا اس نے بہت بڑا حصہ (میراث انبیاء علیہم السلام کا) حاصل کر لیا۔ احمد ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی ؛ حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[ع] ان حذف شدہ روایات کا ترجمہ درمیان ہی میں لکھا گیا تھا اور ابتدا میں ف اور ختم پر منہ ۱۲ لکھ دیا گیا تھا تاکہ امتیاز رہے مگر طبع ثانی کے وقت نظر ثانی کا اتفاق ہو تو کامل امتیاز کی غرض سے ان حذف شدہ روایات کو بالکل جدا کر دیا ہے۔ یعنی اولاً خطبہ کی موجودہ روایات کا ترجمہ درج کیا گیا اور اخیر میں اضافہ کا عنوان قائم کر کے حذف شدہ کا ۱۲ منہ

کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابن ماجہ ؛؛ ف یہ حکم دوسرے احکام کثیرہ کی طرح مرد و عورت دونوں کے لئے ہے جیسا کہ بعض روایات میں مسلمۃ کا لفظ بھی آیا ہے۔ پس ہر ایک مرد و عورت پر اپنی اپنی ضرورت کے مسائل کا سیکھنا لازم ہے۔ اور علم سے دین کا علم مراد ہے پس جو لوگ اس حدیث شریف کو دنیوی علم حاصل کرنے کے لئے پڑھ دیتے ہیں وہ سخت غلطی اور تحریف دین کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس پر کوئی دلیل قایم کرنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ لیکن مزید حجت قایم کرنے کے واسطے حدیث ۳ و ۴ ملاحظہ کرلی جاوے۔ حدیث ششم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص سے (دین کی) کوئی ایسی بات دریافت کی گئی جس کو وہ جانتا ہو پھر بھی اس نے نہیں بتلائی تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی ف اگر مسائل کی کسی مصلحت یا کسی عذر کی وجہ سے جواب نہ دیا جائے تو وہ اس وعید سے مستثنیٰ ہے حدیث ہفتم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایسے علم میں سے جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے کچھ علم صرف اس واسطے سیکھے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا سامان حاصل کیا جاوے وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ پاویگا۔ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ حدیث ہشتم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم فرائض اور قرآن شریف سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ کیونکہ میری ایک (دن) وفات ہونے والی ہے۔ ترمذی۔ آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے آیا وہ شخص (بہتر ہے) جو اوقات شب میں سجدہ و قیام کرتے ہوئے عبادت میں لگا ہوا ہو آخرت سے ڈرتا ہو۔ اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کر رہا ہو (یا وہ جو کہ نافرمان ہے) آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں وہی لوگ غور کرتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ ف اس آیت مبارکہ سے علم کی اور اس میں غور کرنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ دوم عقائد سنوارنیکے بیان میں

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے اے مومنو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل فرمائی تھی اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن کا انکار کرے (یا انکار کے مرادف کسی قول و فعل کا مرتکب ہو) بیشک وہ راہ ہدایت سے بہت دور جا پڑا۔ ف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ اس کی وحدانیت کا اور دوسری سب صفات

کمال کا اعتقاد رکھے یعنی یہ سمجھے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا تمام جہان کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ وہ بڑی قدرت والا ہے بہت جاننے والا ہے اور سننے والا ہے دیکھنے والا ہے، وہ اپنے بندوں کے نیک کام کی بہت قدر کرتا ہے (یعنی اس پر خوب ثواب دیتا ہے) اور اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے تمام عالم میں جو کچھ ہونے والا تھا اُس نے سب پہلے ہی سے لکھ رکھا تھا (اسکو تقدیر کہتے ہیں) اُس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اس کے علم اور قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ہو سکتی وہی سب کا خالق اور رزاق ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ غالب ہے حکمت عـــہ والا ہے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کا یہ مطلب ہے کہ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں۔ یعنی ہدایت خلق کے واسطے اُن کو خدا نے بھیجا ہے اور وہ سچے ہیں جو احکام اور خبریں انھوں نے پہنچائی ہیں وہ برحق ہیں اور رسول پر اتاری ہوئی کتاب سے مراد قرآن مجید ہے وہ خدائے قدوس کا کلام ہے جبرئیل علیہ السلام اس کو لائے ہیں (اور سب پیغمبروں پر وحی لے کر یہی آیا کرتے تھے) اور پہلی کتابوں پر بھی یقین رکھے کہ بیشک حق تعالیٰ نے توریت انجیل زبور وغیرہ نازل فرمائی تھیں (لیکن اب اُن کو یہود و نصاریٰ نے بدل دیا اور وہ منسوخ ہو چکیں اب قیامت تک قرآن شریف ہی کا حکم جاری رہے گا اور قرآن شریف میں نہ کوئی تغیر تبدل ہو سکا نہ آیندہ ہو سکے گا یہ ہمیشہ محفوظ رہے گا خدا نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے) اور فرشتوں کے وجود کو حق سمجھے جو فرشتوں کے وجود کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور آخرت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے یعنی یہ اعتقاد رکھے کہ مرنے کے بعد قبر میں (اور دفن نہ ہوا تو جس حال میں ہو اُسی حال میں) سوال ضرور ہوگا۔ اور قبروں سے قیامت کے دن اُٹھایا جاویگا۔ اور نامہ اعمال تولے جاویں گے۔ اور سب اعمال کا حساب ہوگا۔ اور نیک بندوں کو حوض کوثر سے پانی پلایا جائے گا۔ دوزخ پر پُل صراط رکھا جائے گا (جو بال سے باریک تلوار سے تیز ہوگا۔ جتنے لوگ اس پر سے پار ہو کر جنت میں پہنچیں گے اور دوزخی کٹ کٹ کر گر پڑیں گے) اور قیامت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت بھی کریں گے جنت والوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بھی ہوگا (جو سب نعمتوں سے افضل ہے) اور جنت دوزخ ہمیشہ رہیں گی نہ وہ کبھی فنا ہوں گی۔ نہ اُن میں رہنے والے مریں گے۔ اس کے علاوہ اور بھی ضروری عقیدے ہیں مثلاً تمام صحابہ کو عادل یقین کرنا اور ان سب سے چاروں خلفاء کو ترتیب وار افضل جاننا اور حضور کی معراج کو برحق ماننا اور اولیائے امت کی کرامتوں کا قائل ہونا وغیرہ غرض مسلمانوں کو عقائد کا سنوارنا نہایت ضروری ہے۔ زیادہ تفصیل اور کتابوں سے

عـــہ یہ سب صفات قرآن و احادیث سے ثابت ہیں اور ان کے سوا اور بہت سی خوبیاں ہیں جن کی تفصیل دوسری کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے ۱۲ منہ

معلوم کرلیں اللہ تعالیٰ ہم کو اسلام پر قائم رکھے اور ایمان پر خاتمہ کرے اور ہر قسم کے عذاب سے محفوظ رکھے اور جنت نصیب فرماوے آمین ثم آمین ؛

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سوم پاکی کی فضیلت میں

حدیث اول - ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی نصف ایمان ہے (مسلم) اور نیز ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لوگ (قیامت کے روز) اس حال میں بلائے جائیں گے کہ وضو کے نشانات کی وجہ سے اُن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہونگے پس جو شخص تم میں سے اپنی چمک کو بڑھا سکے وہ بڑھالے متفق علیہ - **ف** یعنی جہاں تک منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا فرض ہے اس سے زیادہ دھو لیا کرے اور یہ اخیر کا جملہ - پس جو شخص سے اکثر محققین کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کا ارشاد ہے واللہ اعلم ؛ **حدیث دوم** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا زیور وہاں تک پہنچیگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے مسلم - **حدیث سوم** - ارشاد فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے احمد **ف** یعنی جنابت اور حدث سے غسل اور وضو کرکے پاک ہونا - **حدیث چہارم** ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ایک بال کی جگہ (غسل) جنابت سے بغیر دھوئے چھوڑ دی اس کے ساتھ (جہنم) کی آگ میں اس طرح (عذاب) کیا جاوے گا - ابو داود روا احمد و دارمی - **حدیث پنجم** ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ آپ کا گذر دو قبروں پر ہوا کہ بیشک ان کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا - (بلکہ) ایک تو ان میں سے پیشاب سے نہیں چھپتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا - متفق علیہ اور ایک روایت ہے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا مسلم - **حدیث ششم** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم رفع حاجت کی جگہ پر پہنچو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اُس کی پشت کرو متفق علیہ - **آیت مبارکہ** ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے (اے رسول) آپ اُس (مسجد ضرار) میں ہر گز نہ کھڑے ہوجیئے البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقوی پر رکھی گئی وہ اس لائق ہے کہ آپ اُس میں کھڑے ہوں - (اس سے مراد مسجد قبا ہے) اس مسجد میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں - **ف** اضافہ الف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے مسجد قبا والوں سے دریافت فرمایا کہ تم کیا پاکی کیا کرتے ہو جس پر تمہاری تعریف (قرآن شریف میں) کی گئی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم ڈھیلے سے استنجا کرنیکے بعد

پانی سے بھی استنجا کرتے ہیں فرمایا یہی بات (قابل تعریف) ہے ب اگر نجاست مقدار درہم (دھیلا) سے بڑھ کر پھیلی ہوئی ہو تب تو استنجا کرنا فرض ہے اور اگر کم پھیلی ہو تو سنت اور اگر بالکل بھی نہ پھیلی ہو تو مستحب ہے اور زیادہ پاکی کی یہی بات ہے کہ باوجود نجاست نہ پھیلنے کے پانی سے استنجا کیا جاوے۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہارم نماز کے بیان میں

حدیث اوّل ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (وہ پانچ یہ ہیں) اس بات کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا (یعنی ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا) اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا۔ اور رمضان (شریف) کے روزے رکھنا۔ متفق علیہ۔ **حدیث دوم** ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس شخص نے اُن کی وضو اچھی طرح کی اور اُن کو اُن کے وقت پر پڑھا۔ اور اُن کے رکوع اور خشوعؔ کو پورا کیا اللہ تعالیٰ پر اس کے واسطے یہ عہد ہے کہ اُس کو بخشیگا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اُس کے واسطے اللہ پر عہد نہیں ہے اگر چاہے بخشے اور اگر چاہے عذاب کرے۔ احمد وابوداؤد۔ **حدیث سوم** ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اُس (خدا) کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لکڑیوں کیواسطے حکم دوں پس وہ جمع کی جاویں پھر نماز کا حکم دوں پس اُس کے لئے اذان کہی جاوے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھاوے پھر میں پیچھے رہ جاؤں ایسے لوگوں کی طرف جو کہ نماز میں حاضر نہ ہوں پس میں اُن کے گھروں کو جلادوں۔ بخاری۔ **ف** مگر آپ نے ایسا کیا نہیں کیونکہ آپ کو بچوں کا خیال آگیا۔ **آیت مبارکہ** ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اور (اے رسول) آپ نماز کی پابندی رکھئے دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں۔ بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو یہ بات ایک نصیحت ہے ماننے والوں کے لئے۔

اضافہ نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرے اس کے واسطے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات بن جاوے گی اور جس نے اُس کی حفاظت نہ کی اس کے واسطے نہ نور ہوگا نہ دلیل نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے روز فرعون اور قارون اور ہامان کے ساتھ محشور ہوگا۔ احمد۔ دارمی۔ بیہقی۔ ۱۲۰

لہ خشوع کا یہ مطلب ہے کہ نماز کی طرف دل میں توجہ ہو۔ منظور ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ پنجم زکوٰۃ کے بیان میں

حدیث اول زکوٰۃ بھی اسلام کے پانچ رکنوں میں سے ہے۔ جیسا کہ خطبہ بالا کی پہلی روایت میں گذر چکا ہے وہاں دیکھ لیا جاوے مکرر ترجمہ میں کیا گیا۔ حدیث دوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن اُس کیلئے گنجے سانپ کی شکل بنایا جاوے گا (گنجا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے) اور اس سانپ کی آنکھ پر دو سیاہ نقطے ہونگے (یہ نقطے بھی زیادہ زہریلے کی آنکھ پر ہوتے ہیں) وہ سانپ اس کے گلے میں ڈالا جاوے گا۔ پھر وہ سانپ اُس (شخص) کے دونوں جبڑے پکڑے گا پھر (اُس سے) کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر (اس ارشاد کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا یحسبن الذین یبخلون اخیر آیت تک تلاوت فرمائی بخاری۔ ف اس آیت میں یہی مضمون ہے کہ بخیل کا مال اس کے گلے میں ڈالا جائے گا حدیث سوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ایسے) شخص (کو خطاب کرکے) ارشاد فرمایا (جس نے اپنے لئے حکم دریافت کیا تھا) تو اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرے کیونکہ وہ پاکی ہے۔ تجھکو وہ پاک کردے گی اور عطیہ دیوے تو اپنے رشتہ داروں کو اور پہنچائے تو مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو (عین ترغیب عن احمد) آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے قائم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ ششم تعلیم قرآن اور اس پر عمل کرنیکے بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ بخاری حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (قیامت کے دن) قرآن (پڑھنے اور اس پر عمل کرنیوالے کو کہا جاوے گا کہ پڑھ اور درجہ حاصل کر اور سنوار کر پڑھ جیساکہ تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ کیونکہ تیرا درجہ اُس آیت کے ختم پر ہے جس کو تو پڑھے۔ احمد ترمذی نسائی ابو داؤد۔ ف پس جس قدر آیات کی وہ تلاوت کریگا اسی قدر اُس کو درجات عطا فرمائے جائینگے جو لوگ دنیوی ترقی کے واسطے تعلیم دنیا میں مصروف و مشغول ہو کر قرآن شریف کی تعلیم مبارک سے غافل ہو رہے ہیں وہ لوگ غور کریں کہ کس قدر دولت سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہیں خداوند تعالیٰ فہم سلیم عطا فرماوے۔ حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک وہ شخص کہ جس کے جوف (قلب) میں قرآن شریف بالکل نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر جیسا ہے۔ ترمذی و دارمی۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے۔ پس فی حرف دس نیکیاں ملتی ہیں۔ حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قرآن شریف پڑھا اور اس کو یاد کیا اور اس کے حلال (بتلائے ہوئے) کو حلال اور اس کے حرام (بتلائے ہوئے) کو حرام سمجھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمیوں کے بارہ میں اس کی شفاعت قبول کرے گا جن کیلئے دوزخ ضروری ہو چکی ہو۔ احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی۔ ف یعنی جو گنہگار بدون توبہ کئے مرجانے کی وجہ سے دوزخ میں جانے کے مستحق ہوگئے ہوں اُن کی نجات ہو جائے گی۔ کیونکہ کفر و شرک کرنے والے کی کسی طرح نجات نہ ہوگی۔ آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ قرآن کریم محفوظ کتاب میں درج ہے۔ اس کو بجز پاک لوگوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ ہفتم ذکر اللہ اور دعا کے بیان میں

حدیث اوّل۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بیٹھتی کوئی جماعت جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر گھیر لیتے ہیں اُن کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے اُن کو رحمت اور نازل ہوتی ہے اُن پر راحت اور تسلی اور خدائے تعالیٰ اپنے پاس والوں سے اُن کا ذکر کرتا ہے۔ مسلم۔ ف یعنی ملائکہ مقربین سے اُن لوگوں کی تعریف کرتا ہے جو ذکر خداوندی میں مشغول ہوں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آسماں سجدہ کند بہر زمینے کہ درو یکدو کس یکدو نفس بہر خدا بنشینند

حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اُن کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے (یعنی ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے) متفق علیہ

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ ترمذی۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ ترمذی و ابن ماجہ۔ حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دعا نفع دیتی ہے اس (بلا اور مصیبت) سے جو نازل ہو چکی اور اس سے جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔ (یعنی دعا سے نازل شدہ بلا دور ہو جاتی ہے۔ اور جو آئندہ آنیوالی تھی وہ بھی ٹل جاتی ہے پس اے بندگان خدا تمہارے ذمہ (ہر حال میں) دعا کرنا ضروری ہے (کیونکہ اگر اس وقت کسی آفت

میں مبتلا نہیں تو کیا خبر کہ آیندہ بھی کوئی آفت آنے والی نہیں ہے) ترمذی۔ حدیث ششم ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اللہ اللہ کیا ٹھکانہ ہے کرم کا) ترمذی۔ آیت مبارکہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو اللہ کی یاد خوب کثرت سے کیا کرو اور صبح وشام (یعنی ہر وقت) اس کی تسبیح (اور پاکی) بیان کیا کرو۔

اضافہ (الف) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کی کیاریوں میں گذرو تو (اُن میں سے) خوب کھاؤ صحابہؓ نے عرض کیا جنت کی کیاریاں کیا ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ذکر کے حلقے۔ ترمذی (ب) ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ شیطان انسان کے دل پر بیٹھا ہوا ہے جب وہ خدا کو یاد کرتا ہے تو شیطان غائب ہو جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔ بخاری۔

(ج) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا مانگا کرو کہ قبول کا یقین رکھتے ہو اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ قلب غافل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ ترمذی۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ہشتم نوافل کے بیان میں

حدیث اول۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا بندہ میرا قرب نوافل کیساتھ حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کو محبوب بنا لیتا ہوں۔ بخاری ف اس سے بڑھکر کیا دولت ہو سکتی ہے۔ **حدیث دوم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے اوپر رات کے قیام (یعنی تہجد) کو لازم پکڑ لو کیونکہ وہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ (چلا آتا) ہے اور تم کو تمہارے رب سے قریب کرنے والا ہے۔ اور گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اور بری باتسے روکتا ہے۔ ترمذی۔ **حدیث سوم**۔ ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے اے عبداللہ (یہ حضرت عمرؓ کے صاحبزادے ہیں) فلاں شخص جیسا نہ ہونا کہ وہ رات کو اُٹھتا تھا۔ پھر اس کو ترک کر دیا بلکہ ہمیشہ پابندی سے تہجد پڑھتے رہو۔) متفق علیہ۔ **حدیث چہارم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دین آسان ہے اور نہیں مبالغہ کرتا کوئی شخص دین میں مگر اُس پر دین غالب آتا ہے (یعنی جو شخص مبالغہ کرتا ہے وہ تھک کر رہ جاتا ہے) پس تم میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال پر رہو اور خوش رہو۔ اور مدد چاہو صبح وشام اور کچھ اخیر رات کی اندھیری میں (یعنی ان تین اوقات میں نفل عبادت کر لیا کرو اس سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔ بخاری۔ ف۔ کس قدر سہولت فرما دیگئی ہے پھر بھی کوئی ہمت نہ کرے تو اس کا کیا علاج۔ **حدیث پنجم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو شخص اپنے وظیفے سے سو تا رہ جاوے یا اس میں سے کچھ رہ جاوے پھر اس کو فجر اور ظہر کے درمیان کسی وقت پڑھ لے تو اس کے واسطے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا۔ مسلم ف ضعیف العمر پر کتنی رحمت ہے۔ آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے ذکر کر اپنے رب کا (اے مخاطب) اپنے دل میں عاجزی اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) پکار سے کم (یعنی معتدل آواز کے ساتھ) صبح اور شام کے وقت اور غافلوں میں سے مت ہو۔ ف اس میں ذکر جہر اور خفی دونوں کی اجازت صاف طور پر موجود ہے۔ البتہ جہر مفرط (یعنی حد سے زیادہ) ممنوع ہے حدیث شریف میں اس کی صراحت آئی ہے اور ذکر جہر میں اس کی رعایت بھی ضروری ہے کہ کسی کو تکلیف و تشویش نہ ہو اور ایسے وقت اور ایسی جگہ کرے کہ کسی کا حرج نہ ہو۔

اضافہ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا یہ قیامت کے حساب کا ذکر ہے اور قبر میں سب سے پیشتر پیشاب کے بارہ میں سوال کیا جاوے گا کہ اس سے بچاؤ کیا تھا یا نہیں) پس اگر وہ (یعنی نماز) ٹھیک رہی تو کامیاب اور بامراد ہوگیا اور اس میں کمی رہے گی تو وہ ناکام اور بے مراد رہے گا اور اگر اس کے فرضوں میں کچھ کمی رہ جاوے گی تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماویں گے کہ دیکھو کیا میرے بندے کے واسطے کوئی نفل ہے پس (اگر نفل ہوئے تو) اُن کے ساتھ وہ کمی پوری کی جاوے گی جو فرضوں میں رہ گئی ہو پھر اسی طرح اُس کے سب اعمال کا حساب کیا جاوے گا (کہ نفل سے فرضوں کی کمی کو زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ میں بھی پورا کر لیا جاوے گا) ابو داؤد۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ نہم کھانے پینے میں میانہ روی کے بیان میں

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو۔ ف اسراف اس کو کہتے ہیں کہ گناہ کے کاموں میں خرچ کیا جاوے اور اسی میں وہ خرچ بھی داخل ہے جو بلا ضرورت شدیدہ طاقت سے زیادہ جائز کاموں میں یا غیر ضروری طاعات میں کیا جاوے کیونکہ اس کا انجام بے صبری اور حرص و بدنیتی ہوتی ہے۔ حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) حلال کو حرام قرار دینا نہیں ہے اور نہ مال کو ضائع کرنا ہے۔ ولیکن زہد یہ ہے کہ جو تیرے پاس موجود ہے اُس پر اُس کی نسبت زیادہ بھروسہ نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہے۔ (ترمذی ابن ماجہ) ف مطلب یہ ہے کہ جو یہ سمجھے گا کہ خدائے تعالیٰ سب کاموں کا بنانے والا ہے تو دنیا میں اُس کا قلب مشغول نہ ہوگا۔ اصل زہد یہ ہے اور جو لوگ

حلال چیزوں کا استعمال ترک کر دیتے ہیں یا مال کو ویسے ہی اڑا دیتے ہیں اس کا نام زہد نہیں ہے
حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح امین (یعنی جبرئیل) نے میرے
دل میں یہ القا کیا کہ کوئی جاندار نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ خبردار بس اللہ سے ڈرو
اور طلب معاش میں میانہ روی اختیار کرو اور رزق میں دیر ہونا تم کو اس بات پر ہرگز برانگیختہ نہ کرے
کہ اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ذریعہ طلب کرنے لگو کیونکہ جو اللہ کے پاس ہے وہ حاصل نہیں کیا جاتا
مگر اس کی فرمانبرداری کے ذریعہ سے (شرح السنہ و بیہقی) ف اور اگر نافرمانی کی حالت میں روزی
ملے تو وہ نعمت نہیں بلکہ اول تو دو جہان میں وبال جان ہے یہاں تو اس کی وجہ سے چین نہیں مل سکتا ہے
اور آخرت میں نافرمانی پر عذاب ہوگا۔ حدیث سوم۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انھوں
نے فرمایا کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے
رسول تحقیق جب میں گوشت کھاتا ہوں مجھے (نفسانی) اشتعال ہو جاتا ہے اور (اسی لئے) میں نے
گوشت کو (اپنے اوپر) حرام کرلیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوگئی۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا
الآیۃ۔ یعنی اے ایمان والو حرام نہ ٹھیراؤ اُن پاک چیزوں کو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں اور حد
سے تجاوز نہ کرو۔ (عین کمالین عن الترمذی) ف اس میں اس کی ممانعت ہے کہ حلال چیز کے
ساتھ اعتقاداً یا عملاً حرام کا برتاؤ کیا جاوے یعنی اس کو حرام سمجھنے لگے۔ البتہ اگر کسی وجہ سے مثلاً
بیماری یا ریاضت و مجاہدہ وغیرہ کے باعث حلال چیز کا استعمال ترک کر دیا جاوے اور اس
ترک کو ثواب نہ سمجھے بلکہ نفس کا علاج سمجھے تو مضائقہ نہیں۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شکر کرنے والا مثل روزہ دار صابر کے ہے (ترمذی و ابن ماجہ)
آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ شانہٗ نے کہ جن چیزوں کے بارہ میں تمہارا جھوٹا دعویٰ
ہے اُن کی نسبت یوں مت کہدیا کرو اور مت کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے
اور یہ حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ
باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ اضافہ۔ الف نیز حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے يَا أَيُّهَا النَّاسُ
كُلُوا الآیۃ۔ یعنی اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں اُن میں سے حلال پاک چیزوں کو کھاؤ اور شیطان
کے قدم بقدم مت چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور ارشاد فرمایا ہے وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ
جَنَّاتٍ الآیۃ۔ یعنی اور وہی (اللہ) ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے
ہیں (جیسے انگور) اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی

مختلف طور کی چیزیں ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور (کبھی) نہیں بھی ہوتے۔ ان سب کا پھل کھاؤ جب وہ نکل آوے اور اس میں جو حق (شرع سے واجب ہے) وہ اس کے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن ادا کر دیا کرو اور حد سے مت گذرنا یقیناً حد سے گذرنیوالوں کو وہ یعنی اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (ب) اور سورۃ فرقان میں ہے وَ الَّذِیْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا الایۃ یعنی وہ (اللہ کے خاص بندے) جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ زیادتی کرتے ہیں نہ تنگی اور (بلکہ اُن کا خرچ) اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ (ج) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بالیقین اللہ تعالیٰ بندے سے خوش ہوتا ہے اس بات پر کہ وہ لقمہ کھاتا ہے تو اس پر شکر کرتا ہے اور (پانی کا) گھونٹ پیتا ہے تب اس پر شکر کرتا ہے (مسلم)

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ دہم حقوق نکاح کے بیان میں

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اور بیشک ہم نے آپ سے پیشتر رسول بھیجے ہیں اور اُنکے لئے بیویاں اور اولاد بنائی ہیں۔ حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جوانوں کے گروہ جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھے پس اُسے چاہئے کہ نکاح کرے کیونکہ وہ آنکھوں کو (بدنگاہی سے) زیادہ بند کرنے والا ہے۔ اور شرمگاہ کو زیادہ بچانے والا ہے اور جو طاقت نہ رکھے (نان نفقہ پر قادر نہ ہونے وغیرہ کی وجہ سے) پس اس پر (بکثرت) روزہ رکھنا لازم ہے بیشک وہ اسکے لئے ایک قسم کا خصی ہونا ہے۔ متفق علیہ۔ (ف) کیونکہ زیادہ روزہ رکھنے سے ضعف بڑھ جاتا ہے اور شہوت نہیں رہتی اور خصی ہونے سے یہی مقصود ہوتا ہے کہ شہوت نہ رہے۔ بلکہ خصی ہونے میں یہ خرابی ہے کہ اگر پھر کسی وقت وسعت ہو جانے پر نکاح کرنا چاہے تو شہوت کا لوٹنا ممکن نہیں اسی واسطے خصی ہونے کی ممانعت آئی ہے۔ اور روزہ سے جو ضعف ہو جاتا ہے وہ بوقت ضرورت عمدہ غذا یا دوا کے استعمال سے دور ہو سکتا ہے حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بڑھ کر برکت کے اعتبار سے وہ نکاح ہے جس میں خرچ کم ہو (بیہقی) یعنی مہر وغیرہ کم ہو۔ افسوس ہے کہ آج لوگ زیادہ خرچ کرنے کو فخر سمجھتے ہیں اور کم خرچ کرنے والے نکاح کو معیوب خیال کرتے ہیں (فالی اللہ المشتکی) حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پیغام دے تمہیں وہ شخص جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اُس سے نکاح کر دو۔ اگر تم نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو جاویگا۔ ترمذی

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ہاں بچہ پیدا ہو چاہیے کہ اُس کا نام اچھا رکھے اور اُس کو خوب ادب سکھا دے پس جب بالغ ہو جاوے تو اُس کی شادی کر دے اور اگر بالغ ہو گیا اور اُس نے (بلا عذر) شادی نہ کی اور وہ کوئی گناہ کر بیٹھا پس اُس کا گناہ اُس کے باپ کے ذمہ بھی ہو گا (بیہقی) ایت مبارک۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تم میں جو بے نکاح ہوں اُن کا نکاح کر دیا کرو اور (اُن کا بھی) جو تمہارے غلام اور لونڈیوں میں لائق ہوں اگر وہ مفلس ہونگے تو خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے۔ اضافہ (الف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہونچانے والا کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا (متفق علیہ) پس اس سے بچنے کا بہت اہتمام لازم ہے (ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اُن کی مدد کرنا حق ہے (اُن میں سے ایک اسکو بھی فرمایا) جو نکاح کرے عفت کے ارادے سے (ترمذی نسائی ابن ماجہ) (ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی نے نکاح کر لیا تو اُس نے نصف دین کی تو تکمیل کر لی اب باقی نصف میں اللہ سے ڈرتا رہے۔ بیہقی۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ یازدہم کسب معاش میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسب حلال کا تلاش کرنا ایک فرض ہے بعد فرض کے۔ بیہقی۔ (ف) یعنی فریضہ نماز وغیرہ کے بعد اس کا درجہ ہے یہ نہیں کہ اس میں منہمک ہو کر نماز بھی بھول جاؤ۔ اور جس کو غنائے ظاہری یا باطنی نصیب ہو وہ اس سے بالکل ہی مستغنی ہے۔ واللہ اعلم۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی شخص نے ہرگز کوئی کھانا اپنے ہاتھوں کی کمائی کے کھانے سے بہتر نہیں کھایا اور بیشک خدا کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے۔ بخاری۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ بولنے والا امانتدار تاجر انبیاء وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ ترمذی۔ دارمی۔ دارقطنی۔ ابن ماجہ۔

حدیث چہارم۔ آنحضرت نے طٰسٓمٓ کی تلاوت کی یہاں تک کہ قصۂ موسیٰ علیہ السلام پر پہونچے تو فرمایا بیشک موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ کو آٹھ یا دس سال تک اجیر بنایا اپنی شرمگاہ کو پاک

رکھنے اور کھانے پینے کے عوض ہیں (احمد ابن ماجہ) حدیث پنجم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے ارشاد فرمایا کہ جا اور لکڑیاں جمع کر اور بیچ (پس وہ شخص چلا گیا۔ لکڑیاں لاتا اور بیچتا رہا پھر حاضر ہوا آپؐ کے پاس اور دس درہم کما چکا تھا اور بعض کا کپڑا اور بعض کا کھانا خرید چکا تھا) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال کرنا تیرے چہرے میں زخم ہو کر آوے (ابو داؤد وابن ماجہ) حدیث ششم۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کوئی پیشہ کیا کرتا تھا۔ پس اس کمانیوالے نے اپنے بھائی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی (کہ یہ کچھ کماتا نہیں) آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ شاید تجھکو اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔ ترمذی۔ آیت مبارک۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے پس جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے) کہ تم زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی تلاش کرو اور (اس حالت میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح (اور نجات ہو)۔

اضافہ (الف) اور حضرت علی وسعد بن مالک وعبداللہ بن مسعود وعمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن عروہ اور آل ابی بکر اور آل علی اور ابن سیرین رضی اللہ عنہم نے کھیتی کی ہے (بخاری)

(ب) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین) کرایہ پر دینے کا امر فرمایا ہے (مسلم)

(ج) ان روایات سے کسب حلال کی ضرورت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے اس میں سعی اور کوشش لازم ہے البتہ جو شخص ایسا قوی القلب ہو جس کے لئے کسب کسی واجب میں خلل انداز نہ ہوتا ہو اُس کو ترک کسب کی اجازت ہے جیسا کہ روایت ششم سے معلوم ہوتا ہے بلکہ بعض حالتوں میں متوکلین کے لئے ترک کسب افضل ہے جس کی تفصیل التکشف وغیرہ کتب تصوف سے معلوم ہو سکتی ہے اور کسب حرام سے تو ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ دوازدہم کسب حرام سے بچنے کے بیان میں

حدیث اوّل۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے (متفق علیہ) ف آجکل تصویروں کی

عام طور پر خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ یہ اس حدیث شریف کی رو سے حرام ہے۔ و نیز عام طور پر گائے بھینس وغیرہ مر جاوے تو چمار وغیرہ کو دیتے ہیں اور اس کا عوض لیتے ہیں حالانکہ یہ بالکل حرام ہے مردار کا کوئی عوض لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر کسی مردار کی کھال اپنے طور پر مزدوری دے کر یا ویسے ہی رنگوالی جاوے تو رنگنے کے بعد اس کھال کی بیع درست ہے۔ حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاجر لوگ قیامت کے دن (فجار یعنی نافرمان) ہونے کی حالت میں اٹھائیں جائیں گے مگر وہ شخص جس نے (خرید و فروخت میں) تقوی اختیار کیا اور سچی قسم کھائی اور سچ بولا (ترمذی ابن ماجہ دارمی بیہقی) حدیث سوم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت کی ہے (مسلم ۱۲ فسوس آجکل یہ سب کام بے دھڑک کئے جا رہے ہیں۔ حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے کوئی عیب دار چیز بیچی (اور) اس پر مطلع نہیں کیا وہ ہمیشہ خدا کی دشمنی اور غصہ میں رہتا ہے یا (یوں فرمایا کہ) اس پر ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں (ابن ماجہ) حدیث پنجم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی ظلماً لے لی ہو بیشک قیامت کے دن وہ اس کے گلے میں ڈالی جائیگی ساتوں زمین سے (متفق علیہ) یعنی جتنی زمین دبائی ہے اتنی ہی زمین ساتوں زمین کی گہرائی تک گلے میں ڈالی جاوے گی بلکہ دوسری روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ زمین خود اسی ظالم سے کھدوائی جاوے گی جو لوگ دوسروں کو حق نہیں دیتے وہ ذرا خیال کریں کہ کس قدر وبال اپنے ذمہ لے رہے ہیں خاص کر بعض ملکوں میں (مثلاً پنجاب وغیرہ میں) تو ہمشیرہ وغیرہ وارثان شرعیہ کو بالکل ہی محروم قرار دے رکھا ہے۔ اس بارہ میں رسالہ غصب المیراث ضرور دیکھ لیا جاوے۔ حدیث ششم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور رشوت دلوانے والے پر۔ (احمد بیہقی) حدیث ہفتم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دھوکہ دینے کے لئے بولی نہ بڑھاؤ (جیسا کہ بعض لوگ نیلام والوں سے ملکر بولی بڑھاتے رہتے ہیں تاکہ دوسرا شخص دھوکہ میں آکر زیادہ قیمت لگا دے) اور اونٹنی اور بکری (و نیز دیگر مواشی) کا دودھ نہ روکو (جیسا کہ بعض لوگ خریدار کو دھوکہ دینے کے واسطے کیا کرتے ہیں) متفق علیہ۔ حدیث ہشتم۔ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دھوکہ دے وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں ہے مسلم۔ ف۔ معاملات کی صفائی اور کسب حرام سے

پرہیز کے متعلق یہ چند روایتیں لکھی گئی ہیں جن سے حرام خوری کی مذمت اور اس کی اکثر ضروری صورتیں معلوم ہو گئی ہیں زیادہ تفصیل کے لئے بہشتی زیور اور صفائی معاملات کا مطالعہ ضروری ہے۔

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالے اشانہ نے اے ایمان والو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریق پر مت کھاؤ لیکن (مباح طور پر ہو مثلاً) یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو (تو مضائقہ نہیں) اور تم ایک دوسرے کو قتل مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔

اضافہ (الف) اور ممانعت فرمائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے ابو داؤد۔ آج کل بیع کی بہت صورتیں جو اکثر کمپنیوں کی طرف سے رائج ہیں وہ اور ریحان بیمہ وغیرہ سب جوا ہے (ب) آنحضرتؐ نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ مسلم (ج) و نیز آپ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس کا قابل (استعمال) ہونا ظاہر نہ ہو جاوے۔ (متفق علیہ) آج کل یہ بلا بھی عام ہو رہی ہے کہ پھل آنے سے پیشتر بہار کی بیع ہوتی ہے۔ اس کو سعی بلیغ سے روکنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسے پھلوں کا بہار کے خریدار سے خریدنا بھی جائز نہیں ہے۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ سیزدہم حقوق عامہ و خاصہ کے بیان میں

آیات طیبات۔ ارشاد فرمایا حق تعالے اشانہ نے۔ اور نہ قتل کرو تم اپنی اولاد کو تنگدستی سے ڈر کر (جیسا کہ کفار کرتے تھے) و نیز ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لئے بھی حقوق ہیں جیسا کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں) قاعدہ کے موافق و نیز ارشاد فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اور (دوسرے) اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہگیر کے ساتھ بھی اور ان (غلام لونڈیوں) کے ساتھ بھی جو (شرعاً) تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔ **حدیث اول**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے لئے مومن کے ذمہ چھ حق ہیں جب وہ مریض ہو تو اس کی عیادت (بیمار پرسی) کرے اور جب انتقال ہو جاوے تو اس کے (جنازہ پر) حاضر ہو اور جب دعوت کرے تو قبول کر لے۔ بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور اگر عذر ہو تو قبول نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی شرعی عذر مانع ہو تو قبول کرنا جائز بھی نہیں ہے اور قبول دعوت کا حکم عام ہے۔ خواہ کھانے کے لئے دعوت ہو یا کسی اور ضرورت کے لئے ہر دعوت

کو قبول کرنا حق مسلم ہے) اور جب وہ ملے تو سلام کرے اور جب چھینکے (اور الحمد للہ کہے تو سننے والا) یرحمک اللہ کہے اور وہ غائب ہو یا حاضر ہو۔ (ہر حالی میں) اس کی خیر خواہی کرے (نسائی)

حدیث دوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہ کرے (متفق علیہ) **حدیث سوم۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب مؤمن ایک آدمی کی مانند ہیں کہ اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہو تو کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو تب بھی کل بدن کو تکلیف پہنچتی ہے (مسلم)۔ اسی طرح اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سب مسلمان کو تکلیف ہونی چاہیئے۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی ہے (یعنی بدگمانی کی بات اکثر جھوٹی نکلتی ہے) اور نہ خود عیب تلاش کرو نہ کسی سے کسی کے عیب کی جستجو کیا کرو (لیکن اگر حاکم وغیرہ قوی قرینہ کی بناء پر تحقیق واقعہ کریں تو وہ تجسس ممنوع نہیں ہے) اور دھوکہ دینے کو (نیلام میں) قیمت نہ بڑھاؤ اور آپس میں حسد نہ کرو اور نہ آپس میں کینہ رکھو اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی (ہوکر) رہو۔ متفق علیہ۔

آیت مبارکہ۔ فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیشک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے اسے ایمان والو نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے۔ کیا عجب کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے کیا تعجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام بُرا بھی لگتا ہے۔ اور جو ان حرکتوں سے باز نہ آویں گے تو وہ لوگ ظلم کرنے والے ہیں۔ اسے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور کسی کے عیب کا سراغ مت لگایا کرو۔ اور کوئی کوئی کسی کی غیبت نہ کیا کرے۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہاردہم بُرے ہمنشین سے الگ رہنے کے بیان میں

حدیث اوّل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض فتنوں کا ذکر کیا اور صحابہؓ

نے عرض کیا کہ آپ (اس وقت کے لئے) ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا بس تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (یعنی جمع الفوائد عن ابی داؤد) یعنی باہر نہ نکلو کہ ان قصوں میں شریک ہونا پڑے۔

حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے موقع کو تلاش کرتا پھرے گا اپنے دین کو فتنوں سے بچا کر بھاگے گا (یعنی جمع الفوائد عن مالک والبخاری وابی داؤد والنسائی)

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے بارہ میں کہ پکڑے رہیے تو مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو۔ عرض کیا گیا پس اگر نہ ہو ان کی جماعت سے کوئی امام ارشاد فرمایا (تو ایسی حالت میں) ان کل فرقوں سے دور رہنا (یعنی جمع الفوائد عن الشیخین۔ وابی داؤد۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلوت بہتر ہے برے ہمنشین سے۔ اور نیک ہمنشین بہتر ہے خلوت (میں رہنے) سے (بیہقی) ان سب روایات سے معلوم ہو گیا کہ نہ ہر حال میں خلوت بہتر ہے نہ جلوت بلکہ خلوت برے ہمنشینوں سے بچنے کے واسطے ہے اور جلوت اچھی صحبت کے لئے ہے اور فتنہ کے موقع پر ضعیف لوگوں کے لئے (یعنی جو کہ دفع فتنہ پر قادر نہیں) خلوت بہتر ہے جیسا کہ ابھی آنے والی آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ (موسیٰ نے کہا) اے میرے رب نہیں مالک ہوں مگر اپنا اور اپنے بھائی کا پس علیحدگی کر دیجئے ہم میں اور فاسق قوم میں۔

اضافہ۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ سوال کیا گیا آپ سے اس آیت کے بارے میں یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ الآیۃ یعنی اے ایمان والو اپنی (اصلاح کی) فکر کرو۔ جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں پس فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو یہاں تک کہ جب تم حرص کی پیروی اور خواہش کا اتباع اور دنیا کو ترجیح دینا اور ہر ایک رائے والے کا اپنی رائے کو پسند کرنا دیکھو تو پھر تجھ پر اپنی ہی فکر لازم ہے اور اس وقت عوام کے کام کو اپنے ذہن سے الگ کر۔ (یعنی جمع الفوائد عن ابی داؤد والترمذی)

ف۔ یعنی جب دیکھا جاوے کہ ہر شخص اپنی رائے پر چلتا ہے اور خواہش نفسانی کو ترک نہیں کرتے اور حرص میں مبتلا ہیں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر معاف ہے۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ پانزدہم کسی ضرورت سے سفر کرنے اور اس کے آداب کے بیان میں

آیات طیبات۔ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا ہوا نکلے پھر اس کو (راستہ ہی میں) موت آجاوے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا (جو اس نے اپنے فضل سے اپنے ذمہ کر لیا ہے) اور اللہ غفور رحیم ہے۔ ونیز ارشاد فرمایا پس تم میں سے جو شخص ماہ رمضان میں) مریض ہو یا سفر میں ہو تو (بجائے ایام رمضان کے) دوسرے دنوں کا شمار (کرنا قضا رکھنے کے لئے اس کے ذمہ) ہے ونیز ارشاد فرمایا کہ اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں سے قربت کی پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو۔ حدیث اوّل۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کوئی راستہ چلے علم کی تلاش میں اس کے لئے جنت کی طرف راستہ آسان کر دوں گا (بیہقی) حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا پس حق تعالیٰ نے اس کی گذرگاہ پر اُس کے واسطے ایک فرشتے کو منتظر بٹھا دیا اُس نے (یعنی جب وہ وہاں پہونچا تو فرشتے نے) کہا تو کہاں کا ارادہ کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں اس بستی میں اپنے بھائی (سے ملنے) کا ارادہ رکھتا ہوں فرشتے نے دریافت کیا کہ آیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے کہ جس کو تو بڑھاتا ہے اس نے جواب دیا نہیں مگر یہ کہ میں اس کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا پس میں تیری طرف خدا کا بھیجا ہوا ہوں یہ خوشخبری دیکر کہ بیشک اللہ تجھکو دوست رکھتا ہے جیسا کہ تو اُس شخص کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہے۔ (مسلم) حدیث سوم ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے روکتا ہے سونے سے اور کھانے سے اور پینے سے پس جب پوری کر چکے مسافر اپنی حاجت کو تو اُس کو چاہیئے کہ جلدی آجاوے اپنے اہل (وعیال) کی طرف (متفق علیہ) آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اور مت ہو تم اُن لوگوں کی طرح جو نکلے اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے واسطے اور روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس کو (اپنے علم سے) گھیرے ہوئے ہے۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ جن لوگوں نے ہجرت کی اللہ کے لئے بعد اس کے

کہ ان پر (کفار کی طرف سے) ظلم کیا گیا ہے۔ البتہ ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور اجر آخرت کا بہت بڑا ہے (ب) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سفر کے بارہ میں کہ جس شخص کے پاس زیادہ سواری ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس سواری نہ ہو اور جس کے پاس زیادہ زادراہ ہو وہ اس شخص کی مدد کرے جس کے پاس زادراہ نہ ہو (مسلم) وغیرہ ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم سفر کرو فراخ سالی میں تو اونٹ (وغیرہ) سواری کو اس کا حق دیدو (یعنی راستہ میں اس کو گھاس کھلاؤ) جب تم قحط کے سال سفر کرو تو جلدی سفر پورا کرو (تاکہ منزل پر پہونچکر اس کو جلد چارہ مل جاوے) اور جب تم رات کو منزل کرو تو راستہ سے بچو یعنی راستہ سے الگ ٹھہرو کیونکہ رات کو جانور راستوں پر چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ مسلم۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ شانزدہم خلاف شرع گانے اور اس کے سننے کی ممانعت میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسا کہ پانی کھیتی اگاتا ہے۔ بیہقی۔ (ف) بعض صوفیائے کرام نے ان شرائط کے مطابق گانا سنا ہے جو فقہاء اور عارفین نے جواز سماع کے لئے لگائی ہیں سو ان پر کوئی الزام نہیں البتہ جو لوگ بدون ان شرطوں کے سنتے ہیں وہ سخت گمراہی میں ہیں اور اپنے نفس کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور شرائط کی تفصیل رسالہ حق السماع میں بخوبی موجود ہے۔

حدیث دوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت خرید و گانے والیوں کو اور نہ ان کو بیچو اور ان کی قیمت حرام ہے اور اسی کے مثل میں نازل ہوئی ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي الآیۃ یعنی اور بعضا آدمی ایسا بھی ہے جو (قرآن سے اعراض کرکے) ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں۔

حدیث سوم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مجھکو میرے پروردگار نے آلات لہو اور مزامیر اور بتوں اور صلیب اور جاہلیت کے کام کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ احمد۔

حدیث چہارم۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی علامتوں کے بیان میں۔ اور جب ظاہر ہو جاویں گانے والیاں اور آلات لہو اس کے بعد اور نشانیاں بیان کرکے فرمایا

تو انتظار کرو اس وقت سرخ ہوا (یعنی سخت اندھی کا) اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنسنے کا اور مسخ (یعنی صورتیں بدلنے کا) اور پتھر برسنے کا اور ایسی نشانیوں کا جو لگا تار آویں جیساکہ وہ لڑی جس کا دھاگا توڑ دیا جاوے لگاتار گرتی ہے آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے سو کیا تم اس کلام (پاک) سے تعجب کرتے ہو اور اُس پر ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھلاڑیاں کرتے ہو (یعنی گانے بجانے وغیرہ میں مبتلا ہو) (ف) سامدون کے ایک معنی یہ بھی ہیں جیساکہ دوسرے معنی منکران کے ہیں۔ فی الصحاح سامدٌ لاہٍ ویقال للقینۃ اسمدینا ای الہینا بالغناء۔

اضافہ۔ نافعؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستے میں تھا پس انہوں نے ایک مار کی آواز سنی اور اپنے ہر دو کانوں میں دونوں انگلیاں رکھ لیں اور اس راستہ سے دوسری طرف ہٹ گئے۔ پھر دور ہو جانے کے بعد مجھ سے فرمایا اے نافع تو کچھ (اس کی آواز) سنتا ہے میں نے عرض کیا نہیں پس اپنی انگلیاں کانوں سے نکال لیں اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پس آپ نے ایک بانسری کی آواز سنی اور اسی طرح کیا جس طرح کہ میں نے اب کیا ہے کہا نافع نے کہ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا (اس واسطے مجھ کو کان بند کرنے کا حکم نہیں دیا تھا) (احمد وابوداؤد) (ف جس چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر پرہیز فرماویں اس میں مشغول ہونا جس قدر بُرا ہوگا اُس کو ہر عاقل سمجھ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ ہفتدہم بشرط قدرت نیک کام کا امر کرنے اور بُرے کام سے روکنے کے بیان میں

آیت مبارکہ۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں ایک جماعت ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف لوگوں کو بلاوے اور (ان کو) برائی سے روکے اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بابت کہنے سے (یعنی جھوٹ بولنے سے) اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی ان کی یہ عادت بری ہے۔

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر (یعنی ناجائز کام) کو دیکھے چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے پس اگر (اتنی بھی) طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کے ساتھ (آگاہ کردے) اور اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو (بلکہ زبان سے روکنے پر بھی

اندیشہ ہو تو پھر) اپنے دل سے (اس کو برا جانے) اور یہ کمزور ایمان ہے (یعنی ادنیٰ درجہ کا ایمان یہ ہے کہ بری بات کو دل سے برا جانتا رہے اور اگر دل سے اس کو برا بھی نہ سمجھا تو پھر ایمان کہاں رہا۔ مسلم۔ **حدیث دوم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی شخص جو کسی قوم میں گناہ کرتا ہو اُن لوگوں میں (اور) وہ لوگ طاقت رکھتے ہوں اس کو روکنے کی اور (پھر بھی) نہ روکتے ہوں مگر اللہ تعالیٰ اُن پر عذاب نازل کریگا اُن کے مرنے سے پہلے (ابوداؤد و ابن ماجہ) **حدیث سوم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب زمین میں کوئی گناہ کیا جاتا ہے تو جو اس کو دیکھتا ہو ہو اور ناپسند کرتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اس سے دور رہا اور جو غائب ہو اور اس (گناہ) سے راضی ہوتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسا ہے کہ اس کے پاس حاضر ہو۔ ابوداؤد۔

حدیث چہارم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو الٹ پلٹ کر دے اس کے باشندوں سمیت پس جبرئیل نے عرض کیا اے پروردگار بیشک ان میں تیرا فلاں بندہ ہے اس نے آنکھ جھپکنے کی برابر بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ ارشاد ہوا الٹ پلٹ کر دے اس شہر کو اُس بندے پر اور اُن لوگوں پر کیوں کہ اُس کے چہرے کا میرے لئے کبھی ایک بھی رنگ نہیں بدلا۔ **آیت مبارکہ**۔ حق تعالےٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اختیار کیجیے معافی کو اور حکم کیجیے نیکی کا اور روگردانی کیجیے جاہلوں سے۔

اضافہ۔ (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ عام طور پر عذاب نہیں بھیجتا بعض لوگوں کے عمل کیوجہ سے یہاں تک کہ وہ اپنے سامنے منکر کو دیکھیں اور وہ قادر بھی ہوں اس کے انکار پر پھر بھی اس کو نہ روکیں پس جب وہ ایسا کریں (یعنی باوجود قدرت کے فعل منکر دیکھتے رہیں) تو حق تعالیٰ سب خاص اور عام کو عذاب دیتا ہے۔ (شرح السنہ)

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم نیک کاموں کا امر کیا کرو۔ اور برے کام سے روکا کرو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے پھر تم اس سے (عذاب دور کرنیکی) دعاء مانگو گے۔ اور تمہاری دعاء قبول نہ کیجاویگی۔ ترمذی۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ ہشتدہم آداب معاشرت کے بیان میں

مختصر طور پر چند روایتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک کے متعلق لکھی جاتی ہیں تاکہ آپؐ کی اُمت ان کی پیروی کر کے بہبودی حاصل کرے (روایت اول) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے تھے (صورتاً بھی سیرتاً بھی) اور سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے اور سب سے زیادہ بہادر تھے (متفق علیہ) (روایت دوم) اور آپ نے کبھی کسی چیز کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خادم کو مارا مگر یہ کہ آپؐ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوں (اس وقت تو مارنا کیا بلکہ قتل تک کی بھی نوبت آئی ہے) (مسلم) (روایت سوم) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بے حیائی کی بات فرمایا کرتے تھے اور نہ بتکلّف ایسی بات فرما سکتے تھے (یعنی آپ کی زبان مبارک سے بے حیائی کی بات نہ تکلف اور قصد سے بھی نہ نکل سکتی تھی) اور نہ بازاروں میں چلّانے والے تھے اور نہ برائی کا بُرا بدلہ دیتے تھے بلکہ معاف اور درگزر فرما دیا کرتے تھے (ترمذی) (روایت چہارم) اور آنحضرتؐ بیمار کی عیادت بھی کیا کرتے تھے اور جنازہ کے ہمراہ بھی تشریف لے جاتے تھے اور غلام تک کی بھی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ (ابن ماجہ وبیہقی) (روایت پنجم) اور آنحضرت اپنے پاپوش خود سی لیتے تھے اور اپنے کپڑے بھی اسی لیتے تھے اور اپنے گھر میں کام کاج کر لیتے تھے جیسا کہ تم میں سے ہر کوئی اپنے گھر میں کام کر لیتا ہے اور اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسی کی چڑھ گئی ہوں ورنہ آپ اس سے پاک تھے) اور بکری دوہ لیتے تھے اور اپنا کام خود کر لیتے تھے (ترمذی) (روایت ششم) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش رہنے والے تھے۔ (شرح السنہ) (روایت ہفتم) اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی پس مجھے کبھی اف بھی نہیں فرمایا اور نہ کسی (کام پر) یوں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور نہ کسی (کام کے متعلق) یوں فرمایا کہ کیوں نہیں کیا (متفق علیہ) (روایت ہشتم) اور آنحضرت سے عرض کیا گیا تھا کہ اے اللہ کے رسول مشرکین پر بددعا کیجئے ارشاد فرمایا کہ میں لعنت کرنے والا نہیں بھیجا گیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (مسلم) (روایت نہم) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردہ میں ہو پس جب کوئی ناگوار بات ملاحظہ فرماتے تو ہم اس ناگواری کو آپ کے چہرہ مبارک پر شناخت کرتے تھے (مگر آپ شرم کی وجہ سے زبان مبارک سے ظاہر نہ فرماتے تھے۔ (متفق علیہ)

(آیت مبارکہ) اور حق تعالے نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

اضافہ (الف) اور آنحضرتؐ سے کبھی کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ آپ نے (جواب میں) نہیں فرمایا ہو (متفق علیہ) (ب) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا دست مبارک اُس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنا ہاتھ الگ کر لیتا تھا اور نہ آپ اس کی جانب سے رُخ پھیرتے تھے یہانتک کہ وہ خود ہی (بات وغیرہ پوری کرنے کے بعد) اپنا رخ پھیر لے اور آپ کبھی اپنے جلیس سامنے اپنے زانو کو بڑھائے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سب کے برابر بیٹھتے تھے (ترمذی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ نوزدہم اصلاح باطن کے بیان میں

(**آیات طیبات**) ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے تو (بات یہ ہے کہ نہ سمجھنے والوں کی) آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اعراب (منافقین) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں آپ (ان سے) کہدیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے ہو و لیکن یوں کہو کہ ہم (ظاہراً) تابعدار ہو گئے ہیں اور ابتک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ قسم ہے نفس کی اور اُس کی جس نے اس کو برابر بنایا ہے پھر اس کو پرہیزگاری اور نافرمانی بتلائی ہے۔ کہ ضرور نجات پائی اس شخص نے کہ جس نے اس کو (یعنی نفس کو) پاک کر لیا۔ اور ناکام رہا وہ شخص جس نے اس (نفس) کو خاک میں ملا دیا۔

(ف) ان سب آیات سے معلوم ہو گیا کہ ایمان دراصل فعل قلب ہے و نیز دوسرے افعال میں بھی قلب کا بہت کچھ دخل ہے پس قلب (یعنی دل) کی اصلاح نہایت ضروری چیز ہے۔ ۱۲

حدیث اوّل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آگاہ رہو بیشک (انسان کے) بدن میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو جاتا ہے تو تمام بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ (لوتھڑا) قلب (یعنی دل) ہے (متفق علیہ) (**حدیث دوم**) آنحضرتؐ نے حضرت وابصہؓ سے فرمایا کہ کیا تم میرے پاس نیکی اور گناہ کا سوال کرنے کو آئے ہو۔ انھوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ راوی نے کہا پس حضور نے اپنی انگلیوں کو جمع کیا پھر اُن کو وابصہؓ کے سینہ پر مارا اور ارشاد فرمایا فتویٰ لے اپنے نفس سے فتویٰ

مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (عین تخریج عراقی عن مسلم)
(ف) کہیں قلب کا لفظ آیا ہے اور کہیں نفس اور کہیں عقل اور کہیں صدر (سینہ) آیا ہے ان سب سے ایک ہی مراد ہے اور چونکہ ان سب میں کچھ نہ کچھ علاقہ ہے اس واسطے سب کا استعمال صحیح ہے ان سب روایات کا حاصل یہ ہے کہ اصلاح ظاہر کا مدار اصلاح باطن پر ہے (وہو المقصود فی المقام)

ترجمہ و آیات و احادیث خطبہ بستم تہذیب اخلاق کے بیان میں

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیادہ بھاری چیز جو قیامت کے دن مسلمان کی میزان عمل میں رکھی جاویگی وہ نیک خلق ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ناپسند رکھتا ہے بدزبان بیہودہ گو کو۔ (ترمذی)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک مومن اچھے خلق کے سبب بیداری اور روزہ دار کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم۔ نیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرتؐ نے کہ جو مسلمان لوگوں سے ملتا ہے اور انکی تکلیف پر صبر کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور اُن کی تکلیف پر صبر نہیں کرتا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث چہارم۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومنوں میں زیادہ کامل ایمان رکھنے والا وہ ہے جو ان میں اچھے خلق والا ہو۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ چھوڑ دو تم ظاہر گناہ اور باطن (یعنی پوشیدہ) گناہ کو بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب بدلہ دیئے جائیں گے اس کا جو کہ وہ کرتے ہیں (ف) اس خطبہ میں اخلاق حسنہ کا مجمل بیان تھا اور اگلے خطبہ سے خطبہ نمبر ۲۸ تک اخلاق حسنہ کا مفصل بیان ہے کہ کون کون سے اخلاق اچھے ہیں۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (بخاری) (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے اچھا ہو (متفق علیہ) (ج) اور صحابہ نے عرض کیا۔

اے رسول خدا جو چیزیں انسان کو دی گئی ہیں اُن میں سب سے عمدہ کیا چیز ہے۔ ارشاد فرمایا اچھا خلق (بیہقی السنہ)

(د) اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں تاکہ اچھے اخلاق کو پورا کروں (احمد و مالک)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ویکم حفاظت شکم وشرمگاہ کے بیان میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم کھاؤ اور پیو اور اسراف مت کرو بیشک اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں و نیز ارشاد فرمایا ہے اور تم لوگ میراث (یعنی دوسروں کا حصہ بھی) سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ زنا کے قریب مت جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور برا طریقہ ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا تم تمام جہان والوں میں سے یہ حرکت کرتے ہو کہ مردوں پر گرتے ہو اور اُن بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے واسطے پیدا کی ہیں بلکہ تم حد (انسانیت) گذرنے والی قوم ہو۔

حدیث اوّل۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ مضر نہیں چھوڑا (متفق علیہ)

حدیث دوم۔ اور آنحضرت ؐ نے حضرت علی ؓ سے ارشاد فرمایا کہ دوبارہ نظر نہ کرو کیونکہ تمہارے لئے پہلی نظر (یعنی جو اچانک پڑ جاوے وہ) جائز ہے اور دوسری (بدنظر کرنا یا پہلی نظر کو برقرار رکھنا) جائز نہیں ہے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

حدیث سوم۔ اور آنحضرت ؐ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سُنا تو فرمایا کہ کم کر اپنی ڈکار کو (یعنی کم کھایا کرو) کیونکہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں (شرح السنہ) **حدیث چہارم۔** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے پاس آنے والے کا بھی تیرے ذمہ حق ہے اور تیرے بدن کا بھی تیرے اوپر حق ہے۔ (یعنی مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بھوک اور خواہش نفس کے

بارہ میں جس طرح زیادتی مذموم ہے اسی طرح ایسی کمی بھی مذموم ہے جس سے نفس کا یا اہل وعیال وغیرہ کا حق فوت ہوتا ہو۔

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ شہوتوں کا اتباع کرتے ہیں وہ ارادہ کرتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑجاؤ۔

اضافہ (الف) ونیز ارشاد فرمایا کہ خدا آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور اس کی بھی جس کو وہ دل میں چھپاتے ہیں (پس آنکھ اور دل کو بھی گناہ سے بچانا لازم ہے) ۱۲

(ب) اور ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں کے سبب سے تھا (مسلم)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ودوم زبان کی حفاظت میں

زبان ایک چھوٹی سی چیز ہے لیکن اس کے گناہ بہت ہیں اسی واسطے شریعت مقدسہ نے خاموشی کی تعریف کی ہے اور خاموش رہنے کی رغبت دی ہے الا آنکہ اظہار حق کی ضرورت پیش آجاوے۔ **حدیث اول۔** حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے اور اسکی جو اسکی دونوں رانوں کے درمیان ہے پس اس شخص کے لئے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ (بخاری)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا ہے آنحضرتؐ نے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ) (اس زمانہ میں گالی دینے کی برائی دلوں سے بالکل نکل گئی ہے بلکہ بعض لوگ تو اسکو خوشی کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں خدا کی پناہ فسق کی بات اور اس کو اس طرح بے دھڑک کیا جاوے۔)

حدیث سوم۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغلخور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (متفق علیہ) **حدیث چہارم۔** ونیز ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیشک سچ نیکی ہے اور بیشک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک جھوٹ بدی ہے اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے (مسلم) **حدیث پنجم۔** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہؓ سے

ارشاد فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ (غیبت یہ ہے کہ) تو اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرے جو اس کو ناپسند ہو عرض کیا گیا کہ یہ تو فرمائیے کہ اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو جو میں کہتا ہوں (اس پر) آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بات اس میں ہو جس کو تو ذکر کرے تب ہی تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات ہو ہی نہیں جو تو ذکر کر رہا ہو تب تو تو نے اُس پر بہتان باندھا۔ (جو غیبت سے کہیں بڑھکر ہے) (مسلم)

حدیث ششم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چپ رہا اس نے نجات پائی (احمد ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

حدیث ہفتم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی خوبی سے یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جس سے اس کو کوئی فائدہ مقصود نہ ہو (مالک و احمد و ابن ماجہ و ترمذی و بیہقی)

حدیث ہشتم۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص دنیا میں دو رویہ ہو (کہ اُس کے منہ پر اس کی بات کہے اور اس کے منہ پر اس کی) قیامت کے دن اس کے لئے آگ کی زبان ہوگی (دارمی) حدیث نہم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی کو عار دلائی ہو تو نہ مرے گا وہ شخص جب تک کہ اس گناہ کو نہ کرے۔ (راوی نے کہا ہے کہ) آپ کی مراد یہ ہے کہ جب اس گناہ سے عار دلاوے کہ جس سے وہ توبہ کر چکا ہو (ترمذی) (ف) اور اگر توبہ سے قبل عار دلائی تو گو اس پر وعید کا مستحق نہیں ہے مگر یہ بھی ممنوع ہے کیونکہ توبہ سے قبل بھی خیر خواہی سے نصیحت کرنا چاہیئے عار دلانا اس وقت بھی برا ہے اگر عار دلانا ہی مصلحت ہو تو دوسری بات ہے۔ حدیث دہم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کے رنج پر خوشی ظاہر نہ کر شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماوے اور تجھکو مبتلا کر دے۔ (ترمذی)

حدیث یازدہم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدائے تعالےٰ ناراض ہوتا ہے اور عرش اس کی وجہ سے ہل جاتا ہے (بیہقی)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ وہ (انسان) کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا تیار (موجود ہوتا ہے)

اضافہ (الف) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم (منہ پر) تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو اُن کے منہ میں مٹی ڈالدو (مسلم) (ف) یعنی ان کو سختی سے منع کر دو البتہ اگر کسی وجہ سے سختی

کی ہمت نہ ہو یا مناسب نہ ہو تو نرمی سے منع کرنے کا مضائقہ نہیں ۱۲

(ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے جھوٹ کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ باطل ہو۔ (یعنی جس موقع پر شریعت نے اجازت نہ دی ہو اس موقع پر جھوٹ کو چھوڑ دیا) تو اس کے واسطے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جاوے گا۔ اور جو شخص جھگڑے کو ترک کردے اس حال میں کہ وہ حق پر ہو تو اس کے واسطے جنت کے درمیان میں مکان بنایا جاوے گا۔ (ترمذی)

(ج) اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بندہ جھوٹ بولتا ہے تو رحمت کا فرشتہ (فرشتہ) اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے بوجہ اس (فعل ناشائستہ) کی بدبو کے جو اس بندہ نے کیا ہے (ترمذی)

(د) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان نہ طعنہ مارنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ بے حیائی کی بات بکنے والا ہوتا ہے اور نہ بدزبان ہوتا ہے۔ (ترمذی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ بست وسوم کینہ اور حسد اور غصہ کی برائی میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر یہ (مظلوم مسلمان مکہ سے کہیں) ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی (ف) اس موقع پر جو بیجا ضد کفار نے کی تھی وہ محض حسد و کینہ کی وجہ سے تھی ۱۲ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ کسی خاص قوم کی عداوت تم کو اس بات پر برانگیختہ نہ کرنے کہ تم عدل نہ کرو۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ (اے پیغمبر آپ کہئے کہ) میں حسد کرنے والے کی شر سے پناہ مانگتا ہوں جب وہ حسد کرنے لگے۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر پھر اس شخص نے اس (سوال) کو کئی مرتبہ دہرایا، آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ غصہ مت ہوا کر (بخاری)

حدیث دوم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آوے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اس کو چاہیئے کہ بیٹھ جاوے پس اگر اس کا غصہ چلا جاوے (تو خیر) ورنہ لیٹ جاوے (احمد ترمذی) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ بغض رکھو (متفق علیہ) **حدیث چہارم**۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں آہستہ آہستہ پہنچ جاویں گی (یعنی) حسد بغض اور وہ مونڈ دینے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بال مونڈ دیتی ہے ولیکن دین کو مونڈ دیتی ہے (یعنی برباد کر دیتی ہے) (احمد ترمذی) **حدیث پنجم**۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حسد سے کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابوداؤد) **حدیث ششم**۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ جمعرات اور پیر کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پس ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے سوائے اس شخص کے کہ جس کو اپنے (مسلمان) بھائی سے بغض ہو پس کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ (مسلم)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تیار کی گئی ہے جنت اُن متقیوں کے لئے جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں فراغت میں (بھی) اور تنگی میں (بھی) اور غصّہ کو ضبط کرنے والے اور لوگوں (کی تقصیرات) سے درگذر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ (ف) غصّہ سے حسد (کینہ) پیدا ہوتا ہے جبکہ بدلہ لینے کی طاقت نہ ہو اور جس شخص سے کینہ ہو جب اُس پر اللہ کی کوئی نعمت دیکھتا ہے تو حسد پیدا ہو جاتا ہے اس علاقہ کے سبب سے ان کو ایک ہی خطبہ میں بیان کیا گیا ہے۔

اضافہ (الف) آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں کو پچھاڑنے والا درحقیقت پہلوان نہیں پہلوان وہی شخص ہے جو غصّہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (متفق علیہ) (ب) اور آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندے نے کوئی گھونٹ اللہ کے نزدیک اُس غصّہ کے گھونٹ سے افضل نہیں بھرا کہ جس کو اللہ کی رضامندی کے لئے پی جاوے (احمد) (ج) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک غصّہ ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو (بیہقی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ بست وچہارم دُنیا کی مذمت میں

دنیائے دنیہ کی مذمت قرآن شریف اور احادیث میں بکثرت وارد ہے بلکہ انبیاء علیہم السلام کا مقصود

یہی ہے کہ لوگوں کو دنیا سے ہٹا کر آخرت کی طرف متوجہ کیا جاوے مگر اس جگہ اختصار کی وجہ سے فقط چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔ **حدیث اول**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا نہیں ہے مگر ایسی جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈالے پس چاہیئے کہ اس کو دیکھے کہ کیا لے کر لوٹتی ہے۔ (مسلم) (ف) یعنی جو نسبت سمندر کے سامنے ایک انگلی پر لگے ہوئے پانی کو ہے کہ بالکل قابل شمار نہیں ہے اسیطرح دنیا آخرت کے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ **حدیث دوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا مسلمانوں کے واسطے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے (مسلم) **حدیث سوم**۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ بھی نہ دیتا (احمد ترمذی ابن ماجہ) **حدیث چہارم**۔ نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے دنیا کی محبت کی اس نے اپنی آخرت کو ضرر پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کی محبت کی اس نے اپنی دنیا کو ضرر پہنچایا پس ترجیح دو (جہان) فانی پر (عالم) جاودانی کو (احمد و بیہقی)

حدیث پنجم۔ اور ارشاد فرمایا ہے سرور عالم نے کہ مجھکو دنیا سے کیا تعلق اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر اس سوار کی مانند جو (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوے پھر اس کو چھوڑ کر چلدیئے (احمد ترمذی ابن ماجہ)

حدیث ششم۔ نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے (بیہقی) **حدیث ہفتم**۔ اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہو جاؤ تم آخرت (کے طلب کرنے والے) اور دنیا کے طلب کرنے والے مت بنو (ابو نعیم)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ تم ترجیح دیتے ہو دنیوی زندگی کو اور (حالانکہ) آخرت (دنیا سے ہزار درجہ) بہتر ہے اور (ہمیشہ) باقی رہنے والی ہے۔

اضافہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بکری کے کن کٹے مردار بچے پر گذر ہوا (اس وقت) فرمایا کہ تم میں کون شخص پسند کرتا ہے کہ یہ (مردار) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جاوے لوگوں نے عرض کیا کہ (درہم تو بہت ہے) ہم تو اس کو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ کسی ادنیٰ چیز کے بدلہ میں مل جاوے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالے کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک (مسلم) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وپنجم بخل اور حب مال کی مذمت میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے ایمان والو نہ غافل کریں تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کوئی ایسا کام کرے (کہ مال واولاد کے سبب خدا سے غافل ہوجاوے) وہی لوگ ٹوٹے میں ہیں و نیز ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے کہ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں جو کہ بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس چیز کو پوشیدہ رکھتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے

حدیث اوّل۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اور نہیں ہے اے ابن آدم تیرے لئے مگر وہ جو تو نے کھالیا۔ پس فنا کر دیا یا پہن لیا پس پرانا کر دیا۔ صدقہ کیا پس اسی کو راستہ سے لگا دیا (یعنی یہ خرچ موقع پر ہوا) (مسلم)

حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بچو تم حرص سے کیونکہ حرص نے اُن لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے۔ (مسلم) **حدیث سوم۔** اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (ترمذی)

حدیث چہارم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے انسان اگر تو فاضل (مال) کو خرچ کردے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور اُس کا روکنا تیرے لئے برا ہے اور تجھکو قدر ضرورت پر ملامت نہیں کی جاتی اور (خرچ کرنے میں) ان سے ابتدا کر جو تیرے عیال میں ہیں (مسلم) اور یہ مذمت جمع کرنے کی اور کمانے کی جب ہے کہ وہ دین کے لئے نہ ہو اور اگر دین کے واسطے ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے (قصۂ موسیٰ وخضرؑ میں) ارشاد فرمایا ہے پس تیرے رب نے ارادہ کیا کہ وہ دونوں (یتیم بچے) اپنی جوانی کو پہونچیں اور اپنے خزانے کو نکالیں تیرے رب کی رحمت سے (اس سے معلوم ہوا کہ خزانہ جمع کرنا مطلقاً مذموم نہیں ہے۔) اور اگر علی الاطلاق مذموم ہوتا تو اس خزانے والے کی تعریف نہ ہوتی جیسا کہ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا میں موجود ہے۔

حدیث پنجم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ بجز دینار و درہم کے کوئی چیز نافع نہ ہوگی۔ (احمد)

حدیث ششم۔ اور آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نہیں مضائقہ ہے غنا کا اس شخص کے لئے جو اللہ عز و جل سے ڈرے (یعنی حقوق مال ادا کرتا ہے) (احمد) اور حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ مال پہلے زمانہ میں مکروہ سمجھا جاتا تھا اور آج کل وہ مومن کی ڈھال ہے۔
آیت مبارکہ۔ اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ خرچ کرو اللہ کے راستہ میں اور (انفاق فی سبیل اللہ سے رک کر) اپنے آپکو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو اور نیکی کرو اللہ نیکی کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔ (ف) بخل مذموم وہ ہے جو ایسے خرچ سے روک دے جو کہ شرعاً یا مروۃً واجب ہو۔ اور مال کی محبت وہ مذموم ہے جس میں خود مال ہی محبوب بذاتہ ہو یا جب وہ مال ایسے کام کے واسطے ہو جس سے خدا تعالی راضی نہ ہو اور اگر غرض صحیح کے لئے ہو تو مذموم نہیں جیسا کہ پورے خطبہ پر نظر کر کے بخوبی واضح ہے۔
اضافہ (الف) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملعون ہے دینار کا بندہ اور ملعون ہے درہم کا بندہ (ترمذی) (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک (خاص) فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ بست و ششم حب جاہ اور ریا کے بیان میں

حُبِ جاہ (یعنی مرتبہ کو پسند کرنا) گویا کہ لوگوں کے دل کا مالک بننا ہے اور اس کے مذموم ہونے کی وہ تفصیل ہے جو حب مال میں گذر چکی ہے اور ریا کے معنی یہ ہیں کہ عبادت کے ذریعہ سے جاہ کی طلب کی جاوے اور ریا کے لغوی دونوں کو یعنی جاہ کو بھی اور ریائے اصطلاحی کو بھی شامل ہے۔
حدیث اوّل۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے شہرت کا لباس دنیا میں پہنا اللہ تعالی اُس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہناویگا (احمد ابو داؤد۔ ابن ماجہ)۔
حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آدمی کے لئے یہ آفت کافی ہے کہ اُس کی طرف دین یا دنیا (میں ممتاز ہونے) کے سبب انگلیوں سے اشارہ کیا جاوے مگر وہ شخص جس کو اللہ تعالی (اس شہرت کے شر سے) بچاوے۔ (بیہقی)
حدیث سوم۔ اور آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں میں چھوڑ دیے جاویں

وہ بھی بکریوں کو اتنا تباہ کرنیوالے نہیں جتنا آدمی کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے (ترمذی دارمی) **حدیث چہارم**۔ اور ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایسے نیک لوگ متقی گم ناموں کو کہ جب وہ غائب ہوں تو تلاش نہ کئے جاویں اور جب حاضر ہوں تو نہ بلائے جاویں اور نہ قریب کئے جاویں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں نکلتے ہیں اندھیری زمین سے (ابن ماجہ و بیہقی) (ف) اندھیری زمین سے نکلنے کا بعض علماء نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ وہ لوگ آزادی اور گوشہ نشینی کے باعث ہر مشکل سے محفوظ رہتے ہیں جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے ؎

ملک آزادگی و کنج قناعت گنجی است کہ بشمشیر میسر نہ شود سلطان را

اور بعض علماء نے یہ مطلب لیا ہے کہ اُن کے مکان شکستہ حالی کے سبب تنگ و تاریک ہوتے ہیں اسی واسطے کہا گیا ہے ؎

خاکساران جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

احقر کو پہلا مطلب زیادہ دلچسپ معلوم ہوتا ہے ۱۲ اور یہ مذمت جب ہے کہ کسی دنیوی غرض کی وجہ سے دکھلاوے کا قصد کرے اور جب اس کا قصد نہ ہو تو کسی کے سامنے نیک کام کرنا مذموم نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث پنجم میں آتا ہے۔ **حدیث پنجم** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اس شخص کے بارے میں خبر دیجئے جو کہ نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ لوگ اسی کی وجہ سے اُس کو دوست رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مومن کی جلد ملنے والی بشارت ہے (مسلم)

حدیث ششم۔ اور ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت میں اپنے گھر میں نماز کی جگہ نماز پڑھتا تھا اچانک میرے پاس ایک آدمی پہونچ گیا پس مجھکو وہ حال پسند آیا کہ جس پر اُس نے مجھکو دیکھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تجھپر اللہ رحم کرے تیرے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدہ کا اور ایک اجر علانیہ کا (ترمذی)

آیت مبارکہ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہے اس کو ہم اُن لوگوں کے لئے تیار کرتے ہیں جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہیں نہ فساد اور عاقبت متقین کے واسطے ہے۔

اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرے دوستوں میں زیادہ غبطہ کے قابل وہ مومن ہے جس کی کمر ہلکی ہو۔ (یعنی عیال وغیرہ کا بوجھ نہ رکھتا ہو بے فکری سے یکسوئی کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو) اور نماز سے حصہ رکھنے والا ہو کہ اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کی ہو اور اُس کی اطاعت خلوت

اور جلوت میں (برابر) کرتا ہو اور لوگوں میں ایسا ملا جلا (رہتا) ہو کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ) (ب) اور حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے (اپنے آپ کو مشہور کیا خدا اس کو رسوا کریگا اور جو شخص ریاکاری کرے خدا (اس کو ریا کا بدلہ اس طرح دے گا کہ) اس کی حرکت سب پر ظاہر کر دیگا (متفق علیہ) (ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو قیامت کے دن جمع کریگا جس دن (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے (خدا کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارے گا جس شخص نے شرک کیا ہو ایسے عمل میں جس کو کسی نے اللہ کے لئے کیا ہو پس اس کو چاہیئے کہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے (کیونکہ اُسی کے واسطے کیا تھا) اللہ تعالیٰ بہت بے پروا (یعنی بیزار) ہے شرک سے بہ نسبت سب شرکاء کے (احمد)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست و ہفتم عجب اور کبر کی مذمت میں

عجب اس کو کہتے ہیں کہ انسان کسی کمال کے سبب اترائے اور اس کے زوال یا کمی کا خوف نہ کرے اور تکبر اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص سے اپنے کو کمال میں بڑھا ہوا سمجھے اور یہ دونوں سخت مرض ہیں۔ **آیات طیبات**۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اللہ تعالےٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم کو (جنگ حنین میں) اپنی کثرت پر ناز ہوا تو وہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ **حدیث اول**۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے واسطے تواضع کی پس وہ اپنے نزدیک چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا خدائے تعالیٰ اس کو گرا دیتا ہے پس وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے اور (صرف) اپنے دل میں بڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے نزدیک کتے اور سور سے بھی زیادہ ذلیل ہوتا ہے (بیہقی)

حدیث دوم۔ اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہلاک کرنے والی یہ چیزیں ہیں وہ خواہش (نفسانی) جس کا اتباع کیا جاوے اور حرص جس کی پیروی کی جاوے اور آدمی کا اپنے نفس پر اترانا اور یہ ان سب میں سخت ہے۔ (بیہقی)

حدیث سوم۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا پس ایک شخص نے عرض کیا کہ آدمی اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اس کا جوتہ اچھا ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے (یعنی یہ تکبر نہیں ہے بلکہ تکبر یہ ہے کہ حق (بات) سے اکڑے (یعنی اس کو قبول نہ کرے) اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھے۔ (مسلم)

حدیث چہارم:۔ اور حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تو دیکھے کہ حرص کی پیروی کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کا اتباع کیا جاتا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور ہر صاحب الرائے اپنی رائے کو پسند کرتا ہے پس تیرے ذمہ فقط تیرا نفس (یعنی اس کی اصلاح) ہے اور دوسروں کے کام کی (فکر) چھوڑ دے۔ (ترمذی ابن ماجہ)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ہی کے لئے ہے کبریائی زمین میں اور آسمانوں میں اور وہی غالب ہے حکمت والا ہے۔

اضافہ۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ آدمی برا ہے جو کہ اپنے آپ کو اچھا سمجھے اور اتراوے اور (خدائے) کبیر و متعال کو بھول جاوے۔ برا ہے وہ آدمی جو ظلم کرے اور زیادتی کرے اور بھول جاوے (خدائے) جبار و اعلیٰ کو برا ہے وہ آدمی جو غافل ہو (حق سے) اور لہو و لعب میں مبتلا ہو اور بھول جاوے قبروں کو اور بوسیدہ (ہڈیاں) ہونے کو برا آدمی وہ ہے جو حد سے گذر جاوے اور سرکش ہوا اور اپنے اوّل و آخر کو بھول گیا الحدیث (ترمذی وبیہقی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست وہشتم غرور (دھوکہ کھانے) کی برائی میں

غرور کے معنی ہیں دھوکہ کھانے کے یعنی خواہش نفسانی کے موافق جو بات ہوتی ہے انسان اُس کو خواہ مخواہ کسی بے بنیاد دلیل کی وجہ سے یا محض شیطانی فریب کے باعث صحیح سمجھ بیٹھتا ہے اور اس قسم کی غلطی بعض مرتبہ کفر تک پہنچا دیتی ہے بعض مرتبہ بدعت تک کبھی علماً ہوتی ہے کبھی عملاً کبھی ظاہری ہوتی ہے کبھی باطنی کبھی مالی کبھی بدنی خدا تعالے سب سے اپنی حفاظت میں رکھے **آیات طیبات** حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھوکہ میں نہ ڈالے تم کو دنیوی زندگی

اور نہ دھوکہ باز (یعنی شیطان) تم کو اللہ سے دھوکہ میں ڈالے۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور (اسلام کے حق ہونے میں) تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آپہونچا اور تم کو دھوکہ دیا غرور نے (یعنی شیطان) نے اللہ کے ساتھ دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (یہودں) میں بہت سے ناخواندہ (بھی) ہیں جو کتابی علم نہیں رکھتے۔ لیکن (بلا سند) دل خوش کن باتیں (بہت یاد ہیں) اور وہ لوگ اور کچھ نہیں (ویسے ہی بے بنیاد) خیالات پکا لیتے ہیں۔

حدیث اوّل۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عقلمند وہ شخص ہے جو کہ اپنے نفس کو مطیع کرلے اور آخرت کے لئے عمل کرے اور نادان وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو خواہش نفسانی کے پیچھے لگایا۔ اور (پھر بھی) اللہ سے (بدون توبہ کے) امید مغفرت کرتا رہا (ترمذی ابن ماجہ) **حدیث دوم**۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اسکی خواہش اس (دین) کی تابعدار نہ ہوجائے جو میں لایا ہوں۔ شرح السنہ **حدیث سوم**۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک میری امت میں ایسی قومیں نکلیں گی کہ جن میں خواہشیں اس طرح سرایت کردی جاویں گی جس طرح کہ باولے کتے میں ہڑک سرایت کرجاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جس میں وہ داخل نہ ہوئی ہو۔ (احمد و ابو داؤد)

حدیث چہارم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے قرآن شریف میں اپنی رائے سے کہا (یعنی محض اپنی رائے سے تفسیر کی) پس چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (ترمذی) **حدیث پنجم**۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب کاموں سے برا کام بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے (مسلم)

آیت مبارکہ اور حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ اُن کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آچکی ہے کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے سو (ایسا نہیں ہے کیوں کہ ہر تمنا) خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت (کی بھی) اور دنیا (کی بھی)۔

اضافہ۔ و نیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اخیر زمانہ میں ایسے آدمی ہونگے

جو دین کے ذریعہ دھوکہ دے کر دنیا حاصل کریں گے (لوگوں کو دکھلانے) کیواسطے بھیڑ کی کھال پہنیں گے (نرمی اور تواضع ظاہر کرتے) کی غرض سے ان کی زبان شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ حالانکہ ان کے دل بھیڑیوں کے دل جیسے (سخت) ہوں گے اللہ تعالے فرماتا ہے کیا وہ لوگ میری وجہ سے (یعنی میرے ڈھیل دینے کی وجہ سے) دھوکہ کھارہے ہیں یا مجھ پر دلیری کرتے ہیں پس اپنی قسم کھائی ہے کہ ضرور ان پر انہیں میں سے ایسا فتنہ بھیجوں گا جو بڑے عقلمند آدمی کو بھی حیران کر دے (کہ باوجود عقل کے کوئی تدبیر نہ ہو سکے گی) (ترمذی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ بست ونہم توبہ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت میں

آیت مبارکہ۔ حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور جو لوگ ایسے ہیں کہ جب وہ کوئی (گناہ کر بیٹھتے ہیں مگر ان کی یہ حالت ہے کہ) ایسا کام کر گذرتے ہیں جس میں (دوسروں پر) زیادتی ہو یا اپنی ذات پر (گناہ کر کے نقصان اٹھاتے ہیں تو (معاً) اللہ تعالےٰ کو یاد کر لیتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور (واقعی) اللہ تعالےٰ کے سوا اور ہے کون جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے فعل (بد) پر اصرار (اور ہٹ) نہیں کرتے اس حال میں کہ وہ جانتے ہوں (البتہ اگر نا واقفیت میں ایسا ہو جاوے تو اور بات ہے) یہی لوگ ہیں جن کی جزا مغفرت ہے ان کے رب کی طرف سے اور (بہشت کے) ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی یہ ہمیشہ (ہمیشہ) انہی میں رہیں گے۔ اور (یہ) ان کام کرنے والوں کا اچھا بدلہ ہے۔

حدیث اول۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ جب (گناہوں کا) اقرار کرکے پھر توبہ کرے اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے (مسلم)

حدیث دوم۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم خطا کرنے والے ہیں اور بہتر خطا کار وہ ہیں توبہ کرنے والے ہیں۔ **حدیث سوم**۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ خرخرہ نہ لگے (یعنی حلق میں جان آکر خرخر نہ کرنے لگے اور اس خرخرہ سے چونکہ موت آ چکنے کا پورا

یقین ہوجاتا ہے اس واسطے اس کے بعد توبہ کرنا قابل قبول نہیں (واللہ غفور رحیم) (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

حدیث چہارم۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ہے کہ ندامت توبہ ہے اور گناہ سے توبہ کرنیوالا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو (شرح السنہ)

حدیث پنجم۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کے ذمہ اس کے بھائی کا کوئی حق آبرو کا یا اور کسی طرح کا ہو اس کو چاہیئے کہ آج اس سے سبکدوش ہوجاوے یعنی معاف کرالے (اور اگر حقوق مالیہ کو وہ معاف نہ کرے تو ادا کرنا ضروری ہے) اس (دن) سے پیشتر کہ اس کے پاس نہ درہم ہوگا نہ دینار (بلکہ) اس طرح حق ادا کیا جاوے گا کہ اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو اس (ظالم) سے اس (مظلوم) کے حق کے موافق لے لیا جاوے گا۔ اور اگر اس ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) کے گناہوں میں سے (بمقدار ظلم) اس پر لاد دیئے جاویں گے (بخاری)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے پس جس شخص نے ظلم کے بعد توبہ کی اور عمل صالح کیا تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے بیشک اللہ غفور رحیم ہے۔

اضافہ۔ ونیز آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قبر میں مردہ ڈوبنے والے فریاد کرنے والے شخص کے مانند ہوتا ہے انتظار کرتا ہے دعا کا جو اس کو باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہونچے پس جب اس کے پاس پہونچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ (دعا) دنیا اور اس کی سب چیزوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالے قبر والوں پر زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کے مانند (ثواب) داخل کرتا ہے اور تحقیق زندوں کا ہدیہ مردوں کی طرف اُن کے لئے دعا مغفرت کرنا ہے ۱۲۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی ام صبر وشکر کے بیان میں

آیات طیبات۔ حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صبر کرنیوالوں کو اُن کا ثواب بے حساب دیا جاوے گا ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالے شکر کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے گا

ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ تم صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ **حدیث اول** ۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے واسطے عجیب (خوشی) ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو خدا کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اس کو کوئی ایذا پہونچے تو خدا کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے مومن کو ہر بات پر اجر و ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جس کو وہ اپنی عورت کے منہ کی طرف اٹھاتا ہے (بیہقی) **حدیث دوم** ۔ ونیز آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے (حضرت عیسٰی علیہ السلام سے) ارشاد فرمایا کہ اے عیسٰیؑ میں تیرے بعد ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ جب ان کو پسندیدہ چیز ملے تو خدا کا شکر کریں اور جب ان کو ناپسند بات پیش آوے تب بھی ثواب چاہیں اور صبر کریں حالانکہ ان میں نہ حلم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ انھوں نے (یعنی حضرت عیسٰیؑ نے) عرض کیا کہ یہ کام کیسے ہوجاوے گا جب کہ ان کو حلم ہوگا نہ عقل ہوگی۔ ارشاد فرمایا کہ میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے دیدوں گا۔ بیہقی۔ یعنی بظاہر ان میں عقل وغیرہ نہ ہوگی۔ لوگ ان کو معمولی خیال کریں گے مگر ان کا باطن رحمت خداوندی سے معمور ہوگا۔ واللہ اعلم

حدیث سوم ۔ ونیز ارشاد فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کھا کر شکر کرنے والا اس شخص کے درجہ میں ہے جو روزہ رکھے اور صبر کرے (عینی تخریج عن البخاری)۔

حدیث چہارم ۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے کہ بیشک جب کسی بندے کے واسطے خدا کی طرف سے کوئی درجہ مقدر ہو چکے تو پھر بندہ اس درجہ کو اپنے عمل کے ذریعہ سے نہ پہونچ سکے تو اللہ تعالے اس پر تکلیف بھیجتا ہے اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کے بچوں میں پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ کو پہونچ جاتا ہے جو اس کے واسطے اللہ عزوجل کی جانب سے مقدر ہو چکا ہے۔ (احمد و ابوداؤد)۔

آیت مبارکہ ۔ اور حق تعالے سبحانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی دریا میں اللہ کی نعمت سے جاری ہوتی ہے تاکہ وہ تم کو اپنی نشانیوں میں سے دکھلاوے بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں صبر کرنے والے شکر گذار کے لئے۔

اضافہ (الف) حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم صبر کرو تو وہ صابرین کے واسطے بہتر ہے۔ (ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم شکر کرو تو میں تم کو زیادہ (نعمتیں) عطا کروں۔ (ج) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالے شانہٗ ارشاد فرماتا ہے

اے ابن آدم اگر تو صبر کرے اور ثواب طلب کرے صدمہ کے شروع میں تو میں تیرے لئے جنت سے کم ثواب کو پسند نہ کروں (ابن ماجہ) (د) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ جنت کی طرف بلائے جاویں گے ان میں سب سے پیشتر حمد کرنے والے ہوں گے۔ عرض کیا گیا کہ حمد کرنے والے کون ہیں آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں (عین تخریج عراقی علے الاحیا۔عن ابی نعیم والبیہقی) ۱۲۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی ویکم خوف ورجا کے بیان میں

آیات طیبات۔ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ارشاد فرمایا ہے کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر اور توقع کی وجہ سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ پکارو تم اُس کو ڈر اور توقع سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک وہ (انبیاء علیہم السلام) کوشش کرتے تھے نیک کاموں میں اور ہم کو پکارتے تھے شوق سے اور ڈر سے ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تیرا پروردگار ضرور بخشش والا ہے لوگوں کے لئے اُن کے ظلم پر (بھی جب وہ توبہ کریں) اور بیشک تیرا پروردگار سخت عذاب والا ہے۔ **حدیث اوّل۔** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے وہ عذاب (قہر) جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہوگا اور اگر کافر کو معلوم ہو جائے وہ رحمت جو خدا کے پاس ہے تو کوئی شخص اس کی جنت سے مایوس نہ ہو (متفق علیہ) (ف) پس لازم ہے کہ دونوں چیزیں یعنی اُمید و بیم ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ کیا خوب کہا ہے ؎

غافل مرو کہ مرکب مرداں مرد را	در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نو مید ہم مباش کہ رنداں بادہ نوش	ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

حدیث دوم۔ آنحضرت صلعم ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ جوان مرنے والا تھا پس آپ نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو کیسا پاتا ہے (یعنی تیرا حال قلبی کیا ہے)۔

اس نے عرض کیا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور بیشک اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں ایسے موقع پر یعنی دم مرگ کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتیں مگر خدا تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز دیتا ہے جس کا وہ امیدوار ہے اور اس چیز سے محفوظ رکھتا ہے جس سے اس کو ڈر ہے (ترمذی و ابن ماجہ) و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے یوں کہدیا تھا کہ بخدا فلاں شخص کو اللہ نہ بخشے گا اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے یہ شخص جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں گا۔ پس تحقیق میں نے اس کو بخش دیا اور تیرے عمل کو حبط کر لیا۔ (او کما قال رواہ مسلم)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق سبحانہٗ نے کہ میرے بندوں کو خبر دیدیجئے کہ میں بیشک غفور رحیم ہوں اور بیشک میرا عذاب دردناک ہے۔

اضافہ (الف) ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر ٹوٹے والے لوگ۔ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر کافر لوگ ۱۲

(ف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جنت تم میں سے ہر ایک سے اسکے پاپوش کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح (ہر ایک سے قریب ہے) (بخاری)

ترجمہ آیات و احادیث خطبۂ سی و دوم فقر و زہد کے بیان میں

فقر کے معنی ہیں تنگدستی اور فقر و تنگدستی پر تو قناعت کرنے کا حکم ہے اور زہد کے معنی یہ ہیں کہ مال وغیرہ کی طرف رغبت اور محبت نہ کی جاوے اور یہ خود ماموربہ ہے چنانچہ حق تعالیٰ شانہٗ نے تنبیہ فرمائی ہے کہ تم لوگ میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھاتے ہو یعنی دوسرے شرکاء و مستحقین کو بھی نہیں دیتے) (ف) ظاہر ہے کہ جو شخص فقر پر راضی ہو وہ اس طرح اندھا دھند کام ہرگز نہیں کر سکتا اور جو شخص زاہد ہو اس کو تو اس طرف التفات بھی نہیں ہو سکتا ۱۲

حدیث اوّل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر (تنگدست) لوگ جنت میں امیروں سے پانچسو سال یعنی آدھے دن پیشتر داخل ہوں گے (ترمذی)

ف آخرت میں ایک دن دنیا کے ایک ہزار سال کے برابر ہوگا اس واسطے پانچسو سال کو آدھا فرمایا ہے

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھکو (یعنی میری خوشی کو) کمزوروں کی (دلجوئی) میں تلاش کرو کیونکہ کمزوروں کی وجہ سے تم کو بھی رزق دیا جاتا ہے یا (یوں فرمایا کہ) تمہاری بھی مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

حدیث سوم۔ ونیز ارشاد فرمایا آنحضرت ؐ نے کہ جب تم ایسے آدمی کو دیکھو جس کو دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی کی عادت دی گئی ہو تو اس کے پاس رہا کرو کیونکہ اس کو حکمت اور (دانائی) کا القا کیا جاتا ہے (بیہقی) **حدیث چہارم۔** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تو دنیا سے بے رغبت رہ اللہ تعالےٰ تجھکو دوست رکھے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت رہ وہ لوگ بھی تجھکو دوست بنالیں گے (ترمذی و ابن ماجہ)

حدیث پنجم۔ ونیز ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس امت کی پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے۔ اور اس کا اول فساد بخل اور امل (یعنی ہوس) ہے۔ (بیہقی) اور سفیان نے فرمایا ہے کہ زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) موٹا اور سخت کپڑا پہننا نہیں ہے۔ اور نہ روکھا سوکھا کھانا ہے بلکہ اصل زہد ہوس کا کم کرنا ہے۔ (شرح السنہ)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالےٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ بات یعنی ہر مصیبت (وغیرہ) کا مقدر ہونا اس لئے بتلادیا) تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر (اتنا رنج نہ کرو اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

اضافہ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرمایا ہے اے اللہ مجھکو مسکین کرکے زندہ رکھ اور مسکین ہی کرکے موت دے اور مساکین ہی کے زمرہ میں میرا حشر فرما (ترمذی بیہقی ابن ماجہ)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی وسوم توحید وتوکل کے بیان میں

توحید کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ کے تصرف حقیقی میں یکتا ہونے کو پیش نظر رکھے اور توکل کا یہ مطلب ہے کہ ماسوا اللہ سے نظر اٹھالے اور توکل اعتقادی یعنی اس کا عقیدہ رکھنا کہ خدا کے سوا کوئی نفع ونقصان کا مالک نہیں ہے۔ یہ تو سب پر فرض ہے لیکن اس سے آگے کا درجہ یعنی اس عقیدہ کے پختہ ہونے پر معاش وغیرہ کے اسباب ظنیہ کو ترک کردے یہ قوی القلب کیلئے ہے۔

بشرطیکہ کسی امر واجب میں خلل واقع نہ ہو اور توکل توحید ہی کا ثمرہ ہے۔
حق تعالےٰ شانہ نے (قصہ ابراہیمی میں) ارشاد فرمایا ہے تم نے خدا کو چھوڑا تم جن کو پوجتے ہو وہ تم کو کچھ رزق بھی دینے کا اختیار نہیں رکھتے سو تم لوگ رزق خدا کے پاس سے طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ خدا ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔
حدیث اوّل۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابن عباسؓ سے) ارشاد فرمایا ہے اے بچے خدا کو یاد رکھ تو اس کو اپنے سامنے پاوے گا اور جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان لے اس بات کو کہ اگر تمام لوگ اس پر اتفاق کر لیں کہ تجھ کو کچھ نفع پہونچاویں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نفع نہیں پہونچا سکتے جو کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ اس پر متفق ہو جاویں کہ تجھ کو کچھ نقصان پہنچاویں تو ہرگز اس کے سوا کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے جو اللہ تعالےٰ نے تیرے واسطے لکھ دیا ہے (تقدیر کے) قلم اٹھا دئے گئے اور دفتر خشک ہو چکے (اب ان میں کوئی تغیر تبدل نہ ہوگا) (احمد ترمذی)
حدیث دوم۔ و نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن قوی مومن ضعیف سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ محبوب ہے اور ہر ایک میں خیر (اور بھلائی) ہے جو چیز تجھ کو (آخرت میں نفع دے اس کی حرص کر اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور اگر تجھ کو کوئی مصیبت پہونچے تو یوں مت کہا کر کہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا و لیکن یوں کہا کر کہ اللہ تعالےٰ نے مقدر کر دیا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے کیونکہ اگر (یعنی یوں کہنا کہ اگر یوں کرتا تو یوں ہو جاتا) شیطان کے کام کھول دیتا ہے۔ (مسلم)
آیت مبارکہ۔ اور حق تعالےٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر (ہوئی) ہے کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے تم کو آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو۔
اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک حق تعالےٰ نے فرمایا کہ اللہ متوکلین کو دوست رکھتا ہے (ب) اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو ان کو وہی کافی ہو جاوے۔ وہ آیت یہ ہے ومن یتق اللہ الآیۃ یعنی جو

شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے واسطے نجات کی شکل نکال دیتا ہے۔ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو (احمد ابن ماجہ دارمی) (ح) و نیز ارشاد فرمایا ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ رزق انسان کو اس طرح ڈھونڈھتا ہے جیسا کہ اس کو اس کی اجل ڈھونڈھتی ہے (ابونعیم) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی و چہارم محبت اور شوق اور اُنس ورضا کے بیان میں

محبت کے معنی تو ظاہر ہیں کہ دل کا مائل ہونا ہے اور شوق و انس کی حقیقت یہ ہے کہ حبیب کوئی چیز ایک درجہ میں غائب ہو اور ایک درجہ میں حاضر ہو تو جس وقت غائب کی طرف خیال کر کے طلب غالب ہو جاوے تو وہ شوق ہوا اور جس وقت حاضر کی طرف خیال کر کے خوشی غالب ہو جاوے اس کو انس کہتے ہیں اور رضا کے معنی یہ ہیں کہ قضاء قدر پر اعتراض کو ترک کر دے پھر اُس میں دو درجے ہیں ایک یہ کہ تکلیف کا احساس بھی نہ رہے یہ رضائے طبعی ہے اور دوسرا یہ کہ احساس تکلیف اور رنج کا باقی رہے یہ رضائے عقلی ہے اور ماموربہ یہی ہے اور پہلا درجہ اسی پر مداومت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہٗ نے فرشتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اُکتاتے نہیں (ف) اور عادتاً ایسا حال بدون شوق کے نہیں ہو سکتا ۱۲ و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے (ف) اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ انس حاصل شدہ نعمت پر خوشی کو کہتے ہیں پس اس آیت سے اس کا ماموربہ ہونا ثابت ہو گیا تنبیہ۔ ایک ضروری امر قابل لحاظ یہ بھی ہے کہ خوشی کو حد سے نہ بڑھنے دے اور بجائے شکر کے اکڑنے کرنے لگے ورنہ ان اللہ لا یحب الفرحین۔ کا مصداق بن جاوے گا و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرمایا ہے اے اللہ میں تجھ سے

تیری محبت مانگتا ہوں اور اسکی محبت مانگتا ہوں جو تجھے محبوب رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ میرے لئے اپنی محبت کو میری جان اور مال اور اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ محبوب بنا دے (ترمذی)

حدیث دوم۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد ٹھنڈا عیش مانگتا ہوں اور تیرے دیدار کی لذت مانگتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق مانگتا ہوں (نسائی)

حدیث سوم۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی جماعت اس حال میں نہیں بیٹھتی کہ اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (مقرب فرشتوں) سے کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (مسلم) اور سکینہ یعنی خوشی ہی کا نام انس ہے جیسا کہ بیشتر معلوم ہو چکا ہے۔

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو خدا کے علاوہ اوروں کو بھی شریک قرار دیتے ہیں ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی کہ اللہ سے (رکھنا ضروری) ہے اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ سے بہت ہی محبت ہے اور کیا خوب ہوتا اگر یہ ظالم لوگ جب کسی مصیبت کو دیکھتے تو سمجھ لیا کرتے کہ سب قوت (وقدرت) اللہ ہی کو ہے اور بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

اضافہ۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے خدا اس کے ملنے کو محبوب رکھتا ہے اور جو رضائے خداوندی کو ناپسند کرتا ہے خدا اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے (متفق علیہ)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی وپنجم اخلاص وصدق کے بیان میں

آیات طیبات۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم قیامت کے روز) اس عمل کی طرف ہوں گے جس کو وہ لوگ (دنیا میں) کر چکے تھے پس ہم اس کو پریشان غبار (کی طرح بیکار) کر دیں گے (ف) یہ خسارہ ان لوگوں کے لئے ہے جو عبادت میں غیر اللہ کو شریک کرتے ہیں ۱۲

ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے لئے ایسی عبادت ہے جو (شرک اور ریا سے) خالص ہو۔ ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر بیشک نہیں کیا اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے رستہ میں جہاد کیا وہی لوگ صدق والے ہیں (ف) صدق کے معنی ہیں کامل طور پر کسی طاعت کو بجا لانا۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے دین کو خالص کر کے تجھے تھوڑا ہی عمل کافی ہے (عن ترغیب عن الحاکم) **حدیث دوم**۔ اور ایک شخص نے پکار کر دریافت کیا اے رسول اللہ ایمان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اخلاص (عن ترغیب عن البیہقی) **حدیث سوم**۔ ونیز آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اعمال نیت ہی کے ساتھ ہیں اور ہر شخص کے واسطے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی (متفق علیہ)

حدیث چہارم۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اور ابوبکرؓ اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے پس آپ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور (ازراہ تعجب) یہ ارشاد فرمایا کہ لعنت کرنے والے ہیں اور صدیق ہیں ایسا ہرگز نہیں قسم ہے رب کعبہ کی پس (یہ سنکر) ابوبکرؓ نے اسی روز اپنا کوئی غلام آزاد کر دیا پھر آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا پھر کبھی ایسا نہ کروں گا۔

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے شانہٗ نے (آنحضرت صلعم سے) ارشاد فرمایا ہے فرما دیجئے کہ مجھکو یہ حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اس حال میں کہ (شرک وغیرہ سے) خالص رکھوں اس کے واسطے عبادت کو۔

اضافہ۔ اور آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بشارت ہے مخلصین کے واسطے کہ وہ ہدایت کے چراغ ہیں ہر اندھیرا فتنہ انکی وجہ سے کھل جاتا ہے (عن ترغیب عن البیہقی)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی وششم مراقبہ ومحاسبہ وغیرہ کے بیان میں

یہ تو ظاہر ہے کہ بدون دوام ومواظبت اور پابندی کے کوئی عمل معتدبہ نہیں ہے اس پابندی کا نام اصطلاح تصوف میں مرابطہ ہے اور علماء نے بھی مرابطہ کو اس معنی میں لیا ہے۔ چنانچہ بیضاوی نے ورابطوا کی تفسیر واظبوا سے کی ہے اور اسی دوام اور پابندی کے لئے اسکی ضرورت ہے

کہ نفس کو اولاً متنبہ کر دیا جاوے کہ یہ کام کرنا پڑے گا اور فلاں فلاں کام سے پرہیز کرنا ہوگا اس تنبیہ کو مشارطہ (یعنی شرط و قرار داد) کہتے ہیں اور اس کی نگہبانی کرنا بھی ضروری ہے اس کا نام مراقبہ ہے (فقط گردن جھکانا مراقبہ نہیں ہے بلکہ نفس کو گناہوں سے بچاوے اور نیک اعمال پر پابندی کرے اور اس کا ہر وقت خیال رکھے یہ نگہداشت اصل مراقبہ ہے) پھر کسی وقت خاص میں اس کا حساب لینا چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس نے شرط قرار داد کو پورا کر دیا ہے یا نہیں اس کو محاسبہ کہتے ہیں پھر محاسبہ سے اگر معلوم ہو کہ نفس نے شرط کو پورا نہیں کیا ہے تو اس کو کسی مشقت میں ڈال کر علاج بھی کیا جاوے اس کو معاقبہ کہتے ہیں اور گذشتہ کی تلافی کے واسطے کوئی ایسا نیک عمل بھی کیا جاوے جو نفس کو گراں ہو اس کو مجاہدہ کہتے ہیں (وقتی علاج بطور سزا و جرمانہ تو معاقبہ ہے اور دائمی وظیفہ تلافی و اصلاح کے واسطے مقرر کرنا مجاہدہ ہے) پھر اس نفس کو اس کوتاہی پر دھمکاویں اور ملامت کریں۔ اور تلافی مافات پر برانگیختہ کریں اس کا نام معاتبہ ہے یہ سب چھ چیزیں ہیں حاصل ان کا یہ ہے کہ نفس کو کسی وقت آزاد نہ چھوڑے ورنہ سرکش ہو جاتا ہے۔ اور حق تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ آنکھوں کی چوری سے واقف ہے اور اس سے بھی واقف ہے جس کو سینے میں چھپاتے ہیں (نیز ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے رب کے پاس حاضر ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش نفسانی سے روکا اس کا ٹھکانہ جنت ہے اور حق تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس شخص سے بڑھکر کون گمراہ ہو سکتا ہے) جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔ **حدیث اول** حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے تھے پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ ٹھیرو (ایسا نہ کرو) اللہ تمہاری مغفرت کرے اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اس نے مجھکو ہلاکتوں میں ڈالا ہے (مالک) **حدیث دوم**۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (دراصل) مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے اتباع خداوندی کے بارہ میں جہاد کرے (بیہقی) ف۔ یعنی جس طرح کفار سے اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جہاد کیا جاتا ہے اسی طرح نفس سے بھی جہاد کرنا چاہیئے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کا فرمانبردار ہو جاوے اور یہ جہاد مقدم اور افضل ہے جہاد معروف سے **حدیث سوم**۔ اور حضرت عمرؓ نے خطبہ میں فرمایا ہے کہ تم خود (نفس سے) احساب لو اس سے قبل کہ تمہارا احساب لیا جاوے اور اس کو جانچ لو اس سے پیشتر کہ تمہاری جانچ کی جائے

اور تیاری کر لو خدا کے سامنے بڑی پیشی کی جس دن تم پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات چھپ نہ سکے گی (عین کنز الاعمال عن ابن المبارک وغیرہ)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے مومنو اللہ سے ڈرو اور چاہیئے کہ ہر شخص (اس کی) دیکھ بھال کرتا رہے کہ اس نے کل (یعنی قیامت) کے واسطے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تمہارے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے۔

اضافہ (الف) حق تعالےٰ نے (حضرت داؤد علیہ السلام سے) ارشاد فرمایا ہے کہ خواہش کی پیروی (کبھی) نہ کرنا کہ وہ اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ (اے مخاطب) کیا اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے (کہ جو جی میں آتا ہے وہی کر گذرتا ہے) (ج) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ اے لوگو (خدا کے عذاب) سے بچتے رہو اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن نہ کوئی والد اپنے بچے کے کام آوے گا نہ کوئی بچہ اپنے والد کے کام آوے گا۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی وہفتم تفکر کے بیان میں

آیات طیبات۔ تفکر اور فکر کے یہ معنی ہیں کہ انسان کو جو علمی یا عملی مفید باتیں معلوم ہیں ان میں غور کرتا رہے تاکہ اور نئی نئی باتیں حاصل ہوں اور علمی و عملی ترقی ہو اور جو ضرر رساں امور ہیں ان میں بھی غور کرتا رہے تاکہ ان سے آیندہ بچا رہے اور اگر گذشتہ زمانہ میں کوئی خلاف شریعت کام سرزد ہو چکا ہے تو اس کا تدارک کرے حق تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ لوگ یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور سوچتے ہیں آسمانوں و زمین کی پیدائش میں۔ اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالےٰ شانہٗ نے کہ کیا ان لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے عالم میں غور نہیں کیا اور فرمایا ہے کہ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا۔ اور تمکو ہمنے جوڑا جوڑا بنایا اور تمہاری نیند کو آرام کی چیز بنایا اور رات کو پردہ کی چیز بنایا اور دن کو تمہارے لئے روزگار بنایا اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ایک چمکتا چراغ (یعنی سورج) بنایا اور پانی بھرے بادلوں سے خوب پانی برسایا تاکہ اس کے ذریعہ سے اناج اور سبزہ اور گنجان باغ پیدا کریں و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کو (خدا کی) مار سو وہ کیسا ناشکرا ہے (خدا نے) اس کو کس چیز سے بنایا ہے اسکو ایک بوند سے بنایا ہے اس کو بنایا اور پھر اس (کے اعضاء) میں اندازہ رکھا پھر اس کیواسطے

لہ راستہ آسان کردیا (پھر اس کو موت دی) پھر قبر میں رکھوایا پھر جب چاہے گا اس کو (قبر سے زندہ کر کے) اٹھا دے گا ہرگز (شکر گذار) نہیں جو اس کو حکم کیا اس کو پورا نہ کیا پس انسان کو غور کرنا چاہیئے اپنے کھانے میں کہ ہم نے پانی برسایا پھر زمین کو پھاڑا پھر اس میں غلہ اوگایا اور انگور و ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ اور میوہ اور چارہ (یہ سب چیزیں پیدا کیں) تمہارے نفع کے لئے اور (بعض) تمہارے مویشی کے واسطے۔

حدیث اول۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب آیت ان فی خلق السموات والارض نازل ہوئی کہ ہلاکی ہے اس شخص کیواسطے جس نے اس کو پڑھا اور ان چیزوں میں غور نہیں کیا (عین تخریج عراقی عن صحیح ابن حبان) **حدیث دوم**۔ اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے متعلق غور کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی مخلوق میں غور کرو اور ذات خداوندی میں غور نہ کرو کیونکہ تم اسکا اندازہ نہیں کر سکتے (عن تخریج عن الترغیب والترہیب) اسی واسطے سعدیؒ نے کہا ہے ؎

توان در بلاغت بسحبان رسید ‏ ‏ نہ در کنہ بیچوں سبحان رسید

و نیز کہا گیا ہے ؎

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں ‏ ‏ کیں جا ہمیشہ باد بدست است دام را

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا ہے حق تعالےٰ نے کہ دیکھو تو رحمت خداوندی کی نشانیوں کی طرف مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کر دیتا ہے بلا شبہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اضافہ (الف) و نیز ارشاد فرمایا ہے خدائے عز و جل نے کہ بیشک اس میں غور کرنے والوں کے واسطے نشانیاں ہیں (ب) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ خود اپنے اندر غور نہیں کرتے (ج) اور ارشاد فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے (د) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور کریں اور تاکہ سمجھدار لوگ نصیحت حاصل کریں (ہ) اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس میں عبرت ہے اہل فہم کے لئے (و) نیز ارشاد فرمایا ہے کہ ان (انبیاء و امم سابقین) کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے واسطے بڑی عبرت ہے (ز) و نیز ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک اس میں نشانی ہے اس قوم کے لئے جو سمجھتی ہو۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ سی وہشتم موت اور مابعد الموت کا ذکر

حدیث اوّل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لذتوں کو قطع کرنے والی یعنی موت کو بہت یاد رکھو (ترمذی نسائی ابن ماجہ) **حدیث دوم**۔ ونیز آنحضرت نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب مومن کی موت آتی ہے تو (کفن کے واسطے) رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں (اور مومن کی روح کو) کہتے ہیں کہ نکل اس حال میں کہ تو خدا سے خوش ہے اور خدا تجھ سے خوش ہے (چل) خدا کی (دی ہوئی) راحت (اور رحمت) کی طرف اور (عمدہ اور فراخ روزی کی طرف اور ایسے رب کی طرف (جو تجھ سے) ناراض نہیں ہے پس وہ مشک کی بہترین خوشبو جیسی (مہکتی ہوئی) نکلتی ہے (اور اسی روایت میں آگے یہ بھی ہے کہ) اور جب کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے پاس ایک ٹاٹ لیکر آتے ہیں (اور اسکی روح کو کہتے ہیں کہ) نکل خدائے عزوجل کے عذاب کی طرف اس حال میں کہ تو بھی ناخوش ہے اور خدا بھی تجھ سے ناراض ہے پس وہ نہایت بدبودار مردار کی طرح سڑی ہوئی نکلتی ہے الخ (احمد و نسائی) **حدیث سوم**۔ ونیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (جب مومن کی روح) بدن کی طرف لوٹا دی جاتی ہے تو میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھلا کر کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر وہ کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے پھر وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے وہ جواب میں کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا علم کیا ہے (جس کے ذریعہ سے تجھ کو دین معلوم ہوا) وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا اور اسکو سچا سمجھا (افسوس) کہ آج بعض نام نہاد مسلمان اس علم کو حاصل نہیں کرتے بلکہ دنیوی علم میں منہمک ہو کر اسکو بالکل چھوڑ بیٹھتے ہیں یاد رکھو کہ قبر میں جا کر ملانوں ہی کی شاگردی کام آویگی پھر (اس سوال جواب کے بعد) ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا ہے پس اسکے لئے جنت سے فرش بچھا دو اور جنت ہی سے اسکو لباس پہنا دو اور اسکے واسطے جنت کیطرف دروازہ بھی کھول دو آنحضرت نے فرمایا کہ پھر (دروازہ کھلتے ہی) اس کے پاس جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور اسکے لئے نگاہ پہنچنے تک قبر میں فراخی کر دیجاتی ہے (اور کافر کا حال اسکے برعکس ذکر فرمایا ہے (احمد و ابوداؤد) **حدیث چہارم**۔ اور آنحضرت نے ارشاد

فرمایا ہے کہ ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیواسطے (جنت میں) ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا گذر ہوا (جیسا کہ آدمی سوچا کرتا ہے کہ یوں چاہیئے یوں ہونا چاہیئے یعنی اس خیالی پلاؤ میں بھی کسی کو ان چیزوں کا خطرہ نہیں ہوا (متفق علیہ) **حدیث پنجم**۔ ونیز آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل دوزخ میں سب سے کم عذاب اس شخص کا ہے جس کو آگ کی دوجوتیاں اور ان کے دو تسمے پہنائے جائیں گے کہ انکی وجہ سے اسکا دماغ دیگ کیطرح کھولتا ہوگا اور اس کو یہ گمان بھی نہ ہوگا کہ کسی کو اس سے زیادہ عذاب ہورہا ہے اور درحقیقت وہ سب سے کم عذاب ہوگا (متفق علیہ) **حدیث ششم**۔ ونیز آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیشک تم اپنے پروردگار کا دیدار کروگے جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ (باوجود زیادہ ہجوم کے بھی) کوئی کسی کے لئے اس کے دیکھنے میں مزاحم نہیں ہوتا (بلکہ مختلف مقامات سے بھی سب کے سب سکو بے تکلف دیکھ لیتے ہیں پس دیدار خداوندی میں یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ اتنے لوگوں کو کس طرح دیدار ہوگا (متفق علیہ) **آیت مبارکہ** اور حق تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے پھر تم ہماری طرف لوٹا دیے جاؤگے۔

اضافہ (الف) ونیز ارشاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہنم پر پلصراط رکھی جاوے گی (اور اسی روایت میں ہے) کہ اور بعض آدمی (یعنی کافر) تو ان میں سے اپنے عمل (بد) کے سبب بالکل ہی ہلاک ہوجاویں گے اور ان میں سے بعض (یعنی گنہگار مسلمان) کو عذاب ہوگا مگر وہ پھر نجات پاوینگے (متفق علیہ) (ب) ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ سب لوگ جہنم پر آوینگے (پھر نیک لوگ) اپنے اعمال (حسنہ) کیوجہ سے وہاں سے عبور کرجاویں گے (یعنی اس پر سے گذر جاویں گے) پس اول ان (گذرنے والوں) میں سے بجلی کی مانند گذر جاویگا پھر ہوا کیطرح پھر تیز گھوڑے کی طرح پھر اونٹ سوار کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح پھر آدمی کے چلنے کی طرح (ترمذی و دارمی) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ سی ونہم عاشورہ کے بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے بعد اللہ تعالےٰ کا مہینہ محرم ہے (یعنی اسکی دسویں تاریخ کو روزہ رکھنا رمضان کے سوا اور سب مہینوں کے روزہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے (مسلم) **حدیث دوم**۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ عاشورہ کا روزہ کفارہ ہوجاتا ہے اس سال کا (یعنی اس سال کے چھوٹے گناہوں کا)

جو اس سے پیشتر (گذر چکا) ہے (مسلم) **حدیث سوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو تم عاشوراء کا اور مخالفت کرو اس میں یہود کی اور (وہ اس طرح کہ) روزہ رکھو اس سے ایک دن پہلے کا یا ایک دن بعد کا (غرض تنہا عاشورہ کا روزہ نہ رکھو بلکہ اس کے ساتھ ایک روزہ پہلے کا یا بعد کا ملا لینا چاہئیے) عین جمع الفوائد عن احمد والبزار بلین والیہ ذہب فقہاء ناکرھوا انفراد عاشوراء بالصوم۔

حدیث چہارم۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ عاشوراء کا روزہ رمضان (کے روزے فرض ہونے) سے پیشتر (بطور فرضیت) رکھا جاتا تھا پس جب رمضان (کے روزوں کا حکم) نازل ہوا تو جس نے چاہا (عاشورہ کا روزہ) رکھا اور جس نے چاہا نہ رکھا (عین جمع الفوائد عن الستۃ الا النسائی)۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے فراخی کی اپنے اہل وعیال پر خرچ میں عاشورہ کے دن فراخی کرے گا اللہ تعالےٰ اس پر (رزق میں) تمام سال زرین وبیہقی وفی المرقاۃ قال العراقی لہ طرق بعضہا صحیح بعضہا علی شرط مسلم ہیں یہ دونوں باتیں تو نیکی ہیں ایک روزہ رکھنا کہ وہ مستحب ہے، دوسرے مصارف عیال میں کچھ فراخی کرنا (اپنی حیثیت کے موافق) اور یہ مباح ہے اس کے علاوہ اور سب باتیں جو اس دن میں کی جاتی ہیں خرافات ہیں لوگ اس دن میلہ لگاتے ہیں اور حضرات اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کا ذکر کرتے ہیں اور انکا ماتم کرتے ہیں اور مرثیہ پڑھتے ہیں اور روتے چلاتے بھی ہیں اور بعض لوگ تو تعزیہ اور علم وغیرہ بھی نکالتے ہیں اور ان کے ساتھ شرک وکفر کا معاملہ کرتے ہیں یہ سب باتیں واجب الترک ہیں شریعت میں اس ماتم وغیرہ کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ ان سب امور کی سخت ممانعت آئی ہے (ف) بعض لوگ اس روز مسجد وغیرہ میں جمع ہو کر ذکر شہادت وغیرہ سناتے ہیں اس میں ثقہ لوگ بھی غلطی سے شریک ہو جاتے ہیں اور بعض اہل علم بھی اس کو جائز سمجھنے کی عظیم غلطی میں مبتلا ہیں درحقیقت یہ بھی ماتم ہے گو مہذب طریقہ سے ہے سینہ وغیرہ وحشی لوگوں کی طرح سے نہیں کوٹتے لیکن حقیقت ماتم کی یہاں بھی موجود ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ **آیت مبارکہ**۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالےٰ نے پس جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

اضافہ (الف) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے پایا اس پر آپ نے ان سے فرمایا یہ کیا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو انھوں نے کہا یہ بڑا دن ہے اس میں اللہ تعالےٰ نے موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اسکی قوم غرق ہوئی پس موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ بطور شکر کے رکھا تو ہم بھی اس کا روزہ رکھتے ہیں پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہم تم سے زیادہ حقدار اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا روزہ رکھا اور (دوسروں کو) اس کے روزہ کا حکم دیا۔ (متفق علیہ)
(ب) اور حدیث شریف میں ہے کہ جب رسول خدا نے روزہ رکھا اور اس روزہ کا حکم دیا تو انھوں نے (یعنی صحابہ نے) عرض کیا کہ یہ ایسا دن ہے جس کو یہود و نصاریٰ معظم سمجھتے ہیں (پس اس میں روزہ رکھنے سے مشابہت کا شبہ ہوتا ہے) اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو تاریخ کو (بھی) ضرور روزہ رکھوں گا تاکہ مشابہت کا شبہ جاتا رہے (مسلم)

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ چہلم ماہ صفر کے بیان میں

آیت مبارکہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے کہ بیشک مہینوں کا ہٹانا کفر میں (ترقی کا باعث) ہے (یعنی منجملہ اور کفریات کے یہ حرکت بھی کفر ہے جو کفار قریش ماہ محرم وغیرہ کے متعلق کیا کرتے تھے مثلاً اپنی غرض سے محرم کو صفر قرار دیکر اس میں لڑائی کو حلال کہدیتے تھے وغیر ذلک **حدیث اوّل**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ (مرض کا) تعدیہ ہے (ملکہ جس طرح اولاً حق تعالیٰ کسی کو مریض بناتے ہیں اسی طرح دوسرے کو اپنے مستقل تصرف سے مریض کردیتے ہیں میل جول وغیرہ سے کوئی مرض کسی کو نہیں لگتا یہ سب وہم ہے) اور نہ (جانور کے اڑنے سے) بدشگونی لینا کوئی چیز ہے (جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ داہنی جانب سے تیتر وغیرہ اڑے تو اس کو اچھا سمجھتے ہیں اور بائیں جانب سے اڑے تو منحوس جانتے ہیں یہ سب ڈھکوسلے ہیں) اور نہ الّو کی نحوست کوئی چیز ہے (جیسا کہ عام طور پر لوگ اس کو منحوس خیال کرتے ہیں یہ بالکل من گھڑت بات ہے اور حدیث صریح کے خلاف ہے اور ایک رسم اس ماہ میں آخری چہارشنبہ کی مروج ہے یہ بھی بالکل بے اصل ہے ۱۲
حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدفالی شرک ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا **حدیث سوم**۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں ایسا کوئی نہیں جس کو خیال نہ آتا ہو ولیکن اس کو توکل کے ذریعہ سے بھگا دیتا ہے (ابوداؤد و ترمذی) **ف** جو باتیں مشہور ہو اسکا خیال وقت پر آہی جاتا ہے لیکن اس خیال پر عمل کرنا یا اس کو دل میں جمانا جائز نہیں ہے بلکہ توکل کے خیال کو غالب کرلے تو وہ خیال باطل فوراً رفع دفع ہو جاویگا ۱۲ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت اور مکان اور گھوڑے میں نحوست ہونا جو (بخاری و مسلم میں) مروی ہے اس کے معنی ہیں کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان میں ہوتی جیسا کہ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔
آیت مبارکہ اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ (جب رسول اصحاب قریہ کیطرف بھیجے گئے تھے) انھوں نے (کفار سے) فرمایا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے لیا نحوست اس کو سمجھتے ہو کہ

تم کو نصیحت کی جاتی ہے بلکہ تم حد سے نکل جانے والے ہو

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و یکم ربیع الاول و ربیع الثانی کے بارے میں

حدیث اوّل - ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو مغرب سے پہلے دو رکعت تین بار ارشاد فرمایا اور تیسری مرتبہ جو چاہے لفظ بھی فرمایا بوجہ ناپسند فرمانے اس بات کے کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں (بخاری و مسلم) اس حدیث شریف سے معلوم ہوگیا کہ جو چیز شرعاً ضروری نہ ہو اس کو ضروری قرار دے لینا بھی شریعت کے خلاف اور ناجائز ہے اور اس پر محققین کا اتفاق ہے اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ اگر کسی غیر ضروری چیز کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا جس سے ضروری سمجھنے کا شبہ ہوتا ہو یہ بھی اسی کے مشابہ ہے لہٰذا ایسا برتاؤ بھی ممنوع ہے اور اس ماہ میں اکثر لوگ ذکر میلاد کی عادت رکھتے ہیں اس کا حکم بھی اس سے معلوم ہوگیا کہ اگر اس میں کوئی قید اور تخصیص (دن اور ماہ وغیرہ کی) نہ ہو تو وہ مباح کے درجہ میں ہے اور اگر اس میں کچھ قیود اور تخصیصات بھی ملی ہوئی ہوں تو دو حالتیں ہیں ایک یہ کہ ان قیود کو لازم سمجھتا ہو تب تو اس کے بدعت ہونے میں کوئی کلام ہی نہیں اور اگر ان قیود کو ضروری اور ثواب نہ سمجھتا ہو (بلکہ مباح سمجھ کر کسی مصلحت سے کرتا ہو) تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے لہٰذا اپنے اپنے درجہ کے موافق دونوں کو منع کیا جاوے گا پس جس عالم نے ذکر میلاد والوں کے ساتھ یہ گمان رکھا کہ وہ اس کو ضروری اور قربت خیال کرتے ہیں اس نے ان کو منع کیا اور جس عالم نے اس اعتقاد (فاسد) کی طرف دھیان نہیں کیا وہ جائز کہتا ہے اس سے اختلاف علماء کی وجہ معلوم ہوگئی) اور جو شخص عوام کی حالت کو بغور دیکھے کہ وہ ان قیود یا اس فعل غیر ضروری کے تارک پر ایسی بری طرح ملامت اور اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی ملامت نماز روزہ ترک کرنے پر بھی نہیں کرتے وہ شخص منع کرنے والوں کے فتویٰ کو بلا شبہ ترجیح دیگا اور یہ اختلاف علماء کا ایسا ہے جیسا کہ سلف میں ہو چکا ہے کہ ان میں بعض نے تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کو منع قرار دیا ہے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اور اسی طرح بعض صحابہ نے محصب میں ٹھہرنے کو حج کرنے والے کے واسطے سنت کہا ہے اور بعض صحابہ نے کہا کہ یہ کوئی چیز نہیں اور اسی طرح بہت احکام ہیں پس اس اختلاف علماء کو جو در بارہ ذکر مولد شریف وغیرہ ہو رہا ہے ہتوا بنانا سخت نادانی ہے)

اور اگر ذکر میلاد میں کوئی بات کھلم کھلا خلاف شرع ہے تو پھر اس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش ہی نہیں وہ سب کے نزدیک منع ہے اور اس تحقیق سے گیارھویں کا حکم بدرجہ اولی معلوم ہوگیا جو ربیع الثانی میں خصوصاً و نیز دیگر مہینوں میں عموماً کی جاتی ہے۔

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے کہ بلند کیا ہم نے آپ کے ذکر کو۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل و دوم متعلق رجب

حدیث اول۔ جب رجب کا مہینہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے کہ اے اللہ برکت دے ہمارے رجب میں اور شعبان میں اور پہونچا ہم کو رمضان تک (بیہقی) اس ماہ کی ستائیسویں شب کو معراج ہوئی ہے اور چند روایتیں ۲۷ تاریخ کو روزہ رکھنے کے بارہ میں بھی آئی ہیں لیکن کوئی قوی سند سے مروی نہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ روزہ نہ رکھا جاوے ہاں اگر کوئی سنت نہ سمجھے بوجہ ضعف روایات کے اور ویسے ہی روزہ رکھ لے کہ اگر زیادہ ثواب نہ ملا تو نفل روزہ کامل جاوے گا تو مضائقہ نہیں اور بعض لوگ قصہ معراج کو اس رات میں بیان کرتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو کہ مولود شریف کا حکم گذر چکا ہے اور ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے البتہ لے جائیں گے آپ ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر (یہاں تک کہ ساتوں آسمان سے گذر گئے)

ترجمہ آیات واحادیث خطبۂ چہل و سوم ماہ شعبان کے اعمال میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار رکھو شعبان کے چاند کی رمضان کیلئے (یعنی جب ماہ شعبان کی تاریخ صحیح ہوگی تو رمضان میں اختلاف کم ہوگا۔ (ترمذی)

حدیث دوم۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اور کسی ماہ (کے چاند) کا اتنا خیال نہ فرماتے تھے (ابوداؤد) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان کے ایک دن یا دو دن پہلے سے روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ وہ شخص (کسی) خاص دن کا روزہ رکھا کرتا ہو (اور رمضان سے ایک دن پہلے وہ دن ہو مثلاً ہر پیر کو روزہ رکھنے کا معمول ہے اور ۲۹ شعبان کو پیر کا دن ہے)، تو وہ شخص اس دن بھی روزہ رکھ لے (متفق علیہ) حدیث چہارم۔ اور آنحضرت صلعم نے شعبان کی پندرھویں رات کے

بارہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب بنی آدم لکھ لئے جاتے ہیں جو اس سال میں پیدا ہوں گے اور اسی میں وہ سب بنی آدم بھی لکھ لئے جاتے ہیں جو اس سال میں مریں گے اور اسی رات میں انکے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں اُن کے رزق نازل ہوتے ہیں (بیہقی)

ف۔ اعمال اٹھائے جانے سے مراد ان کا پیش ہونا ہے اور رزق نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس سال میں جو رزق ملنے والا ہے وہ سب لکھدیا جاتا ہے اور گو یہ سب چیزیں پیشتر سے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں مگر اس رات کو لکھ کر فرشتوں کے سپرد کردیا جاتا ہے واللہ اعلم۔

حدیث پنجم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدھے شعبان کی رات ہو تو اس رات کو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالےٰ اس رات غروب آفتاب کے وقت ہی سے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشدوں کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو روزی دوں کیا کوئی مصیبت زدہ ہے (کہ وہ عافیت کی دعا مانگتے اور) میں اس کو عافیت دوں کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے (ارشاد تیسیر یہی رحمت کا دریا بہتا رہتا ہے) یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاوے (ابن ماجہ)

آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے کہ بیشک ہم نے نازل کیا ہے اس (قرآن) کو برکت والی رات میں بلا شبہ ہم آگاہ کرنے والے ہیں اسی (رات) میں) ہر حکمت والا معاملہ ہمارے حکم سے طے کیا جاتا ہے بیشک ہم آپ کو پیغمبر بنانے والے ہیں (فسر الآیۃ بلیلۃ النصف من شعبان عکرمۃ کذا فی الدر المنثور عن ابن جریر و ابن المنذر و ابن حاتم)

اضافہ (الف) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو شعبان سے زیادہ روزہ رکھتے ہوئے کسی ماہ میں نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ (کل) ماہ شعبان میں روزہ رکھتے تھے سوائے تھوڑے دنوں کے (متفق علیہ) ۱۲ (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں پس مغفرت فرمادیتا ہے سب مخلوق کی مگر مشرک اور کینہ والے شخص کے لئے (مغفرت نہیں فرماتا) (ابن ماجہ) اور ایک روایت میں ہے مگر دو شخص ایک کینہ رکھنے والا اور ایک قتل ناحق کرنے والا۔ اور ایک روایت میں ہے یا قطع رحم کرنے والا (عین ما ثبت بالسنۃ عن سعید بن منصور) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالےٰ نظر (رحمت) نہیں کرتا ہے اس رات میں (بھی) مشرک کی طرف اور کینہ والے کی طرف اور نہ قاطع رحم (یعنی رشتہ ناتہ والوں سے بلا وجہ شرعی تعلق توڑنے والے) کیطرف

اور نہ پائجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکانے والے کی طرف اور نہ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کیطرف اور نہ ہمیشہ شراب پینے والے کیطرف (البتہ اگر توبہ کرچکا ہے تو رحمت خداوندی اس پر بھی متوجہ ہوجاتی ہے (عین ما ثبت بالسنۃ عن بیہقی)

ف ان کے علاوہ بعض اور گناہ گاروں پر بھی نظر رحمت نہ ہونا دوسری روایتوں میں آیا ہے پس سب گناہوں سے توبہ کرنا چاہیئے، سب روایتوں پر نظر ڈالنے سے احقر کے فہم ناقص میں یہ آتا ہے کہ کبائر بدون توبہ معاف نہیں ہوتے اور صغائر سب اس رات کی برکت سے حق تعالے معاف کردیتا ہے واللہ اعلم (ج) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس رات (نفل) نماز کے سجدہ میں یہ دعاء مروی ہے۔ اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك (عین ما ثبت بالسنۃ عن البیہقی)

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عقاب سے تیرے درگذر کرنے کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں برتر ہے تیری ذات (مقدس) میں تیری ثنا کو شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے اسی روایت میں اور دعاء بھی ہے بخوف طوالت نقل نہیں کی گئی۔ اور ما ثبت بالسنۃ کے مولف نے فرمایا ہے کہ بیہودہ بدعات میں سے ایک یہ ہے جو کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلی ہوئی ہے یعنی چراغوں کا جلانا اور ان کا مکانوں اور دیواروں پر رکھنا اور اس پر فخر کرنا کہ (ہم نے زیادہ روشنی کی ہے) اور لوگوں کا کھیل کود کے لئے جمع ہونا اور آگ کے ساتھ کھیلنا اور آتشبازی جلانا۔ ظن غالب یہ ہے کہ یہ رسم ہنود کی رسم یعنی دیوالی سے لی گئی ہے جاہل مسلمانوں نے اس کو لے لیا ہے۔

ف۔ احقر کا ظن غالب یہ ہے کہ یہ قریب قریب تمام رسوم بدعیہ مثل سوم چہلم وغیرہ ہنود سے لئے گئے ہیں ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وچہارم رمضان شریف کی فضیلت کے بیان میں

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے اخیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا (غالباً اخیر تاریخ کو جمعہ واقع ہوا ہوگا یا جمعہ نہ ہوگا تو ویسے ہی وعظ فرمایا ہوگا) اے لوگو تحقیق سایہ ڈالا تم پر ایک بڑے مہینے نے برکت والے مہینے نے وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں

ایک رات ایسی آتی ہے جو کہ ہزار مہینے سے بڑھکر ہے (یعنی لیلۃ القدر) اللہ تعالیٰ نے اس (ماہ) کے روزے فرض کئے اور رات کا قیام تطوع قرار دیا (تطوع) کا لفظ کبھی سنت موکدہ پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ یہاں سنت موکدہ ہی مراد ہے۔ کیونکہ تراویح کا سنت موکدہ ہوتا ثابت ہے جیسا کہ خطبہ نمبر ۱۷ میں مذکور ہے۔ جس نے اس (ماہ) میں کوئی نیک خصلت (از قبیل نوافل) ادا کی وہ اس کے مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے سوا (کسی دوسرے ماہ) میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا ہو وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ایسی چیز ہے کہ اس کا بدلہ جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے (کہ اس میں فقراء کی زیادہ غمخواری کی جاتی ہے) اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جس نے اس میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کو گناہوں سے بخشش اور (دوزخ کی) آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اُس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے بدون اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جاوے ہم نے عرض کیا کہ اے رسول خدا ہم میں ہر شخص ایسا نہیں جو روزہ دار کو افطار کرانے کی گنجائش رکھتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جو کہ روزہ دار کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا ایک پانی کے گھونٹ (وغیرہ) سے افطار کرا دے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے سیراب کرے گا کہ پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس ہی نہ لگے گی (اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت میں پیاس ہی نہیں بقولہ (انک لا تظمأ فیہا) اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول (حصہ یعنی عشرہ اولیٰ) رحمت ہے اور درمیان اس کا مغفرت ہے اور اخیر (حصہ) اس کا آگ سے آزادی ہے اور جس نے اس ماہ میں اپنے باندی غلام سے بوجھ ہلکا کیا (یعنی ان سے خدمت لینے میں تخفیف کر دی) اس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے اور (دوزخ کی) آگ سے آزاد کر دیتا ہے (بیہقی)

آیت مبارکہ۔ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے مومنو فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کئے گئے تھے تم سے پہلے لوگوں پر تا کہ تم بچو (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے) **اضافہ (الف)** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس رمضان آ گیا ہے مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں اللہ کیواسطے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو شخص اس رات (کی خیر و برکت) سے محروم رہا وہ

بالکل ہی محروم رہا (احمد و نسائی) (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جبکہ رمضان شروع ہو چکا تھا) بیشک یہ مہینہ آیا تمہارے پاس اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا پس وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم ہوتا اس سے مگر ہر بے نصیب (ابن ماجہ)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و پنجم روزے کے بیان میں

حدیث اوّل۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کر دئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش جنات اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں پس نہیں کھولا جاتا ان میں سے کوئی دروازہ (پورے مہینہ تک) اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے برائی چاہنے والے رک جا اور اللہ کیلئے بہت لوگ (بہ برکت ماہ رمضان) آزاد کئے ہوئے ہیں دوزخ سے اور یہ (ندا اور پکار) ہر رات ہوتی ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

حدیث دوم۔ اور ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ بنی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (اس طرح کہ) ایک نیکی دس گنی ہوتی ہے سات سو گنی تک فرمایا اللہ تعالےٰ نے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دونگا۔ چھوڑتا ہے (روزہ دار) اپنی خواہش کو اور اپنے کھانے (پینے) کو میری وجہ سے روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت ہوگی اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے (اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ پھر مسواک کرنا اچھا نہ ہوگا کیونکہ مسواک کے بعد بھی وہ بو جو خلو معدہ کے باعث آتی ہے زائل نہیں ہوتی مسواک سے تو فقط دانتوں کی بدبو دور ہو جاتی ہے) اور روزہ ڈھال ہے (دوزخ سے) اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اس کو چاہیئے کہ نہ فحش بات کہے اور نہ بیہودہ چلاوے پس اگر کوئی اس کو برا کہے یا اس سے کوئی جھگڑا کرنے لگے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ)

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالےٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے پس اب تمہیں اجازت دی جاتی ہے کہ تم مباشرت کرو ان (بیویوں اور باندیوں) سے اور طلب کرو اس کو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھدیا ہے اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ سفید دھاری فجر کی ظاہر ہو جاوے (رات کی) سیاہ دھاری سے پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔ **اضافہ** (الف) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے (روزہ رکھکر بھی) بیجا بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا اللہ تعالیٰ کو اس کے

کھانے پینے کو چھوڑنے کی حاجت نہیں ہے (یعنی اس روزہ کو قبول نہیں کرتا) (بخاری) (ب) نیز ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے (متفق علیہ۔ (ج) ونیز ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہیئے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت کا سبب ہے پس اگر نہ پاوے کوئی کھجور کو تو چاہیئے کہ پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے (ترمذی) (د) اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت یعنی اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء اللہ یعنی پیاس گئی اور رگیں تر ہوئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر خدا نے چاہا (ابو داؤد) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل و ششم تراویح کے بیان میں

حدیث اول۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے اس (کی راتوں) کا جاگنا (یعنی تراویح پڑھنا) مسنون کیا ہے پس جس شخص نے اس کے روزے رکھے اور اسکی (راتوں) میں قیام کیا (تراویح کے واسطے) محض ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے وہ گناہوں سے ایسا نکل جاویگا کہ اس دن تھا جس دن اسکو ماں نے جنا تھا (عین ترغیب عن النسائی) حدیث دوم۔ ونیز ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے بخشدئے گئے اس کے گذشتہ گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے اسکے (بھی) گذشتہ گناہ بخشدئے گئے اور جس شخص نے ایمان اور طلب ثواب کیوجہ سے لیلۃ القدر کو شب بیداری کی اسکے (بھی) گذشتہ گناہ بخشدے گئے (متفق علیہ) حدیث سوم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ روزہ اور قرآن بندہ کی شفاعت کرینگے روزہ کہیگا اے میرے رب میں نے اسکو کھانے سے اور خواہشوں سے دن بھر روکا۔ پس اسکے لئے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن شریف کہیگا میں نے اسکو رات میں سونے سے روکا پس اسکے بارہ میں میری شفاعت قبول فرما پس دونوں کی شفاعت قبول ہوجاویگی (بیہقی) حدیث چہارم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور ایک بائیں ہے پس اگر وہ شخص نماز کو پورا کر دیتا ہے تو وہ دونوں اس کو لیکر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور اگر اسکو پورا نہ کیا

تو اس نماز کو اس تنگی کے منہ پر مارتے ہیں (اسی طرح روزہ وغیرہ کا حال بھی ہوتا ہوگا (عین ترغیب عن الاصبہانی) **حدیث پنجم**۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قول خداوندی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس کو خوب صاف صاف پڑھو اور کھجوروں کی طرح اس کو منتشر نہ کرو اور نہ شعر کی طرح جلدی پڑھو اس کے عجائب میں ٹھہر کر غور کرو اور اس کے ساتھ دلوں کو متاثر کرو اور تم میں سے کوئی (بلا سوچے سمجھے) آخر سورت کا ارادہ نہ کرے عین الدر المنثور عن العسکری فی" واعظ عن علیؓ) **آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے اے کپڑوں میں اپٹنے والے (نبی) رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیجئے یا کچھ زیادہ کر دیجئے۔ اور قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو۔ **اضافہ**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کے لئے روزہ سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں اور بہت شب بیدار ایسے ہیں کہ انکو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں (دارمی) ف جو لوگ روزہ اور شب بیداری کے حقوق ادا نہیں کرتے اس حدیث شریف سے انکو سبق حاصل کرنا چاہیئے ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وہفتم شب قدر اور اعتکاف کے بیان میں

آیات طیبات۔ ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے اور نہ مباشرت کرو (یعنی بدن بھی نہ ملنے دو) عورتوں سے جس زمانہ میں کہ تم معتکف ہو مسجد میں (اعتکاف کرنا بھی سنت ہے خاصکر عشرہ اخیر میں تو ہر بستی میں کم از کم ایک شخص کا اعتکاف میں بیٹھنا سنت موکدہ ہے مگر کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا) وئیز ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہٗ نے کہ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے **حدیث اوّل** اور (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخشدئے گئے اُس کے گذشتہ گناہ (متفق علیہ) **حدیث دوم**۔ وئیز ارشاد فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اسکی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا (احمد نسائی) اور سعید بن المسیب نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر کو (عشاء کی) جماعت میں حاضر ہو گیا اس نے اس میں سے حصہ پالیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف میں محروم ہونیوالے سے وہ مراد ہے جو اس روز عشاء کی جماعت میں بھی شامل نہ ہوا ہو (جس جمع الفوائد عن مالک) **حدیث سوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ؐ نے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں اور ہر

شخص کیلئے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو۔ **حدیث چہارم**۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معتکف کے بارہ میں کہ وہ گناہوں سے بچتا ہے اور اس کے لئے نیک عمل (یعنی جن سے اعتکاف مانع ہو مثل عیادت وغیرہ) جاری کئے جاتے ہیں جیسا کہ ان اعمال کرنے والے کو ثواب ملتا ہے ایسا ہی معتکف کو بھی ملتا ہے واللہ اعلم۔ **حدیث پنجم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تلاش کرو تم شب قدر کو اخیر عشرہ میں رمضان کے (بخاری)۔ **آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلے۔ **ف** یہاں دس راتوں سے مراد عشرہ اخیرہ کی دس رات ہیں۔ (فسرہ ابن عباس کذا فی الدر المنثور)

اضافہ (الف) اور امام مالک رحمۃ اللہ نے کسی معتبر عالم سے روایت کی کہ وہ یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت ؐ کو پہلے لوگوں کی عمریں یا ان میں سے جتنی خدا نے چاہا دکھلائی گئیں پس گویا آپ نے اپنی امت کو اتنے اعمال سے قاصر خیال فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات یعنی لیلۃ القدر۔ آپ کو عطا فرمائی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے (عین ترغیب عن الموطا) **(ب)** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا وہ اعتکاف دو حج اور دو عمرے کے مانند ہے (عین ترغیب عن البیہقی) **(ج)** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب عشرہ اخیرہ داخل ہوتا تو کمر باندھتے (یعنی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے) اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں (یعنی ازواج مطہرات کو اور صاحبزادیوں کو) جگاتے (متفق علیہ) ۱۲ **(د)** اور حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا اے رسول خدا اگر مجھے (کسی طرح) شب قدر معلوم ہو جاوے کہ فلاں رات یہی ہے تو میں اس میں کیا کہوں آپ نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي کہو یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے پس میرے گناہ معاف فرما دے (احمد ابن ماجہ ترمذی) **(ہ)** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا لیلۃ القدر کے بارہ میں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان میں ہوتی ہے (ابو داؤد)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل وہشتم عید الفطر کے احکام میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلود ہو جیو اس شخص کی ناک کہ جس پر رمضان آیا پھر وہ ختم اس سے پیشتر کہ اس شخص کی بخشش کی جاوے (ترمذی)۔ **حدیث دوم** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیدار رہا عیدین کی دونوں راتوں میں طلب

ثواب کے لئے اسکا دل نہ مریگا جس دن سب دل مرینگے (عین ترغیب عن ابن ماجہ ومعناہ عن اوسط الطبرانی والکبیر) **حدیث سوم**۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (صدقہ فطر) ایک صاع گیہوں کا دو شخصوں کی طرف سے چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت (سب کی طرف سے نصف نصف صاع ہے) بہرحال تم میں جو غنی ہو اللہ تعالےٰ پاک کر دیتا ہے (صدقہ فطر ادا کرنیکی وجہ سے) اور تم میں جو فقیر ہو (اور پھر بھی صدقہ دیدے) تو اللہ تعالےٰ اس کو اس کے دینے سے بھی زیادہ عطا فرما دیتا ہے (ابو داؤد) **حدیث چہارم** اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع مقرر فرمایا ہے کھجور سے یا ایک صاع جو سے اور حکم دیا ہے کہ وہ ادا کیا جاوے نماز (عید) میں جانے سے پیشتر (متفق علیہ) **ف** پہلی روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ گیہوں نصف صاع دیجاتی ہے اور کشمکش بھی نصف صاع واجب ہے۔ اگر کوئی شخص علاوہ ان چار چیزوں (یعنی گندم وکشمکش۔ تمر۔ جو) کے دینا چاہے تو قیمت کا اعتبار ہے۔ پس نصف صاع گندم کی یا ایک صاع جو کی جو قیمت ہو اتنی قیمت کے چاول وغیرہ دیدئے جاویں اور صاع ۲۷۳ تولہ کا ہوتا ہے اور نماز عید سے پیشتر صدقہ فطر کا ادا کرنا مستحب ہے اگر بعد میں دیا جاوے تب بھی جائز ہے **حدیث پنجم** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر عید کے روز عیدگاہ میں تشریف لیجاتے پس اولاً نماز پڑھتے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور لوگ صف باندھے بیٹھے رہتے پس آپ خطبہ پڑھتے (متفق علیہ) **ف**۔ نماز کے بعد خطبہ میں خاموش بیٹھے رہنا واجب ہے پس جو لوگ شور وغل مچاتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں اور اسی طرح جو لوگ خطبہ چھوڑ کر چلدیتے ہیں وہ بھی برا کرتے ہیں اور جو لوگ بیٹھتے ہیں وہ بھی صف کا لحاظ نہیں رکھتے حالانکہ صف باندھے رہنا چاہئیے البتہ اگر کوئی شخص بیچ میں اٹھکر چلدیا یا اسواسطے صف ٹوٹ گئی ہو تو ان بیٹھنے والوں کو گناہ نہوگا بلکہ جو چلا گیا ہے یہ صف توڑنا اسکا فعل ہے۔ واللہ اعلم۔ **آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (روزہ میں مسافر اور مریض کے احکام کی وجہ سے کہ) اللہ تعالےٰ کو تمہارے ساتھ آسانی کرنا منظور ہے اور دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم روزوں کا شمار پورا کر لیا کرو اور تاکہ تم خدا کی بڑائی بیان کرو (یعنی اللہ اکبر کہا کرو) اور تعریف کیا کرو اس پر کہ تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ اُس کا شکر کیا کرو۔

اضافہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض کیا ہے۔ روزہ کو بے فائدہ اور فحش باتوں سے پاک کرنیکے واسطے اور مساکین کو کھلانے کے واسطے (ابو داؤد)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ چہل ونہم زیارت حرمین شریفین کے بیان میں

حدیث اول۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قول خداوندی الحج اشہر معلومات میں کہ وہ (یعنی حج کے معین مہینے) شوال اور ذیقعدہ اور ذالحجہ ہیں (عین الدر المنثور عن اوسط الطبرانی والخطیب و ابن مردویہ۔ نقل عن کثیر من اسلف آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے نے فرمایا ہے کہ اللہ کیلئے لوگوں کے ذمہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے انپر جو کہ اس تک سبیل (یعنی) کی طاقت رکھیں۔ **حدیث دوم** و نیز ارشاد فرمایا رسول خدا نے کہ جس شخص کو حج سے کسی کھلم کھلا ضرورت یا ظالم بادشاہ یار کاوٹ کے قابل مرض نے حج سے نہ روکا ہو اور پھر بھی (باوجود فرض ہونیکے) اسنے حج نہ کیا ہو پس خواہ وہ یہودی ہو کر مرے خواہ نصرانی (دارمی) **حدیث سوم۔** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے (خالص) اللہ کے لئے حج کیا اور اس میں فحش گوئی اور نہ گناہ کیا تو وہ شخص اس دن کی مانند لوٹتا ہے جس دن کہ اسکی ماں نے اس کو جنا تھا (متفق علیہ) **حدیث چہارم** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں وہ سب ذیقعدہ میں تھے سوائے اس ایک کے جو حج کے ساتھ تھا (کہ وہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا) (متفق علیہ) ف اس جگہ ایک قابل تعبیر بات یہ ہے کہ عوام لوگ ماہ ذیقعدہ کو منحوس سمجھتے ہیں یہ بڑی سخت بات ہے دیکھئے آنحضرت نے اس میں تین عمرے کئے ہیں اس سے کتنی برکت ثابت ہوتی و نیز یہ ماہ ذیقعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے جیسا کہ حدیث اول میں گذر چکا۔ **حدیث پنجم** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کو ملا کر کرو کیونکہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور (یعنی مقبول) کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں (ترمذی و نسائی)

حدیث ششم۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی (عین آثار السنن عن ابن خزیمہ فی صحیحہ والدارقطنی و اکرین واسنادہ حسن) ف جن کو گنجائش ہو وہ حج کے ساتھ زیارت مدینہ کا شرف بھی ضرور حاصل کریں کہ اسکی بڑی فضیلت وارد ہوتی ہے بلکہ تاکید بھی روایات میں آئی اور اس روایت سے متعلق ہے کہ قبر شریف کی نیت سے سفر کرنا بھی مضائقہ نہیں رکھتا۔

آیت مبارکہ۔ اور حق تعالے شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (ابراہیم علیہ السلام سے یہ بھی کہا گیا تھا

کہ) لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو لوگ تمہارے پاس (حج کیلئے چلے) آئیں گے پیادہ بھی اور دبلی اونٹنی پر بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچی ہونگی۔ **اضافہ (الف)** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسکو چاہیئے کہ جلدی کرے (ابوداؤد و دارمی) (ب) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور حقیر اور رنجیدہ نہیں دیکھا گیا اور نہیں ہے یہ مگر اسی کی وجہ سے جو کہ رحمت کا نازل ہونا اور خدائے تعالےٰ کا بڑے بڑے گناہ سے درگذر فرمانا دیکھتا ہے سوائے (جنگ) بدر کے (کہ اس میں تو یوم عرفہ کے برابر یا زیادہ اسکی خواری وغیرہ دیکھی گئی) کیونکہ (اس روز) اس نے جبریل علیہ السلام کو فرشتوں کی صفیں ترتیب دیتے ہوئے دیکھا تھا (مالک مرسلاً بشرح السنہ) (ج) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (ایک) عمرہ (دوسرے) عمرے تک کفارہ ہے اُن دونوں کے درمیان (کے گناہوں) کا (عین ترغیب عن مالک والشیخین والترمذی والنسائی و ابن ماجہ) (د) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج کرنیوالے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالےٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا مانگیں تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر وہ استغفار کریں تو خدا اُن کی مغفرت کر دیتا ہے (عین ترغیب نسائی و ابن ماجہ) ۱۲

ترجمہ آیات و احادیث خطبہ پنجاہم ماہ ذوالحجہ کے بیان میں

حدیث اوّل۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی دن عشرہ ذی الحجہ کے سوا ایسے نہیں کہ اُن میں عبادت کرنا خدائے تعالےٰ کو زیادہ پسند ہو اُن میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے (دسویں کو روزہ رکھنا حرام ہے پس یہ فضیلت نو دنوں کے لئے ہے) اور انکی ہر رات کا جاگنا شب قدر میں جاگنے کے برابر ہے (ترمذی ابن ماجہ) **حدیث دوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں امید کرتا ہوں اللہ سے کہ عرفہ کا روزہ کفارہ ہو جاتا ہے ایک سال گذشتہ اور ایک سال آیندہ کا (مسلم) **حدیث سوم**۔ اور روایت ہے کہ عبداللہ ابن مسعودؓ تکبیر پڑھا کرتے تھے عرفہ کی فجر سے یوم نحر کی عصر تک (ہر نماز کے بعد آواز بلند) فرمایا کرتے تھے اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد اور حضرت علیؓ عرفہ کی فجر سے ایام تشریق کے اخیر دن (یعنی تیرہویں) کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) تکبیر پڑھا کرتے تھے (ہر دو عن ترغیب عن ابی بکر بن ابی شیبہ مع تصحیح السندین) **ف** چونکہ حضرت علیؓ کی روایت بھی بسند صحیح سے ثابت ہے اس واسطے

حنفیہ کا عمل اسی پر ہے اور عبداللہ بن مسعود نے زاید کی نفی نہیں کی لہذا ان کے خلاف بھی نہیں ہوا۔
آیت مبارکہ۔ اور ارشاد فرمایا حق تعالےٰ شانہ نے قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور طاق کی اور جفت کی **ف** درمنثور میں متعدد سندوں سے روایت درج کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس آیت میں لیالی عشرہ سے عشرہ ذوالحجہ مراد ہے اور وتر (طاق) سے عرفہ کا دن اور شفع (جفت) سے قربانی کا دن یعنی دسویں تاریخ مراد ہے اور عیدین کی رات میں شب بیداری کی روایت رمضان کے اخیر خطبہ میں گذر چکی ہے۔ واللہ اعلم۔ **اضافہ (الف)** ونیز ارشاد فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عرفہ کا روزہ ہزار روزہ کی برابر ہے (عین ترغیب عن البیہقی) **(ب)** ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اس کے پے در پے دو سال کے گناہ بخش دئے جائیں گے (عین ترغیب عن ابی یعلی) **(ج)** ونیز ارشاد فرمایا ہے کہ نہ کوئی دن اللہ کے نزدیک افضل ہے اس عشرہ (ذالحجہ) سے اور نہ کسی دن میں عمل کرنا ان میں عمل کرنے سے افضل ہے پس (خصوصیت سے) کثرت رکھو ان میں لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کی کیونکہ تہلیل و تکبیر اور ذکر اللہ کے دن ہیں (عین الدرالمنثور عن البیہقی) ۱۲

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ عید الفطر

حدیث اوّل۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر عوام کیلئے ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (متفق علیہ) **حدیث دوم۔** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انکی عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ انکی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے پس ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو کیا بدلہ ہے اس شخص کا جس نے اپنے کام کو پورا کر دیا سو وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ان کا بدلہ یہ ہے کہ انکا ثواب پورا دیا جائے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میرے بندے اور بندیوں نے میرے فرض کو پورا کر دیا جو ان پر ہے پھر نکلے فریاد کرتے ہوئے قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی اور اپنے کرم کی اور اپنے علو (شان) کی اور اپنے مرتبہ کے بلند ہونے کی میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا۔ پھر (اپنے بندوں سے خطاب) فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤ تم تحقیق میں نے تمکو بخشدیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے (آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا پس وہ (نماز کے بعد) بخشے ہوئے لوٹتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان) اور صدقہ فطر کا مسئلہ پیشتر گذر چکا ہے اس جگہ ۲ دو مسئلے اور لکھے جاتے ہیں ایک یہ کہ۔
حدیث سوم۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو ایسا ہو گیا جیسا کہ ہمیشہ (یعنی سال بھر) روزے رکھے (مسلم) **ف**

اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک نیکی کے بدلہ میں دس نیکیاں ملتی ہیں پس رمضان کے روزہ رکھنے سے دس ماہ کے روزوں کا ثواب مل چکا چھ روزے اور رکھے تو بقیہ دو ماہ کا ثواب حاصل ہوگیا ۱۲ دوسرا مسئلہ یہ ہے **حدیث چہارم** حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے خطبہ میں تکبیر بکثرت پڑھا کرتے تھے (ابن ابن ماجہ) **آیت مبارکہ** اور ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہٗ نے کہ بیشک نجات پائی اس شخص نے جس نے زکوۃ دی (یعنی صدقہ فطر ادا کیا) پھر اللہ کا نام لیا (یعنی تکبیر پڑھی) پھر نماز پڑھی۔ عبید بن حمید اور ابن المنذر نے حضرت ابو سعید خدری سے زکوٰۃ سے مراد صدقہ فطر اور نماز سے عید مراد ہونا نقل کیا ہے (کذافی الدر المنثور) اور حضرت مولف سلمہ نے فرمایا ہے کہ اس تفسیر پر اگر ذکر اسم ربہ سے راستہ میں تکبیر کہنا مراد لے لیا جاوے تو بعید نہیں ہے ۔۱۲ **اضافہ (الف)** اور حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں) تشریف لائے اور اُن (اہل مدینہ) کے لئے دو روز تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے پس آپ نے دریافت فرمایا یہ دو دن کیا ہیں انھوں نے عرض کیا کہ ان میں ہم کھیل کود کیا کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم کو اللہ نے ان دونوں کے بدلہ میں ان سے اچھے دو دن عطا فرمادیے ہیں بقرعید کا دن اور عید کا دن (ابو داؤد) **(ب)** اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستے کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں پس پکارتے ہیں اے مسلمانوں کے گروہ چلو رب کریم کی طرف جو احسان کرتا ہے بھلائی کے ساتھ پھر اس پر بہت ثواب دیتا ہے (یعنی خود ہی توفیق عبادت دیتا ہے پھر خود ہی ثواب عنایت کرتا ہے) اور تحقیق تم کو قیام لیل کا حکم دیا گیا تھا پس تم نے قیام کیا اور تمکو روزے رکھنا کا حکم دیا گیا پس تم نے روزے رکھے اور اپنے پروردگار کی اطاعت کی پس تم انعام حاصل کرو پھر جب نماز پڑھ چکتے ہیں تو منادی پکارتا ہے آگاہ ہو جاؤ بیشک تمہارے رب نے تمکو بخشدیا پس لوٹو تم اپنے گھروں کی طرف کامیاب ہو کر پس وہ یوم الجائزہ ہے اور اس دن کا نام آسمان میں یوم الجائزہ (اور انعام کا دن) رکھا جاتا ہے (یعنی جمع الفوائد عن الکبیر)

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ عیدالضحیٰ

حدیث اوّل ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی آدم کا کوئی عمل بقرعید کے دن خدا تعالیٰ کو (قربانی کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں اور بیشک خون (قربانی کا زمین پر گرنے سے پیشتر ہی جناب الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے پس خوش کرو اس (قربانی) کیساتھ اپنا دل (ترمذی)

ابن ماجہ) **حدیث دوم**۔ اور صحابہؓ نے عرض کیا اے رسول خدا یہ قربانیاں کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سنت ہے (خدا کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا اور ہم ایک بکری وغیرہ کو ذبح کرتے ہیں مگر اسی پر ہمکو انکا پیرو کار قرار دیا گیا) عرض کیا پس ہمارے لئے اس میں کیا ہے اے اللہ کے رسول ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے عرض کیا (بھیڑ وغیرہ کی) اون میں کیا ملتا (اے اللہ کے رسول۔ آپنے ارشاد فرمایا اون میں بھی) ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے (احمد و ابن ماجہ) **حدیث سوم**۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے وسعت پائی قربانی کرنے کی (یعنی صاحب نصاب ہو اور) پھر بھی قربانی نہیں کی پس وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے (کس قدر دھمکی ہے قربانی ترک کرنے والے کے واسطے) عین ترغیب عن الحاکم مرفوعاً مع التصحیح وموقوفاً ولعلہ اشبہ وہو مع ذلک مرفوع حکما۔

حدیث چہارم۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا ہے کہ قربانی بقر عید سے دو دن بعد تک (بھی جائز) ہے۔ **حدیث پنجم**۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اسی طرح روایت ہے (مالکؒ) **آیت مبارکہ**۔ اور حق تعالے شانہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ اللہ کے پاس نہ انکا گوشت پہونچتا اور نہ ان کا خون ولیکن اسکے پاس تمہارا تقوی پہنچتا ہے اسی طرح ان (جانوروں) کو تمہارا زیر حکم کر دیا جاتا ہے تم اس بات پر اللہ کی تعریف (بیان) کرو کہ اسنے تمکو (قربانی وغیرہ) کی توفیق دی اور (اے محمدؐ) اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ **اضافہ۔ (الف)** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اے فاطمہؓ اپنی قربانی کیطرف اٹھو پس اسکے پاس حاضر ہو کیونکہ تیرے لئے (اسکا عوض) یہ ہے کہ اسکے خون سے جو اوّل قطرہ ٹپکے اسکے ساتھ تیرے گذشتہ گناہ بخشدئے جاویں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا اے رسول خدا کیا یہ بات خاص ہم اہل بیت کیواسطے ہے یا ہمارے اور سب مسلمانوں کیواسطے ہے آپنے ارشاد فرمایا بلکہ ہمارے اور سب مسلمانوں کیواسطے ہے (عین ترغیب عن البزار وابی الشیخ) ف اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے اور اگر وہاں غیر محرم بھی ہو تو پھر پردہ ضروری ہے۔ (ب) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے قربانی کی دل کی خوشی کے ساتھ طلب ثواب کے لئے وہ قربانی اس کے واسطے (دوزخ کی) آگ سے آڑ ہو گی (عین ترغیب عن کبیر الطبرانی) ۱۲۔

ترجمہ آیات واحادیث خطبہ استسقاء

حدیث اوّل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو آپ نے ممبر کیلئے حکم دیا پس وہ عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ (فلاں روز) سب باہر چلیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جب کہ آفتاب کا کنارہ ظاہر ہوا اور ممبر پہ تشریف فرما ہوئے اور تکبیر پڑھی اور اللہ کی حمد کی پھر ارشاد فرمایا تحقیق تم لوگوں نے شکایت کی ہے اپنے شہروں میں قحط ہونیکی اور بارش میں وقت مقررہ سے دیر ہو جانیکی اور اللہ تعالےٰ نے تمکو حکم دیا کہ اُس سے دعا مانگو اور تم سے وعدہ کیا کہ وہ قبول فرماویگا پھر فرمایا سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار نہایت مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے قیامت کے روز کا مالک ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے (تجھے کسی کی حاجت نہیں) اور ہم سب (تیرے) محتاج ہیں (اے اللہ) ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش نازل فرماوے اس کو ہمارے لئے ایک مدت تک قوت اور حاجت برآری کا) وسیلہ بنادے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے پس اُٹھائے رہے یہاں تک کہ ظاہر ہوگئی بغلوں کی سفیدی پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک پھیر لی اور اپنی چادر الٹ دی اور اُٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھوں کو پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور (ممبر سے) اُترے پس دو رکعت پڑھیں پس (اسی وقت) اللہ تعالیٰ نے ایک بادل ظاہر کیا وہ گرجا اور چمکا پھر اللہ کے حکم سے برسا پس آپ اپنی مسجد تک نہ پہنچے تھے کہ نالے بہ پڑے اور جب آپ نے لوگوں کو سایہ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں پھر آپنے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اور بیشک میں اللہ کا بندہ اور اسکا رسول ہوں (ابوداؤد) ف حضرت مولف سلمہٗ نے خطبہ میں اختصار کیوجہ سے بقدر ضرورت روایت کی ہے ترجمہ میں پوری روایت لی گئی ہے اور اس روایت میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا مذکور ہے مگر دوسری روایتوں میں نماز کے بعد خطبہ پڑھنا وارد ہوا ہے اور اسی کو ترجیح دیگئی ہے چنانچہ ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کیلئے ایک روز تشریف لے گئے پس ہم کو دو رکعت پڑھائیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پھر خطبہ پڑھا اور دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اور (دعا کیوقت) قبلہ کیطرف رخ کیا دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اپنی چادر الٹ دی پس داہنی جانب کو بائیں شانے پر کر دیا اور بائیں جانب کو دائیں شانے پر کر لیا اسکی سند کو آثار السنن میں حسن کہا ہے۔ حدیث دوم۔ اور رسول اللہ نے یہ دعا بھی مانگی کہ اے اللہ ہم کو سیراب فرما ایسی بارش سے جو فریاد رسی کرنیوالی ہو جسکا انجام اچھا ہو ارزانی کرنیوالی ہو نفع دینے والی ہو ضرر دینے والی نہ ہو جلدی آنیوالی ہو دیر لگانیوالی نہ ہو۔ (ابوداؤد) حدیث سوم نیز آپنے

اس طرح بھی دعا مانگی تھی اے اللہ اپنے بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے مردہ (خشک) شہر کو زندگی (سرسبزی) عطا فرما (ابوداؤد) حدیث چہارم - و نیز یہ فرمایا اے اللہ سیراب فرما ہم کو بارش سے جو فریادرس ہو ارزانی کرنے والی ہو فراغت کا پانی ہو کڑک والے بادل سے ہو عام ہو تمام زمین کو گھیرے ہوئے ہو خوب بہنے والی ہو ہمیشہ نفع دینے والی ہو - اے اللہ ہم کو بارش سے سیراب فرما اور ہم کو مایوسوں میں سے نہ بنا - اے اللہ بلاشبہ بندوں کو اور بستیوں کو اور جانوروں کو ایسی مشقت اور تنگی ہے کہ تیرے سوا کسی سے اسکی شکایت نہیں کرتے اے اللہ ہمارے لئے کھیتی اُگا دے اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہم کو آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے اور ہمارے لئے برکتیں پیدا فرما دے - اے اللہ ہم سے مشقت کو اور بھوک (اور فاقہ) کو اور عریانی اُٹھا دے اور ہم پر سے بلا کو دور کر دے تیرے سوا اس کو کوئی دور نہیں کرتا اے اللہ ہم تجھسے مغفرت مانگتے ہیں بیشک تو غفار ہے پس ہمارے اوپر آسمان (کے پانی) کو بکثرت بہا دے (زاد المعاد عن الشافعیؒ)

حدیث پنجم اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے ایک دن مقرر کیا کہ اس میں سب عیدگاہ کی طرف نکلیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے جب کہ سورج طلوع ہوا اور آپ کی حالت یہ تھی کہ مزین نہ تھے (بلکہ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے) اور انکساری کے حال میں تھے اور (دل سے) عاجزی کر رہے تھے اور (نماز و خطبہ کے بعد) آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور تضرع و زاری کے ساتھ دعا شروع فرمائی اور ہاتھ خوب بلند اُٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو گئی پھر لوگوں کی طرف پشت پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اسوقت اپنی چادر مبارک بھی پلٹی اس حال میں کہ آپ قبلہ رو تھے پس (چادر کی) داہنی جانب بائیں (شانہ مبارک) پر کر لی اور بائیں جانب داہنے پر اور نیچے کی سمت اوپر کر لی اور اوپر کی سمت نیچے کر لی اور (پھر) قبلہ رو دعا مانگنے لگے اور لوگ بھی اسی طرح دعا مانگتے رہے - حوالہ بالا -

آیت مبارکہ - اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (وہ ایسی شان والا ہے کہ) بسا اوقات بارش برسا دیتا ہے لوگوں کے مایوس ہو جانے کے بعد اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کارساز قابل حمد ہے -

---

الحمد للہ کہ یہ رسالہ نافعہ آج بتاریخ ۱۳ رجب ۴۸ھ شب دوشنبہ میں اتمام کو پہنچا والحمد للہ اولاً وآخراً ۲۸ جمادی الثانیہ ۵۲ھ شب پنجشنبہ میں نظر ثانی سے فراغت ہوئی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

احقر عبدالکریم گمتھلوی عفی عنہ - مقیم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

اشرف العلوم کراچی

یہ ادارہ اس غرض کے لئے قائم کیا گیا ہے کہ اسلامی مذہبی تمام ضروریات متعلقہ عقائد۔ اعمال۔ اخلاق۔ معاشرت۔ سیاست۔ اقتصادیات وغیرہ پر ماہرین شریعت اور محقق علماء کی تصانیف اُردو زبان میں جمع کی جائیں اور اگر اس موضوع پر کوئی تصنیف نہ ہو اس پر نئی تصنیف کرا کر پیش کی جائے۔ بالخصوص حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ اور دوسرے بزرگان دیوبند۔ سہارنپور، دہلی وغیرہ کی وہ تصانیف جو اصلاح اعمال و اخلاق کے لئے تجربہ سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں ان کی اشاعت اس مکتبہ کا اہم مقصد ہے۔

انقلاب سنہ ۴۷ء کے دور میں یہ مکتبہ دیوبند سے کراچی منتقل کیا گیا بہت سا سرمایہ وہاں ضائع ہوا۔ اور بہت سا حمل و نقل میں صرف ہوا۔ یہاں ہنوز کوئی مناسب جگہ منظر عام پر دستیاب نہ ہونے کے سبب اپنی صحیح صورت میں قائم نہیں ہو سکا۔ تاہم بعونہٖ تعالیٰ سلسلۂ اشاعت و طباعت کا کسی قدر جاری رہا۔ ضرورت تھی کہ ان کتابوں سے مسلمانوں کی کوئی لائبریری بلکہ کوئی گھر خالی نہ رہے گا۔ ہمارے اختیار میں صرف اتنا ہی تھا کہ رقم کثیر صرف کر کے ان کو طبع کر دیا۔ آگے اُس کی اشاعت عام کرنا عام دیندار مسلمانوں کی ہمت و توفیق پر موقوف ہے۔ اور ان کی اشاعت ہی پر مکتبہ کے آئندہ عزائم موقوف۔ اس کی تازہ مطبوعات درج ذیل ہیں

ادارۂ اشرف العلوم کی مطبوعات جدیدہ

دعوات عبدیت

یہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ کا ایک خاص سلسلہ ہے جس کی ہر جلد میں دس وعظ اور سو ملفوظات جمع کئے گئے ہیں۔ مدت مدیدہ سے یہ سلسلہ نایاب ہے ادارہ نے اس کی پہلی جلد عمدہ طبع کرا کر مجلد کرائی ہے جلد پر سنہرے حرفوں میں کتاب کا نام چھپا ہوا ہے۔ مجلد کی قیمت صرف تین روپے ۳ر

باقی جلدوں کی کتابت تیار ہے۔ اس جلد کی اشاعت پر آئندہ جلدوں کی طباعت شروع ہو سکتی ہے۔

امداد الفتاویٰ مبوب

حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ کی تصانیف میں بڑی اہم چیزوں کے فتاویٰ ہیں جو امداد الفتاویٰ اور فتاویٰ اشرفیہ کے نام سے چار مستقل جلدوں اور چھ تتموں کی صورت میں شائع ہوئے تھے لیکن ان میں تبویب ترتیب نہیں تھی۔ نماز کا ایک مسئلہ دیکھنے کی ضرورت ہو تو ساری جلدوں اور تتموں کو تلاش کئے بغیر پورا مضمون حل نہ ہوتا تھا ادارہ نے سال بھر کی محنت اور زر کثیر کے صرف سے اس کی تبویب کرائی ہے اور ۲ جلدوں کی کتابت ہو کر پریس میں پہنچ ہوئی ہیں دو تین ماہ میں ان کی طیاری کی امید ہے باقی جلدوں کی طباعت اس پر موقوف ہے کہ موجودہ جلدیں شائع ہو کر ان کی رقم واپس آ جائے۔ دو جلدوں کی قیمت تقریباً دس روپے مع عمدہ جلد کے ہوگی۔ بالفعل رقم پیشگی بھیجنے کی ضرورت نہیں صرف فرمائش درج رجسٹر کرا دینا کافی ہے

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مبوب

یہ فتاویٰ پہلے آٹھ جلدوں میں طبع ہوا تھا مگر اس میں تبویب و ترتیب نہ ہونے کے سبب اُن سے مسائل کا معلوم کرنا مشکل تھا۔ اس مرتبہ تبویب و ترتیب کے ساتھ عمدہ طبع کیا گیا ہے۔ جلد اول و دوم طبع ہو چکی ہے جس کی قیمت مع عمدہ جلد کے چھ روپے ہے ۶ر

مطبوعات کے ملنے کا پتہ

اشرف العلوم کراچی

ادارۂ اشرف العلوم کی مطبوعات جدیدہ

خطبات الاحکام مع احکام الخطبہ

مصنفہ حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ بارہ مہینے کے ہر جمعہ کا علیحدہ خطبہ جس میں تمام ضروری احکام شرعیہ متعلقہ اعتقادات عبادات معاملات اخلاق وغیرہ سب جمع کر دیئے گئے ہیں اور تعمیم نفع کے لئے خطبوں کا ترجمہ علیحدہ ان کی ساتھ لگا دیا گیا ہے تاکہ مسلمان جمعہ کے دن خطبہ سننے سے پہلے یا بعد میں ترجمہ دیکھ کر اس کا مفہوم سمجھ سکیں اس مرتبہ ادارہ نے اس کے شروع میں احکام الخطبہ مصنفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔ کتابت۔ کاغذ۔ طباعت اعلیٰ سنہرے حرفوں سے چھپی ہوئی عمدہ جلدیں بنوائی گئی ہیں۔

قیمت مجلد ڈھائی روپے (عہ۸/)

〃 بلا جلد دو روپے (عہ/)

احکام اسلامیہ عقل کی نظر میں

تمام احکام شرعیہ کی عقلی حکمتیں باب وار اس میں جمع کر دی گئی ہیں مصنفہ حضرت حکیم الامۃ قدس سرہٗ۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ حال میں چھوٹی تقطیع پر خوبصورت طبع کی گئی ہے۔

قیمت مجلد عمدہ تین روپیہ چار آنہ (سے۴/)

حقانیت اسلام غیروں کی زبان پر

اسلام کے سوا دوسرے مذاہب نصاریٰ۔ یہود۔ ہنود۔ آریہ۔ پارسی وغیرہ مذاہب کے محقق علماء و فضلاء کی وہ شہادتیں جن میں مذہب اسلام پر عموماً یا اُس کے کسی خاص شعبہ کے متعلق مذہبی یا تمدنی لحاظ سے تبصرہ کیا گیا ہے ان کو حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ نے جمع فرما کر بنام شہادۃ الاقوام علی صدق الاسلام رسالہ "النور" تھانہ بھون میں شائع کرایا تھا اب کتابی صورت میں ادارہ نے شائع کی ہے

قیمت مع عمدہ جلد کے ڈیڑھ روپیہ (عہ۸/)

آداب زندگی

حضرت حکیم الامت رحؒ کے چار اہم رسالوں کا مجموعہ ہے۔ آداب المعاشرت حقوق الاسلام۔ حقوق الوالدین۔ اغلاط العوام۔ اس قابل ہے کہ بچوں اور عورتوں کے نصاب تعلیم میں داخل کیا جائے۔ اس مرتبہ ادارہ نے ان کو چھوٹی خوبصورت تقطیع پر نہایت عمدہ طبع کیا ہے۔ اور خوبصورت جلدیں بنوائی ہیں۔ قیمت مجلد ایک روپیہ (عہ/)

حیوۃ المسلمین مکمل مع شرح مقدمہ

یہ کتاب حضرت حکیم الامت کی ایک اہم تصنیف ہے۔ جو مسلمانوں کے موجودہ مصائب کا روحانی نسخہ اکسیر ہے ضرورت ہے کہ اس کو بچوں عورتوں کے نصاب تعلیم میں داخل کیا جائے اور کسی مسلمان کو اس کی تعلیم یا کم از کم سننے سے خالی نہ چھوڑا جائے۔ ادارہ نے اس کو چھوٹی خوبصورت تقطیع پر طبع کرایا ہے۔ قیمت مع جلد عمدہ ایک روپیہ بارہ آنہ ۱۲ عہ/

جزاء الاعمال

انسان کے اعمال کی ایک جزا یا سزا تو آخرت میں ملے گی مگر کچھ جزا و سزا اس دنیا میں بھی حسب تصریح قرآن و حدیث ملتی ہے اس رسالہ میں اُن کی تفصیل مذکور ہے۔ قیمت ساڑھے تین آنہ ۳؁/

سال بھر کے مخصوص دن اور رات

جن ایام یا راتوں کے فضائل قرآن و حدیث میں خاص طور سے وارد ہوئے ہیں ان کو مع ان اعمال کے جو ان اوقات مخصوصہ میں یاد افضل ہیں اس رسالہ میں بنام زوال السنۃ عن احکام السنۃ جمع کیا گیا ہے۔ مصنفہ حکیم الامت رحؒ

قیمت پانچ آنہ (۵/)

تبلیغ دین

امام غزالیؒ کی تصنیف اربعین کا بہترین ترجمہ ہے جو اصلاح اخلاق و اعمال کے لئے بہترین نسخہ ہے اس مرتبہ اُس کو چھوٹی تقطیع پر خوبصورت طبع کر کے عمدہ جلد میں رنگین جلد پوش کی ساتھ تیار کی گئی ہیں قیمت ؎/

اطلاع

کتب مذکورہ کے علاوہ حکیم الامت قدس سرہٗ کی تصانیف مواعظ۔ ملفوظات جس قدر آج کل ہندوستان یا پاکستان میں مل سکتی ہیں وہ سب بھی ادارہ نے بڑی کوشش سے جمع کر لی ہیں وہ سب ادارہ سے طلب کی جا سکتی ہیں۔